حضرت حافظ الحدیثؒ کی سوانح حیات، خطبات، ملفوظات اور مکتوبات، پر مشتمل کتاب
مرنج البحرین
مصنف
راجہ محمد مظہر حسین جلالی
مکتبہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف منڈی بہاؤالدین
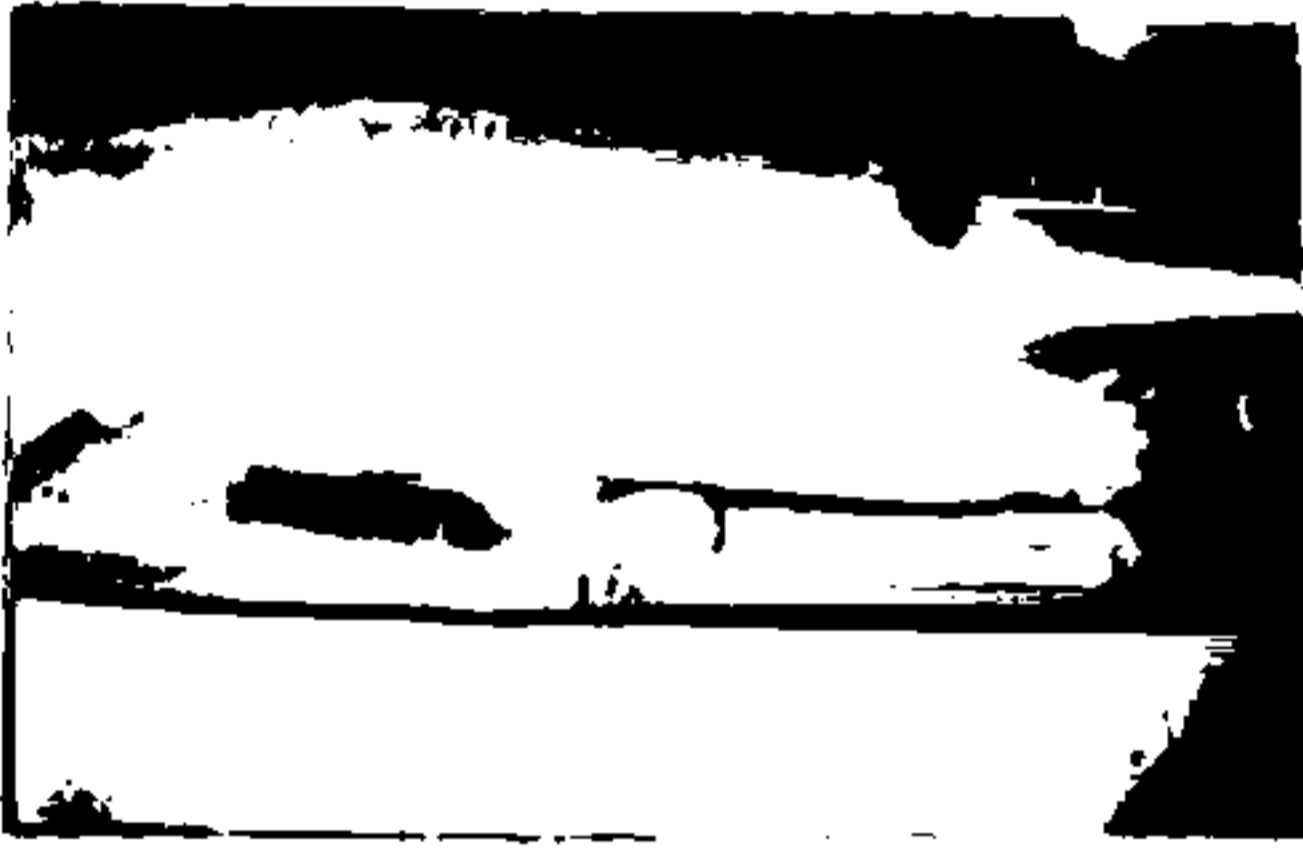
حضور حضرت
حافظ الحدیث
کے تبرکات
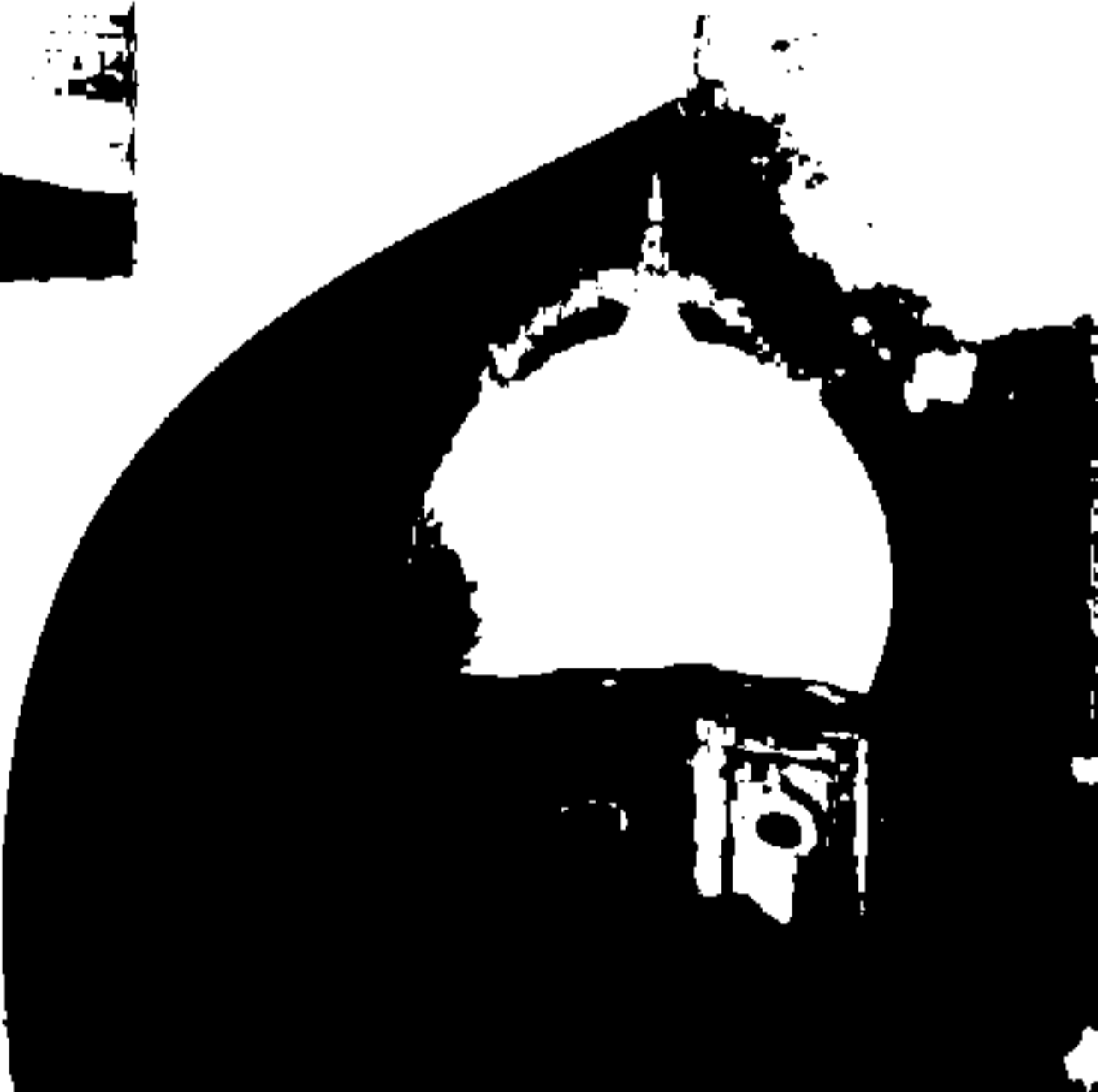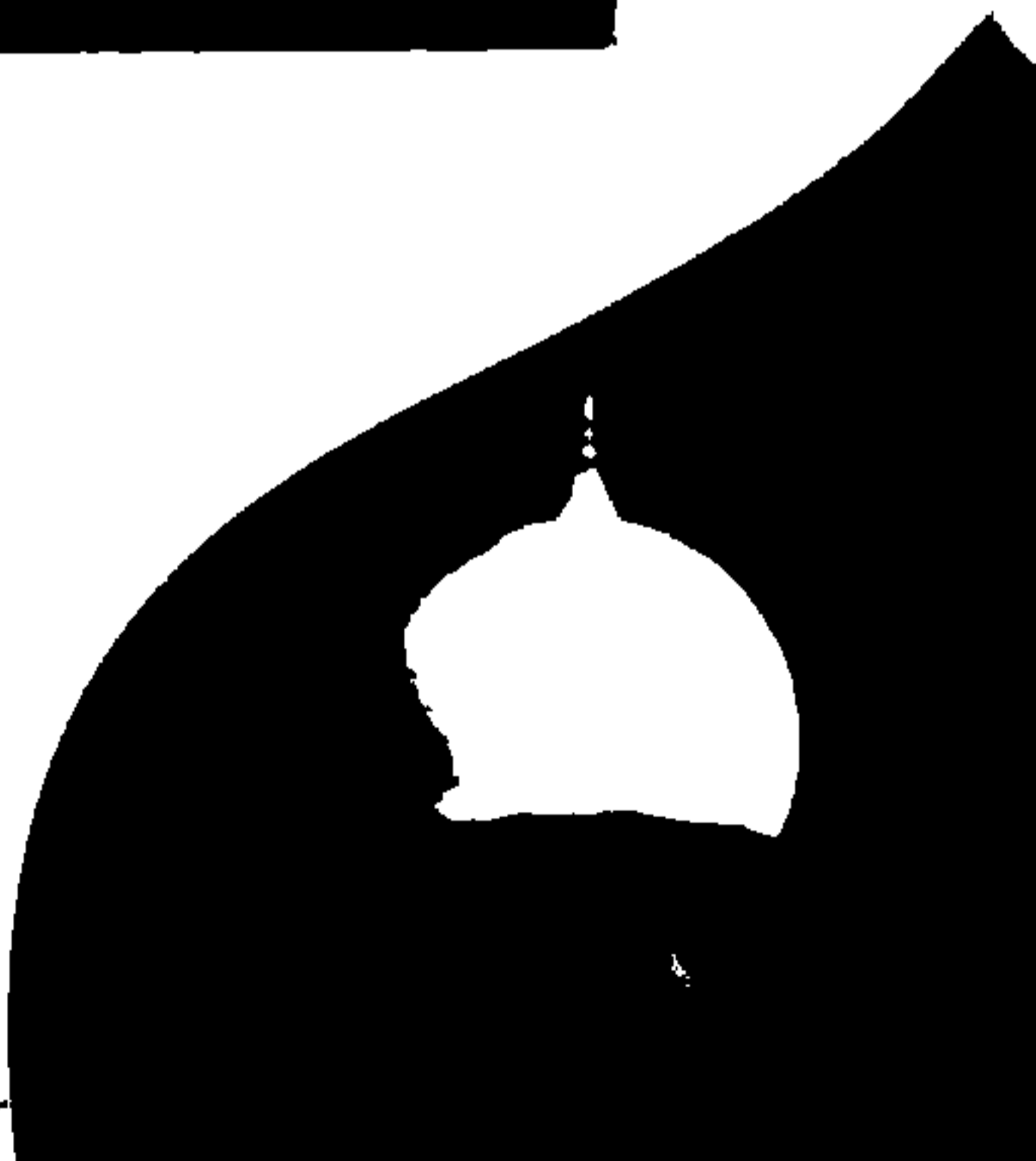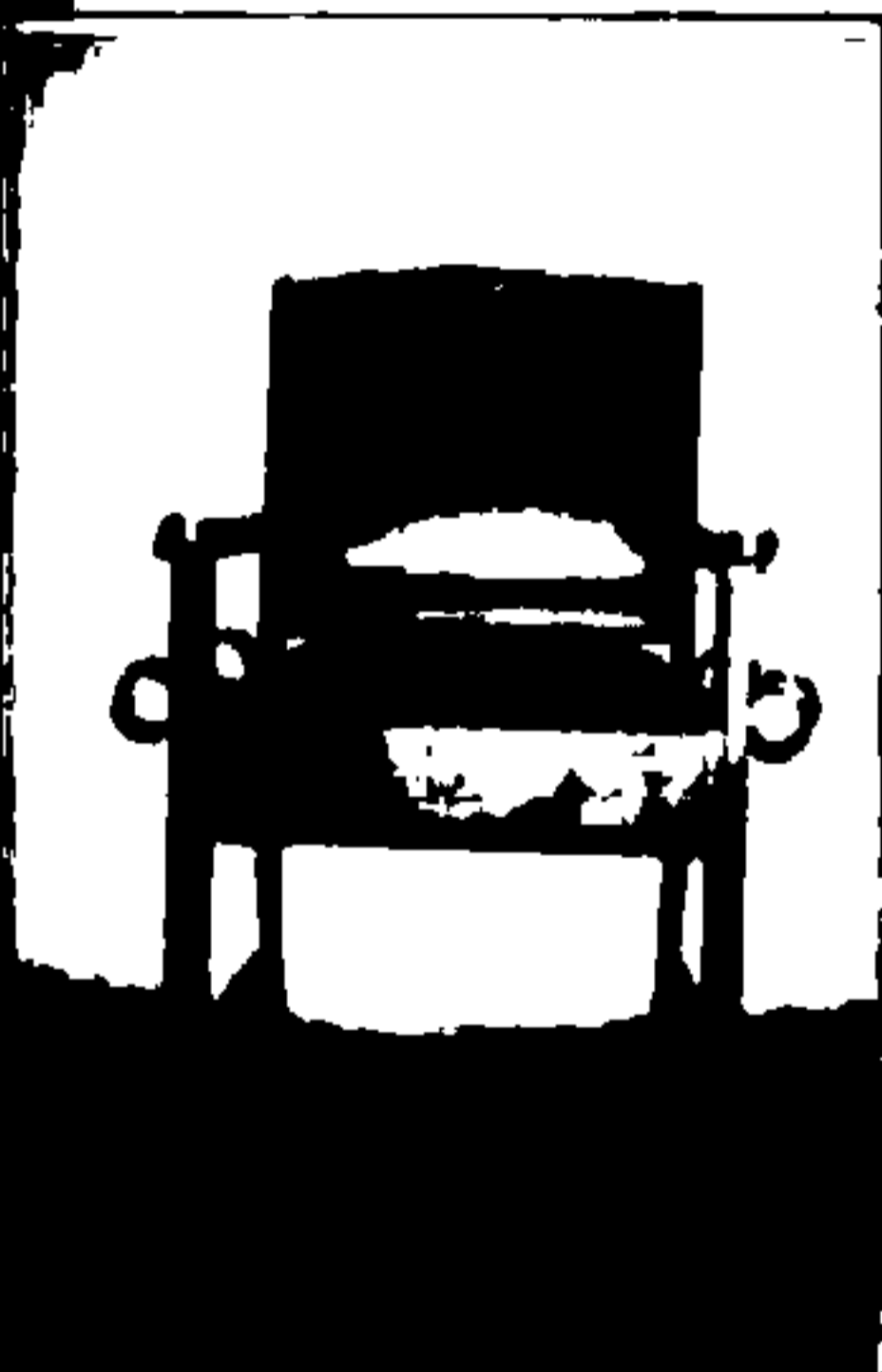
حضرت
حافظ الحدیث
کے تبرکات
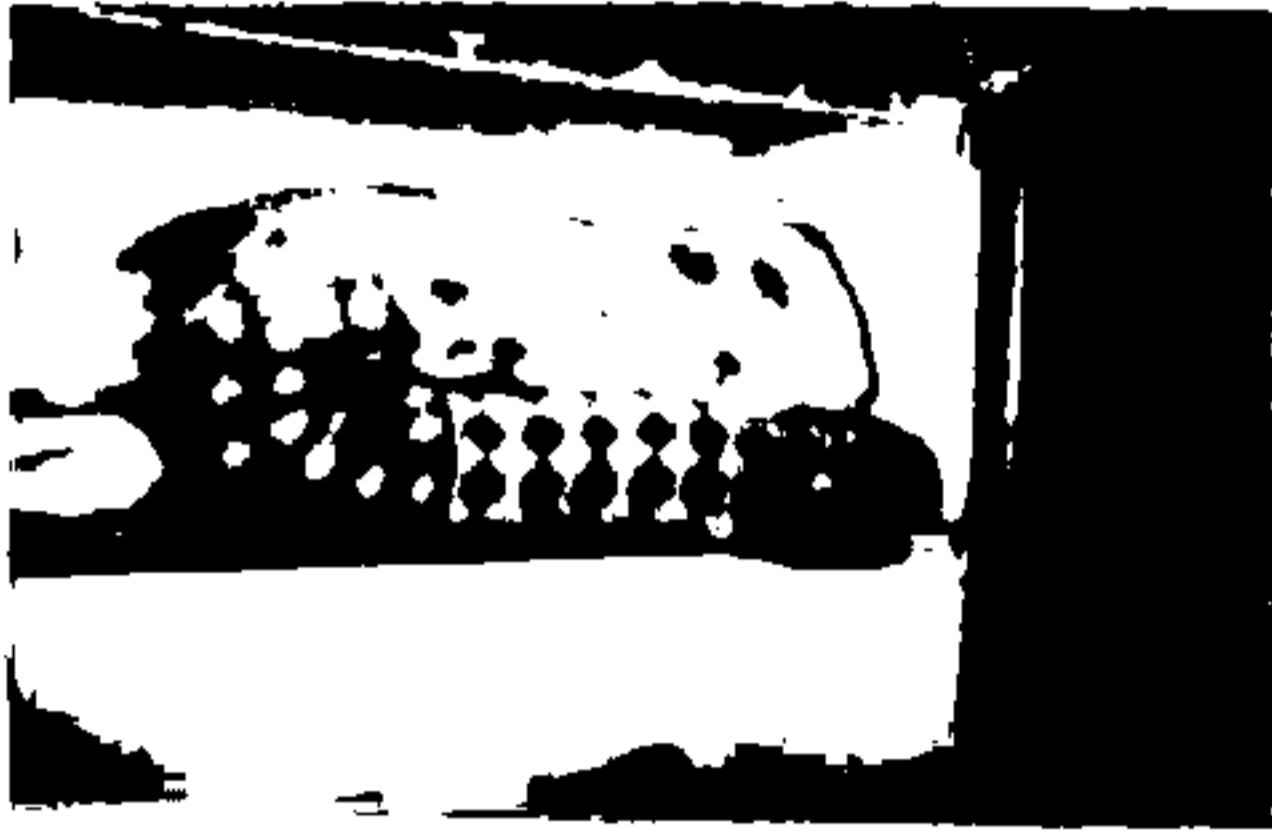
حضور حضرت
حافظ الحدیث
کے تبرکات
M. Amir Raza
M. Amir Raza

حضرت حافظ الحدیثؒ کی سوانح حیات، خطبات، مکتوبات اور تبرکات پر مشتمل کتاب

# مرج البحرین

مرتب

راجہ محمد مظہر حسین جلالی

ناشر

مکتبہ حضرت حافظ الحدیثؒ بھکھی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆.....☆.....☆.....☆


نام کتاب ......... مرج البحرین

مرتبہ ......... راجہ محمد مظہر حسین جلالی

نظر ثانی ......... محمد اکرم گوندل جلالی (ایم-اے-ایم-ایڈ بھکھی شریف)

......... مفتی عزیز اللہ جلالی (نیو سٹیلائیٹ ٹاؤن سرگودھا)

سال طباعت ......... 2006ء دسمبر

کمپوزنگ ......... مخدوم طارق عزیز حیدر عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور

......... 042-7236056-0301-4237934

ناشر ......... راجہ محمد حنظلہ سبحانی

قیمت ......... =/150 روپے


ملنے کے پتے

☆ مکتبہ حضرت حافظ الحدیث بھکھی شریف منڈی بہاؤ الدین

☆ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

☆ روحانی پبلشرز ظہور ہوٹل گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

☆ مکتبہ فکر اسلامی نیو انارکلی بازار کھاریاں

# حُسنِ ترتیب

# اظہار تشکر

بندۂ ناچیز اپنے ان تمام احباب کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں کسی بھی طرح میری مدد فرمائی۔ خصوصاً پیر سید شبیہ الحسن شاہ صاحب' جناب حاجی محمد صدیق صاحب آرے والے' مرزا ظفر اقبال صاحب گجرات' چوہدری محمد عبدالمجید صاحب قادری رضوی کتب خانہ لاہور اور عبدالرزاق نیازی صاحب ان دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں درمے قدمے اور سخنے مدد فرمائی۔

طالب دعا

راجہ محمد مظہر حسین جلالی

# انتساب

اس شخصیت کے نام جس کی
محبت سے میرے دل میں اللہ کے پیارے بندے
کی
محبت جاگزیں ہوئی۔ میری مراد میرے مرشد گرامی
جانشین حضرت حافظ الحدیث ممدوح اکابر آفاق مکارم اخلاق

**حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ مشہدی جلالی مدظلہ العالی**

زیب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھکھی شریف منڈی بہاؤالدین
اور
اپنے والد گرامی راجہ غلام حسین صاحب و والدہ محترمہ کے نام
جن کی تربیت نے بزرگوں کا ادب سکھایا۔

طالب دعا
راجہ محمد مظہر حسین جلالی

# نذرِ عقیدت

حضرت نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
وتاجدار بریلی مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت کیلیانوالہ شریف
حضرت علامہ پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی آستانہ عالیہ بھکھی شریف
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا ظہور احمد جلالی صاحب مانگا منڈی

و

سید محمد نوید الحسن شاہ مشہدی آستانہ عالیہ بھکھی شریف

و

میرے والدین، بہن بھائی اور قابل صد احترام اساتذہ کرام
کے نام
جن کی دعاؤں سے میں اس قابل ہوا ہوں۔

خاکپائے غلامان حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ
راجہ محمد مظہر حسین جلالی
بھکھی شریف

# تقریظ

سید محمد نوید الحسن مشہدی
مدیر اعلیٰ ماہنامہ "جلالیہ" بھکھی شریف مرکزی صدر انجمن جلالیہ رضویہ پاکستان

ابتداء افرینش سے ہی خیر و شر کا معرکہ جاری ہے۔ نیکی کے سفیر انبیاء علیہم السلام انسانیت کو راہ ہدایت دکھلاتے ہیں تو حزب الشیطان آدمیت کو بھٹکانے کے حربے آزماتا ہے۔ کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام آتش نمرود میں کود جاتے ہیں تو کبھی موسیٰ کلیم اللہ فرعون کے دربار میں کلمہ حق بلند کرتے ہیں۔ کبھی قوم عاد اور ثمود کی فتنہ پردازیوں کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پیغمبر کرتے ہیں۔

ہر زمانے میں برائی کے خلاف کلمہ حق بلند کرنے والے موجود رہے ہیں جب انسانیت جہالت کے اندھیروں میں ڈوب گئی اخلاق و تہذیب جیسے ناموں سے ناآشنا ہوگئی تو اللہ رب العزت نے فاران کی وادیوں سے ایسے آفتاب کو طلوع فرمایا جس کی ضیاء سے پورا عالم منور ہوگیا۔ یہ ہستی خاتم المرتبت جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی تھی جو انبیاء کی عمارت کی آخری اینٹ تھی۔

نبی آخر الزماں کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد یہ ذمہ داری امت محمدیہ کے صلحاء علماء اور اولیاء نے اٹھائی جو ہر زمانے اور ہر دور میں برائیوں کی قوتوں سے ٹکراتے رہے۔

جب امت محمدیہ کو فتنہ ارتداد اور منکرین زکوٰۃ سے نبرد آزما ہونا پڑا تو نبوی تربیت سے براہ راست فیضیاب ہونے والے رفیق سفر و حضر امیر المومنین

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔

جب فسق و فجور کی اندھی قلعہ اسلامی کے ساتھ ٹکرائی تو گلشن نبوت کے عظیم پھول' امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے خون کی خوشبو سے دین رسول کو معطر کر دیا اور یزید جیسے فاسق و فاجر کا قوت کے ساتھ مقابلہ کیا۔

جب ملت اسلامیہ کو فتنہ خلق قرآن کا سامنا کرنا پڑا جو کہ یونانی فلسفہ کی تحریک کے زیر اثر تھا تو امام احمد بن حنبل نے دین مصطفیٰ کی آبیاری فرمائی۔

جب حاکمان وقت نے دین محمدی کو اپنے گھر کی لونڈی بنانا چاہا تو امام اعظم ابوحنیفہ جیسا امام جیل کی زینت بن گیا۔ جب خلافت اسلامیہ کو ریزہ ریزہ کر دیا گیا تو دین کی تبلیغ اور حفاظت کی ذمہ داری صوفیاء کرام نے اٹھائی سیدنا عبدالقادر جیلانی کے متوسلین اور خلفاء نے یہ ذمہ داری باطریق احسن نبھائی۔

جب دین اکبری کے ذریعہ دین اسلام پر حملہ کیا گیا تو نقشبندی سلسلہ کا درویش شیخ احمد سرہندی فاروقی حمیت و غیرت کے ساتھ اکبر کے سامنے ڈٹ گیا جیل کو قبول کر لیا لیکن دین پر آنچ نہ آنے دی جب انگریز سامراج نے مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول ﷺ نکالنے کی ناپاک جسارت کی تو بریلی کے عظیم فقیہ الشاہ احمد رضا نے ملت اسلامیہ کو خواب غفلت سے بیدار کیا اور فرمایا۔

سونا جنگل رات اندھیری کالی بدلی چھائی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

جب اسی قسم کی تاریکیوں نے سرزمین پنجاب کو اپنے حصار میں لے لیا تو رب تعالیٰ نے ان اندھیروں کو دور کرنے کیلئے بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین کی سرزمین سے پیر سید محمد جلال الدین شاہ مشہدی کا انتخاب کر لیا جو ایک طرف بریلی کا نعرہ عشق و سرور لوگوں کو سناتا تو دوسری طرف سرہند کی اتباع سنت کی

تحریک کو بڑھاتا۔

حضرت حافظ الحدیث ﷫ کی شخصیت ہمہ جہت تھی آپ ﷫ اچھے مدرس کامیاب معلم عظیم فقیہ باکمال محدث، مشفق، مہتمم بہترین منصف اور حقائق کے مبلغ تھے۔

آپکی سیرت کے حوالے سے سب سے پہلے آپ کے تلمیذ ارشد و مرید خاص مولانا ظہور احمد جلالی صاحب زیدہ مجدہ نے طبع آزمائی فرمائی اب راجہ مظہر حسین جلالی نے حسن عقیدت کا گلدستہ بنام "مرج البحرین" مرتب کیا جس کو راجہ مظہر حسین نے کمال محبت کے ساتھ باوضو ترتیب دیا اس تذکرہ کے اندر آپ کی سیرت کے ہر پہلو پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ اگرچہ مزید کوشش کرنے کی گنجائش موجود لیکن مرتب کرنے والے نے مزید کوشش کرنے والوں کیلئے آسانیاں پیدا کردی ہیں۔ اس تذکرہ کے اندر قاری کیلئے ایک سمندر موجزن ہے شیخ کامل کی سیرت آپ کے مواعظ حسنہ آپ کے ارشادات یکجا موجود ہیں۔

مواعظ کے اندر مرشد کامل کے الفاظ اصلی صورت میں پیش کئے گئے ہیں جو اس کتاب کا سب سے بڑا حسن ہے۔ اللہ تعالٰی کے حضور دست بدعا ہوں کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے صدقہ راجہ صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور راجہ صاحب کو میرے مرشد گرامی قدر کی سخاوتوں سے مالا مال فرمائے۔

والسلام

خویدم درگاہ حضرت حافظ الحدیث ﷫

سید محمد نوید الحسن مشہدی

۰۴-۱۱-۲۰۰۶

# پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے دنیائے اسلام کی سربلندی اور انسانیت کو اوج ثریا تک پہنچانے کیلئے آقائے نامدار مدنی تاجدار نوع انسانی کی معراں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عالم گیتی میں مبعوث فرمایا بعد از حمد و ثناء غلامانِ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بندہ ناچیز نہ ہی عالم دین ہے اور نہ کسی کالج یا یونیورسٹی کا ڈگری ہولڈر رہے۔ اس لئے اس کتاب ''مرج البحرین'' میں عبارت کی اغلاط ہونگی ان سے درگزر فرمائیں۔

یہ کتاب حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات' ملفوظات' مکتوبات' تبرکات' منظوم' نذرانہ عقیدت اور وظائف جلالیہ پر مشتمل ہے۔

اپنی طرف سے کوشش کی گئی ہے کہ آپ کے ذوق کی تسکین ہو سکے لیکن اگر اس میں کچھ کمی رہ گئی ہو تو مجھ ناچیز کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس چیز کا ازالہ ہو سکے۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات کو پنجابی میں اس لئے تحریر کیا گیا ہے کہ حضرت صاحب کے الفاظ کی چاشنی اور تاثر باقی رہے۔

بندہ ناچیز کا کم علم ہونے پر بھی یہ کتاب مرتب کروانے والوں کی کرامت سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ بندہ ناچیز کی اس کاوش کو قبول فرمائیں اور اہل اسلام کیلئے اس کو نافع بنائیں اور بندہ ناچیز کیلئے ذریعہ نجات اور ذخیرہ آخرت بناتے ہوئے آخرت میں صف حضرت حافظ الحدیث میں جگہ عطا فرمائے اور یہ سب خدا کے

فضل اور صاحب لولاک حبیب ﷺ کی نگاہ فیض و عنایت ہی سے ممکن ہو سکے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین بھائی بہنوں اور تمام مسلمانوں کو دولت ایمان سے مالا مال فرمائے۔

خاکپائے غلامان حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

راجہ محمد مظہر حسین جلالی بھکھی شریف

منگل ۶ نومبر ۲۰۰۶ء

# تقریظ

مفکر اسلام ڈاکٹر علامہ محمد اشرف آصف جلالی
فاضل بھکھی شریف و فاضل بغداد شریف (عراق)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اس جہاں رنگ و بو میں کاروان لیل و نہار کے ہمراہ ہر کوئی سفر حیات طے کرتے ہوئے وادی عدم کی طرف رواں دواں ہے راہ زندگی میں ہر انسان کو کئی نشیب و فراز' ناہمواریوں اور سازگاریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گرم و سرد حالات کا ادراک اور اندھیروں' اجالوں سے ملاقات ایک لازمی امر ہے۔ کئی راہی سہل پسند ہوتے ہیں اور کئی ایسے پرعزم ہوتے ہیں کہ

ان آبلوں سے قدموں کے گھبرا گیا تھا میں
جی خوش ہوا ہے راہ پرخار دیکھ کے

کئی راہی' منزل کو ترستے رہتے ہیں کئی اوروں کو بھی منزل پر پہنچا دیتے ہیں کچھ مسافر اندھیروں کی شکایت کرتے ہیں اور کئی ایسے بھی ہوئے ہیں کہ جن کا انداز حیات یوں ہوتا ہے۔

شمع کی طرح جئیں بزم گہ عالم میں
خود جلیں اور دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

ایسے لوگ اپنے لئے ہی نہیں اوروں کیلئے بھی زندہ رہتے ہیں یہ صرف زندگی گزارتے ہی نہیں زندگی بانٹتے بھی ہیں۔ یہ ایام کے مرکب نہیں راکب

بنتے ہیں۔ ان کے دم قدم سے حُسن انسانیت میں بہار ہوتی ہے۔ اور دھند لے
کردار رشک قمر بن جاتے ہیں۔

راہ حیات کے ایک ایسے مسافر کو زمانہ حضرت حافظ الحدیث اور امام العصر
ایسے القاب سے یاد کرتا ہے اور ایک جہاں ان کے تقدس کے ترانے گاتا ہے۔

ان کے نقوش حیات یقیناً اوروں کیلئے مینارہ نور ہیں لہٰذا ان کی سیرت و
سوانح اور تعلیمات کا ذکر ایک لحاظ سے حفاظت تاریخ ہے اور دوسری طرف نسل نو
کی آنکھوں کا سرمہ، علماء کیلئے زاد راہ اور صلحاء وصوفیاء کیلئے توشۂ آخرت ہے۔
حضرت مولانا ظہور احمد جلالی نے اس سلسلہ میں پہل کی ہے اور تین کتابیں
مرتب کی ہیں محترم راجہ محمد مظہر حسین جلالی صاحب لائق تحسین ہیں جنہوں نے یہ
مجموعہ مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض
سے حظ عظیم عطا فرمائے۔

حافظ محمد اشرف آصف جلالی

# ذکرِ خیر

حضرت حافظ الحدیث والقرآن جامع المعقول والمنقول سراج السالکین سید محمد جلال الدین شاہ صاحب نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۲۳ء بمطابق ۱۹۱۵ء کو پیر سید محمد عالم شاہ صاحب مشہدی قادری کے گھر بھکھی شریف میں پیدا ہوئے آپ حسینی سید ہیں اور سلسلہ نسب چھتیس واسطوں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔

## شجرۂ نسب

سید محمد جلال الدین شاہ بن سید محمد عالم شاہ بن سید حاجی شاہ بن سید محمد قطب شاہ بن سید امام علی شاہ بن سید میاں شاہ بن سید جیوے شاہ بن خیر الخیال المعروف خیالی شاہ بن سید عبد النبی شاہ بن سید داؤد شاہ بن سید شمن شاہ، بن سید جیون شاہ، بن سید انبیاء شاہ، بن سید شہاب الدین شاہ، بن سید صدر الدین شاہ، بن سید قاضی شاہ بن سید عزیز اللہ شاہ بن سید محمد شاہ بن سید احمد شاہ، بن سید محمد شاہ بن سید جہان شاہ بن سید برہان الدین شاہ، بن سید حسین شاہ ثانی، بن سید موسیٰ بن سید حسن بن سید کمال بن سید حسین بن سید جلال، بن سید علی ہارون بن سیدنا امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت فاطمہ الزہرا بنت جان دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

## حالاتِ زندگی

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کریمین محبت الٰہی میں بلند مقام رکھتے تھے گھر کا ماحول یاد خدا میں رچا بسا تھا اس کا اثر حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

پر بھی ہوا اور آپ ایام طفولیت میں ہی عبادت و ریاضت کی طرف راغب ہو گئے چار سال کی عمر چیچک کے عارضہ سے بصارت نہ رہی مگر اللہ تعالیٰ نے بصیرت کاملہ عطا فرمائی آپ کی اس معذوری پر آپ کے والد بزرگ کبھی ملول نہ ہوئے بلکہ اکثر فرمایا کرتے کہ میرے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت کے لئے چن لیا ہے۔ حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے قصبہ حضور پور ضلع سرگودھا میں حافظ غلام محی الدین و حافظ محمد اسماعیل سے قرآن پاک حفظ کیا۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ حفظ قرآن مجید کے بعد مجھے حصول نسبت شیخ کی تڑپ ہوئی تو میں نے اپنے والد گرامی سے عرض کیا جو سلسلہ قادریہ میں تاج اولیاء قبلہ عالم سید ظہور الحسن شاہ گیلانی فاضلی قادری المعروف نابینا سرکار بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت و اجازت کا شرف رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا تیرا فیض سلسلہ نقشبندیہ میں ہے حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انہی دنوں اعلیٰ حضرت مولانا خواجہ غلام نبی للہی کے مرید عبد الرحیم خان صاحب جو کہ تحصیلدار تھے تحصیلداری کو چھوڑ کر فقر اختیار کیا اور مجذوب ہو گئے تھے کے پاس پانچ چھ روز رہنے کا اتفاق ہوا وہ مجھے شیر محمد کہہ کر پکارتے تھے۔ ایک دفعہ کہنے لگے کہ آج یہاں مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تھے اور فرمانے لگے کہ شیر محمد اگنگا (چناب) پار چلا جا تیرا کام بن جائے گا۔ حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا کہ اس کے بعد ایک رات خواب میں پیلو کے درخت کے نیچے کھڑا ہوں بائیں طرف مسجد ہے۔ جس کے جنوب میں اک دروازہ ہے شمال کی طرف ایک کچا کمرہ ہے جس کی طرف دیکھنے سے فرحت محسوس ہوتی ہے۔ امام دین درزی اور سردار محمد مغل کے ذریعے سرکار حضرت پیر سید نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز مجدد طریقت قطب عالم اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف ہوا کہ آپ برگزیدہ خدا شخصیت ہیں۔ اس

طرح آپ ان دنوں حضرات کے ہمراہ حضرت کیلیانوالہ پہنچے اور ان سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ کے ہمراہیوں نے خواب میں وہ جگہ دیکھنے کی تصدیق کردی حضرت قبلہ عالم سے بیعت کے لئے عرض کیا تو آپ نے بکمال مہربانی اپنے دامن کرم سے وابستہ کرلیا اور اسی وقت اسم اعظم کے علاوہ تمام اسباق نقشبندیہ ارشاد فرما دے، حضرت قبلہ عالم کیلانی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی فراست مومنانہ نے پہنچان لیا کہ بظاہر معذور اور کمسن متعلم کی صورت میں در بے بہا اور جوہر یکتا ہے پھر اس لعل بیش قیمت کو مجددی اور شرقپوری سان پر اس طرح چمکایا کہ ہزاروں قلوب اس کے انوار سے منور ہو گئے۔

## آغاز تعلیم

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ کامل حضرت پیر سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۳۶ء میں تعلیم کا آغاز فرمایا مانگٹ شریف میں قانونچہ بحرال پڑھنے کے بعد ڈنگہ میں مولوی نذر شاہ دیوبندی کے مدرسہ میں تشریف لے گئے وہاں نحو میر پڑھی، فرماتے ہیں کہ میں قانونچہ صرف پڑھتا تھا ایک دیوبندی طالب علم نے ایک کتاب پڑھ کر کہا یہ لکھا ہے کہ ض کو ظا کے مخرج سے ادا کرنا جائز ہے میں کتب فقہ سے ناواقف تھا اس لئے سخت پریشانی ہوئی کیونکہ اب تک تو یہ ہی سنا تھا کہ ض کو ظا پڑھنے والا گمراہ ہے آخر دل میں خیال آیا ہے کہ یہ مسئلہ اپنے مرشد گرامی کی خدمت میں ہی حل ہوگا اسی خیال میں سو گیا خواب میں اعلیٰ حضرت شیر ربانی قدس سرہ تشریف لائے مجھے دلاسہ دیا پیار کیا اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جو ض کو ظا پڑھے اسے گمراہ ہی سمجھنا حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے تھے کہ میرا سلسلہ بیعت بھی سراج السالکین حضرت قبلہ نور الحسن شاہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تھا اور حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بارگاہ کے درخشاں ستارے ہیں یہی ہمارا تعارف و رابطہ ہمارے تعلقات خاصہ کا سبب بنا، جن میں روز افزوں ترقی ہوئی بندہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضری دیتا اور حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھی دوسرا یا تیسرا جمعہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ادا فرماتے وہیں اکثر ملاقات ہو جاتی اسی طرح ہم آپس میں متعارف بھی ہو گئے پھر حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے تھے کہ میں نے اپنے ماموں جان حضرت صوفی باصفا مولانا محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے قانونچہ پڑھا حضرت حافظ الحدیث بھی قانونچہ پڑھ چکے تھے اس لئے مجھے حکم ہوا کہ ڈنگہ میں مولوی نذر شاہ کے درس میں آپ کے ہاں چلا جاؤں اور آپکے ساتھ رہوں۔

## ڈنگہ میں قیام

حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے تھے کہ ڈنگہ میں قیام کے دوران ایک واقعہ پیش آیا کہ وہاں حفظ کے مدرس حافظ لال دین صاحب ہمارے ہم مجلس ہو گئے اور ہمارے ساتھ حضرت کیلیانوالہ شریف حاضر بھی ہوئے واپس پہنچے تو وہاں مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری احراری اور مولوی اللہ داد دیوبندی آف پٹیالہ ساہی نزد منگوال گجرات بیٹھے تھے۔ مولوی اللہ داد نے حافظ لال دین صاحب سے پوچھا کہ کہاں گئے تھے، انہوں نے صاف صاف بتا دیا کہ حضرت کیلیانوالہ شریف گئے تھے، مولوی اللہ داد نے کہا کہ اسی لئے چہرے پر نور آ گیا ہے اس کے یہ الفاظ حقیقت پر مبنی تھے کیونکہ آپ کی خدمت میں حاضری کا یہ اثر نمایاں ہوتا تھا کہ تازگی ایمان کی وجہ سے چہرے کی رونق بڑھ جاتی تھی مگر حافظ صاحب نے سمجھا کہ یہ مذاق کر رہا ہے، اس لئے ان کی آپس میں تلخ کلامی ہو گئی نیز انہی دنوں مولوی نذر شاہ دیوبندی نے کہا کہ بریلوی تو بس چوری کھانے

والے مجنوں ہیں خون دینے والے مجنون ہم ہیں ہمارے عطاء اللہ صاحب جیل جاتے ہیں ان کا کون جیل میں جاتا ہے، حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چوری کھانے والے مجنون تو تم ہو جب چندہ ختم ہو جاتا ہے تو جیل میں بھاگنے کی کوشش کرتے ہو تا کہ لوگ ہمیں مظلوم سمجھ کر چندہ دیں اور ہمارے اہل وعیال کی خیر خواہی کے پیش نظر ہمارے گھر نذرانے بھیجیں ہاں جان دینے والے مجنوں اہلسنّت بریلوی ہیں حضرت غازی علم دین شہید کا تعلق اہلسنت سے تھا، غازی اللہ دتہ کنجاہی ( کنجاہ گجرات ) غازی مرید حسین چکوال کا تعلق کن سے تھا سب اہلسنت بریلوی ہی تھے دیو بند کو تو جانتے بھی نہ تھے حضرت میاں غازی احمد دین صاحب دریائے شور میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں وہ پکے سنی، حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص ہیں اس پر مولوی نذر شاہ بالکل صامت وساکت ہوگیا اور کوئی جواب نہ دے سکا ان دو واقعات کے بعد ہم وہاں سے واپس چلے آئے۔

## میانہ گوندل میں قیام

حضرت مولانا استاذ الاساتذہ صاحب فرماتے ہیں کہ بعد میں ہم اہلسنت کے بزرگ عالم دین مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ میانہ گوندل (منڈی بہاؤ الدین) کے مدرسہ میں داخل ہوئے مدرسہ میں اس وقت مولوی مرزا خان جو کہ دیو بندی تھا اور تقیہ کر کے وہاں تدریس کر رہا تھا اس سے شرح مائۃ عامل ترکیب زنجیری سے پڑھی اور عبد الرسول بھی مکمل کی۔ مولوی مرزا خان اگرچہ اختلافی مسائل کو نہیں چھیڑتا تھا مگر در پردہ اپنے خبث باطنی کا اظہار کرتا رہتا تھا اعراس مبارکہ اور میلاد شریف کے موقع پر اپنی نفرت کا اظہار کرتا تھا اور طلباء کو چھٹی نہیں دیتا تھا۔
ایک موقع پر ہم نے شرقپور شریف عرس کے لئے حاضر ہونے کا ارادہ

ظاہر کیا اس نے انکار کیا ہم انکار کے باوجود چلے گئے نیز انہی دنوں بھیرہ میں غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تقریر کے لئے تشریف لائے، حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ مولوی غلام رسول (آہدمی) کو ساتھ لیکر جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے، ایک دیوبندی طالب علم نے علامہ کاظمی کی تقریر میں اپنی طرف سے تلبیسات کا اضافہ کر کے مولوی مرزا خان کو سنائی، صبح مولوی مرزا خان نے دوران سبق اس تقریر کا رد کیا تو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ قبلہ نے کہا کہ آپ علامہ کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کا رد کر رہے ہیں انہوں نے اس طرح تقریر نہیں کی۔

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہہ کر آپ نے دو گھنٹے کی تقریر پورے دو گھنٹے میں سنائی تو مولوی صاحب کو بڑی خفت ہوئی اس دیوبندی طالب علم کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس بے وقوف نے مجھے اور طرح بتایا تھا اس دوران ایک دیوبندی طالب علم نے علامہ کاظمی صاحب کے ایک نقطہ پر مذاق اڑایا کہ انہوں نے کہا ہے کہ خلفائے اربعہ کے ناموں میں عین آتی ہے حالانکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام میں الف ہے تو مولوی مرزا خان نے اسے خوب ڈانٹا کہ تم میں بات سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں اعتراض علامہ کاظمی پر کرتے ہو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہے۔ اس طرح ہم وہاں سے بھی واپس آگئے بعد میں ہم حاصلانوالہ میں استاذ العلماء حضرت مولانا سلطان احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کافیہ' قدوری' ایسا غوجی' مرقات' شرح تہذیب' کنز الدقائق' شرح جامی' اصول الشاشی' ترجمہ قرآن، اور قطبی دس ماہ میں پڑھیں۔

حکیم الامت مولانا مفتی محمد احمد یار خان صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسماء عدد جامی کے تین سبق پڑھے۔

## جامعہ کا سنگ بنیاد

سراج السالکین عمدۃ العارفین حضور قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تائید و حمایت سے مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف منڈی بہاؤ الدین پاکستان کی بنیاد یکم شوال المکرم ۱۳۲۰ھ بمطابق ۱۹۴۱ء کو بے سرو سامانی کے عالم میں اڑھائی کنال سفید زمین جو کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی رشتہ دار سید سلطان علی شاہ صاحب مشہدی نے مسجد و مدرسہ کے لئے واقف کر رکھی تھی ایک کونہ میں مسجد کے لئے چبوترہ اور دو کچے کمروں سے رکھی گئی، جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا سید محمد جلال الدین شاہ صاحب ابھی خود زیر تعلیم تھے انہوں نے ابتدائی کتب مختلف مدارس میں پڑھی تھی آپ نے جامعہ کے لئے ایک متجر عالم دین کا انتخاب کیا اور یوں پورے طور پر جامعہ میں درس و تدریس کا کام شروع ہوگیا، حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ اسباق جامعہ کے مدرس کے پاس شروع کر دے۔

جامعہ کو اس بات پر بجا طور پر فخر ہے کہ جامعہ پر اقطاب نقشبندیہ کی خصوصی نظر ہے، امام الاولیاء حضرت میاں غلام اللہ صاحب ثانی لا ثانی نے جامعہ کے لئے دعا فرمائی اور جامعہ کی آبادی کامیابی اور کامرانی کی بشارت دی، ایک دفعہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے تمام خلفاء آستانہ عالیہ شرقپور شریف حاضر تھے۔ حضور لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خلفاء کو تلقین کی کہ وہ اپنے اپنے آستانہ کی سر پرستی میں ایک ایک مدرسہ قائم کریں اس پر حضور قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے پہلے مدرسہ قائم کر رکھا ہے اور بحمدہ تعالیٰ وہ بطریق احسن خدمت سرانجام دے رہا ہے، مدرسہ کے متعلق جب لا ثانی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو آپ نے عرض کیا

کہ میرا مدرسہ بھکھی شریف میں جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ کے نام سے قائم ہے، یہ سن کر حضرت ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت ہی مسرت کا اظہار فرمایا اور اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خلفاء کے ساتھ جامعہ کی ترقی خیر و برکت کے لئے دعا فرمائی، علاوہ ازیں حضور قبلہ عالم سیدی و سندی عمدۃ العارفین پیر سید چراغ علی شاہ صاحب نقشبندی مراڑوی رحمۃ اللہ علیہ والٹن ٹریننگ سکول لاہور کی خصوصی باطنی توجہ مہتمم جامعہ اور جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ کو حاصل ہے۔

اس کے علاوہ قطب عالم پیر طریقت حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب نقشبندی مجددی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ پر باطنی نظر کے ساتھ ظاہری طور پر بھی جامعہ کی معاونت فرمائی۔

امیر حزب اللہ حضرت پیر سید فضل شاہ صاحب آستانہ عالیہ جلالپور شریف حزب اللہ کے دوروں میں ہمیشہ تشریف لاتے اور خصوصی نظر عنایت کے ساتھ مدرسہ کی ترقی کے لئے دعا فرماتے اور لوگوں کے سامنے جامعہ محمدیہ رضویہ کے ساتھ دلچسپی اور محبت کا اظہار فرماتے جامعہ کی انتظامیہ مدرسہ کے انتظام کامیابی اور ترقی کو ان بزرگوں کی خصوصی نظر حضرت ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا اور حضور قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم کی رہین منت تصور کی جاتی ہیں جس کے مظاہرے زبان زد خاص و عام ہیں۔ چند واقعات بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مولانا سید نظام الدین شاہ صاحب (قاضی میرپور) بیان کرتے ہیں۔

ایک دفعہ زمانہ طالب علمی میں کتاب رسائل منطق لے کر باہر گیا اور کتاب کھیتوں میں رکھ کر چلا آیا اور بھول گیا چار دن کے بعد ایک شخص مستری لال دین کشمیری کتاب لے کر میرے پاس آیا میں نے کہا یہ کتاب کہاں سے لی

ہے تو اس نے کہا کہ رات خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے تھے اور مجھے مقام کی نشاندہی فرمائی کہ فلاں جگہ کھیت میں کتاب پڑی ہوئی ہے اسے اٹھا کر جامعہ میں پہنچا دو، کھیت میں پانی لگنے والا ہے اور کتاب خراب ہو جائے گی میں نے جب ان بزرگ ہستی کا حلیہ مبارک پوچھا تو اس نے جو حلیہ مبارک بتایا وہ حلیہ مبارک حضور قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔

۲۔ تقسیم ہند کے وقت غلہ بالکل ختم ہو گیا اور گندم کی کٹائی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا، صرف ایک آدمی مولوی خان محمد تارڑ ساکن بھکھی شریف معاون خصوصی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ کا ایک بیگھہ گندم کٹائی کے قابل تھا، حضرت قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں مولوی خان محمد کو ارشاد فرمایا کہ ہمارے طلباء کے لئے آٹا ختم ہو چکا ہے لہٰذا ان کے لئے گندم بھیجنے کا انتظام کریں۔

۳۔ اسی طرح ایک خود فراموش طالب علم ڈنگہ چک کے راستے میں ایک درخت پر کتاب رکھ کر آ گیا وہ بھی حضرت پیر سید نور الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پر منگوائی گئی۔

۴۔ تقسیم ہند کے دنوں میں دھماکوں اور لڑائی جھگڑوں کے واقعات اکثر ہوتے رہتے تھے اور اس قسم کی افواہوں کی بازگشت بھی عام سنائی دیتی تھی کسی نے حضرت پیر قبلہ عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کہا کہ دھماکہ ہوا آپ نے فرمایا بھکھی میں تو نہیں ہوا عرض کی گئی جناب نہیں تو آپ نے فرمایا پھر خیر ہے۔

۵۔ بریلی شریف روانگی سے قبل ایک مدرس و امام کی اشد ضرورت تھی روانگی سے قبل حافظ رحمت علی صاحب گوندل الیانہ امام مسجد مائی صاحبہ کو ان کے مقتدیوں نے ناراض ہو کر امامت سے برطرف کر دیا، حافظ صاحب حضرت حافظ

الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آگئے آپ نے ان کا جامعہ میں تقرر فرما دیا، جس دن آپ بریلی شریف سے تشریف لائے تو انہیں مقتدیوں نے آ کر عرض کیا کہ جناب ہمیں اپنی غلطی کا احساس ہے لہٰذا ہمیں پھر وہی حافظ صاحب دے دیں۔

۶۔ قیام بریلی شریف کے دوران بھکھی شریف کے ایک طالب علم مولانا غلام رسول ملتانی نے حضرت قبلہ عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ شاہ صاحب کی عدم موجودگی میں ہمارے اسباق ٹھیک نہیں ہو رہے آپ نے فرمایا وہیں رہیں شاہ صاحب بریلی شریف سے واپس آئیں گے تو بڑی برکت ہوگی۔

۷۔ مولانا سید حیدر علی شاہ صاحب بیان کرتے ہیں جو کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اول ہیں اور آپ کی خدمت کے لئے بریلی شریف ساتھ گئے ہوئے تھے بریلی شریف قیام کے دوران شاہ صاحب قبلہ متفکر رہے کہ فسادات کی وجہ سے ہمارا دورہ حدیث کہیں نامکمل نہ رہ جائے پھر ایک دن حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ حضرت قبلہ عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ رات خواب میں جلوہ افروز ہوئے میرے شانوں پر ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا کہ آپ دورہ حدیث مکمل کر کے پنجاب واپس آئیں گے فکر کی ضرورت نہیں ذکر میں مشغول رہیں۔

۸۔ جامعہ کے ابتدائی سالوں میں حضرت کیلیانوالہ شریف حاضر ہوا، آپ نے پوچھا کتنے طلباء ہیں عرض کی پچیس تیس ہیں فرمایا یہ تو بہت تھوڑے ہیں کم از کم دو ڈھائی سو ہونے چاہئیں آپ کے فرمان کے مطابق مسلسل اضافہ ہوتا گیا اور پورے ملک سے علم کی پیاس رکھنے والے طلباء کھنچے چلے آئے۔

چنانچہ اسی حقیقت پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت قبلہ عالم کی کتاب

''الانسان فی القرآن'' کے قدیم نسخہ کے دیباچہ میں حضرت قبلہ عالم کے مرید خاص سید منیر حسین شاہ صاحب جو کالوی رقمطراز ہیں کہ

مدرسہ بھکھی شریف شاہ صاحب ایسے نامور عالم بنا آپ ہی کی توجہ پاک کا نتیجہ ہے۔ یہاں سے تمام علماء خاص اہلسنت بن کر تبلیغ کے لئے ہر سال کافی تعداد میں فارغ التحصیل ہو کر مستفید ہو رہے ہیں یہ قبلہ عالم حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اظہر من الشمس کرامت ہے۔ (دیباچہ الانسان فی القرآن قدیمی ص ۱۷)

## ایک مجذوب سے ملاقات

بٹالہ شریف قیام کے دوران مولانا رشید احمد صاحب سے ہم نے صدرا اور مختصر المعانی شروع کئے وہ کہنے لگے آپ کہیں اور چلے جائیں مجھ سے مطالعہ نہیں ہوتا اور تم مطالعہ کے بغیر چلنے نہیں دیتے یہ بات حضرت مولانا محمد نواز صاحب نے بتائی کہ میں اور قبلہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ اسی پاس کے عالم دیر کا اسٹیشن پہنچے ہمیں پتہ چلا کہ شہر سے دو میل باہر گورداسپور روڈ پر نہر کے کنارے ایک بزرگ تشریف فرما ہیں۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے ایک نیک بندے کی خدمت میں حاضری دینی ہے کوئی تحفہ ہونا چاہیے ہم لوکاٹ لیکر حاضر خدمت ہوئے عجیب بزرگ تھے بارہ سال سے ایک شیشم کے درخت کے نیچے رہ رہے تھے ایک کرتہ پہنا ہوا تھا جب پھٹ جاتا اسی کو پیوند لگا لیتے کسی سے کوئی تحفہ ہدیہ قبول نہ کرتے تھے ہم عصر کے وقت پہنچے تحفہ پیش کیا فرمانے لگے آپ طالب علم ہیں خود ہی کھالیں ہم نے دعا کی درخواست کی، آپ نے بہت لمبی دعا فرمائی پہلے عربی پھر فارسی پھر اردو اور پھر کسی اور زبان میں دعا فرمائی۔ حضرت صاحب نے کہا کہ دعا فرمائیں کہ کوئی ماہر استاد مل جائیں تو انہوں نے حضرت کیلیانوالہ شریف کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

جن کے آپ ہیں وہ آپ کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔

## امرتسر میں قیام

ہم ان مجذوب بزرگ سے ملاقات کے بعد امرتسر پہنچے تو آپ کی دعا کی قبولیت کا اثر دیکھ لیا۔ امرتسر کی مشہور ترین مسجد خیر دین میں ہمارا قیام ہوا وہاں ہم مسلم الثبوت اور مختصر المعانی پڑھتے پھر ایک میل کے فاصلہ پر علامہ نور بخش توکلی کی مسجد میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب سے رسالہ قطبیہ پڑھتے پھر دو میل سفر طے کر کے مولانا جان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کشمیریوں والی مسجد میں جا کر میر زاہد پڑھتے اس طرح ہم نے ساڑھے چار ماہ تک امرتسر میں قیام کے دوران منطق کی کافی کتابیں پڑھ لیں۔ مولوی محمد حسن دیوبندی بانی جامعہ اشرفیہ لاہور ان دنوں مسجد خیر دین میں تقیہ کر کے مدرس بنا ہوا تھا ہمیں دیکھ کر پوچھنے لگا کہ آپ کس کے مرید ہیں ہم نے بتایا کہ جنید زماں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اکمل سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ہمارا تعلق ہے اس نے کہا کہ یہاں بہت دفعہ حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا دیدار نصیب ہوا ہے اگر کسی نے صحیح اللہ کا نیک بندہ دیکھنا ہو تو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھے آپ انتہائی باکمال شخص تھے مولوی محمد حسن طلباء کو پند و نصائح کے وقت حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کرتا تھا کہ کسی نے طالب علمی سیکھنی ہو تو ان کی مجلس اختیار کرو۔

## بھکھی شریف واپسی

ہم امرتسر ساڑھے چار ماہ گزار کر چھٹیوں میں واپس آئے تو ہمیں مولانا رشید احمد صاحب چھنی گاہنا والے تدریس کے لئے مل گئے اس طرح حضرت حافظ الحدیث اور میں۔ (مولانا محمد نواز) نے بھکھی شریف رہ کر درس نظامی کی

تکمیل کی۔

## بریلی شریف حاضری

حضرت حافظ الحدیث کا خیال تھا کہ جامعہ میں مدرسین کا متبادل انتظام نہ ہونے کی وجہ سے اس سال بریلی شریف نہیں جاتے، مگر حضرت قبلہ عالم سید نور الحسن شاہ صاحب عِشاللہ نے حکماً فرمایا کہ اس سال ۱۹۴۶ء کو ہی جانا ہے پیچھے کی فکر نہ کریں پیچھے کا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہے۔ کیونکہ آپ فراست مومنانہ سے پہچان چکے تھے۔ کہ اگر اس سال نہ گئے تو پھر کبھی نہ جاسکیں گے کیونکہ آئندہ سال ملک تقسیم ہو جائے گا۔ لہٰذا حکم ہوا کہ سامان لے کر مکان شریف میں قیوم زماں حضرت حاجی شاہ حسین و امام الاولیاء حضرت سید امام علی شاہ صاحب عِشاللہ کے عرس مبارک منعقدہ ۱۳ شوال ۱۳۶۶ میں پہنچ جانا میں وہیں سے بریلی شریف کے لئے رخصت کروں گا، لہٰذا ہم مکان شریف حاضر ہوئے حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب عِشاللہ نے مجھے اجازت عنایت فرماتے ہوئے یہ شعر ارشاد فرمایا۔

علم گر برتن زنی مارت گند
علم گر بردل زنی نورت گند

اور حضرت حافظ الحدیث عِشاللہ کو رخصت فرماتے ہوئے یہ شعر ارشاد فرمایا:

ہرکہ کارش از برائے حق بود
کار او پیوستہ با رونق بود

مگر بریلی شریف کے لئے رخصت کے وقت مزید ارشاد فرمایا:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْر" بِالْعِبَادِ فَاللّٰہُ خَیْر" حَافِظًا

وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ o

اس سفر مبارک میں حضرت حافظ الحدیث کے ہمراہ مولانا محمد نواز صاحب' مولانا محمد یعقوب شاہ صاحب کیرانوالہ سیداں گجرات مولانا سید منصور شاہ صاحب آزاد کشمیر' مولانا مفتی غلام مرتضیٰ صاحب پنڈی گھیپ اور مولانا سید حیدر علی شاہ صاحب شامل تھے بریلی شریف میں حضرت قبلہ شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے تین دن تک بحیثیت مہمان اپنے پاس ٹھہرایا بعد میں دوسرے ساتھیوں کا متبادل انتظام فرما دیا مگر حضرت حافظ الحدیث اور مولانا محمد نواز صاحب کو دو ماہ تک اپنے پاس رکھا۔ اگرچہ طالب عالم تھے لیکن شاہ صاحب سے جو آپ کو قدرتی انس تھا اس کی بناء پر آپ کرم نوازی فرماتے کہ کھانا بیٹھک شریف میں حضرت حافظ الحدیث کے ساتھ تناول فرماتے اور ہر جمعرات کو خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ پر حاضری ہوتی اور حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی دست بوسی کا بھی موقع ملتا۔ اس طرح حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ حضرت حافظ الحدیث کو اپنے پاس بائیں طرف بٹھاتے اور مولانا محمد نواز صاحب فرماتے ہیں کہ میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھتا دوران درس جب حضرت شیخ الحدیث اس حدیث مبارک پر پہنچے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ میں جس کی آنکھیں لے لوں اور وہ صبر کرے تو اس کے بدلے جنت دوں گا۔ یہ حدیث پاک بیان کرنے پر حضرت شیخ الحدیث فرمانے لگے شاہ صاحب آپ تو جنتی ہیں لہٰذا میرے لئے دعا کریں۔ آپ نے بطور تواضع سکوت اختیار کیا تو محدث اعظم پاکستان نے اصرار کر کے دعا منگوائی پھر آگے سبق پڑھایا جب ہم واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تو میں نے بھی یہی عرض کی اور اپنے لئے دعا کروائی۔

جناب مولانا ظہور احمد صاحب کدھر شریف منڈی بہاؤ الدین کہتے ہیں کہ جب ہم دورہ حدیث شریف پڑھتے تھے بخاری شریف کے سبق کے دوران حضرت حافظ الحدیث تشریف لائے۔ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ سبق کے دوران احترام حدیث کی وجہ سے کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے مگر جناب حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی آمد پر آپ کے چہرہ پر بشاشت نمایاں تھی یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ تھوڑا تھوڑا تبسم فرما کر کمال شفقت سے خوشی اور مسرت کا اظہار فرما رہے ہیں دوران سبق حدیث پاک پر تقریر فرمانے کے بعد حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ سے تائید کرواتے حضرت صاحب آہستگی سے تائید کرتے اس طرح حضرت محدث اعظم پاکستان نے طلباء پر حضرت حافظ الحدیث کا مقام واضح فرماتے ہوئے ملک بھر سے آئے ہوئے سینکڑوں طلباء کو فرمایا۔

یہ شاہ صاحب ہیں جو جامع معقول ومنقول ہیں ان کا علمی پایہ بہت بلند ہے۔

## حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ سے تلمذ

حضرت محدث اعظم قدس سرہٗ نے آشوب چشم کی وجہ سے اسباق موقوف فرما دیئے ہمیں فرمایا کہ حضرت صدر الشریعہ بریلی شریف میں قیام فرما ہیں ان سے گذارش کرو تاکہ تمہارے اسباق بھی ہوتے رہیں اور حضور اکرم ﷺ کے ایک واسطہ قریب بھی ہوجاؤ گے۔ نیز آپ کی اور خیر آبادی علماء کی طرز بھی معلوم ہو جائے گی۔ یاد رکھنا ابتداً وہ انکار کریں گے مگر اصرار کرنے پر مان جائیں گے۔ نیز اگر آپ کی خدمت میں یہ عرض کی جائے کہ ہمارا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اس کا آپ بہت احساس فرماتے ہیں اس طرح ہمیں دو ماہ تک حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف اور مسلم شریف پڑھنے کا موقع

ملا۔ آپ حدیث شریف کا خلاصہ اس انداز میں بیان فرماتے کہ حواشی بھی اس میں درج فرما دیتے اور اعتراض مخالفین کا جواب بھی اسی میں آ جاتا اور اگر کوئی طالب علم سوال کرتا تو اکثر طور پر یہ فرماتے کہ بین السطور دیکھو اور اس سے سوال کا حل نکال دیتے آپ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ کسی کی غیبت بالکل نہیں سنتے تھے ایک دفعہ حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی نے بریلی شریف جلسہ میں دوران تقریر ایک حدیث شریف بیان کی۔ دوسرے دن سبق میں حدیث شریف آ گئی الفاظ کچھ مختلف تھے مولانا ظہور احمد بیروی نے عرض کی کہ مولانا عبدالحامد بدایونی نے تو حدیث شریف اس طرح بیان فرمائی تھی آپ سخت ناراض ہوئے اور ڈانٹ کر فرمایا تم نے کل حدیث شریف سنی تھی اب پڑھ لی ہے خود موازنہ کرلو غیبت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

## مقبول بارگاہ رسالت ﷺ

حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے ہیں کہ سبق پڑھنے کیلئے ہم خوب تیاری کرکے جاتے رات گئے تک ہمارا مطالعہ جاری رہتا۔ حضرت حافظ الحدیث کو شام کو جلدی نیند آ جاتی پھر تھوڑی دیر کے بعد جاگ جاتے اور ہم مطالعہ شروع کرتے۔ اس وقت تمام لوگ نیند کے مزے لے رہے ہوتے اور ہم پرسکون ماحول میں مطالعہ کرتے۔ سردیوں کی لمبی راتوں میں بھی ہم صرف چار گھنٹے مشکل سے آرام کرتے ایک دفعہ حسب معمول سحری کے وقت بیدار ہوئے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ چہرہ مبارک اندرونی ہیجان کی وجہ سے چمک رہا تھا۔ اور حضرت حافظ الحدیث تھوڑے تھوڑے مسکرا رہے تھے میں نے عرض کی جناب کیا بات ہے آج آپ بہت مسرور اور خوش ہیں فرمایا الحمدللہ حضرت قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھیجنا حضرت محدث اعظم قبلہ کا دورہ شریف

پڑھانا اور ہمارا دورہ شریف پڑھنا سرکار رسالت مآب ﷺ میں مقبول ہو چکا ہے آج رات آپ ﷺ جلوہ فرما ہوئے ہیں اور فرمایا ہے کہ تمہارا حدیث شریف پڑھنا تمہارے اساتذہ کا پڑھانا دونوں مقبول ہیں نیز مجھے بھی یہ سعادت نصیب ہے۔ ہمارے استاد مکرم حضرت شیخ الحدیث قبلہ ظاہری علم رکھنے والے ایک عالم ہی نہ تھے بلکہ آپ ایک عالم ربانی اور فنا فی الرسول ﷺ تھے تقوی اور طہارت میں لاثانی تھے سرتاج الاولیاء اور مقبول بارگاہ نبوی ﷺ تھے ایک اور موقع پر میرے بخت نے یاوری کی میں نے خواب میں دیکھا کہ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقّ کی شان والے نبی الرحمۃ ﷺ تشریف فرما ہیں اور حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پاس بیٹھے ہیں اور بندہ بھی حاضر خدمت ہے۔

## امتحان میں اول پوزیشن

حضرت مولانا محمد نواز صاحب فرماتے ہیں کہ ملکی حالات ناساز گار ہونے کی وجہ سے ہم نے یکم رجب تک کتب احادیث مکمل کر لیں امتحان کے لئے سحبان ہند رئیس المتکلمین ابو المحامد حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۸۳ھ حضرت مولانا مفتی عبد العزیز صاحب آگرہ والے تشریف لائے، حضرت شیخ الحدیث قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں علیحدگی میں کہا کہ ان شاہ صاحب کا خوب تسلی سے امتحان لینا اس دوران مولانا عبد المصطفیٰ الازہری صاحبزادہ ہونے کی وجہ سے ممتحن صاحب کے ساتھ بیٹھ گئے میں نے کتاب الایمان بخاری شریف کی عبارت پڑھی حضرت حافظ الحدیث نے مسئلہ کی تقریر فرمائی ازہری صاحب فرمانے لگے امام بخاری امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ کا رد کرنا چاہتے ہیں شاہ صاحب نے فرمایا جب ان کے اقوال کی تطبیق ہوسکتی ہے تو رد کا کیا مطلب اس مسئلے پر تقریباً دو اڑھائی گھنٹے گفتگو جاری رہی آخر مولانا مفتی عبد

العزیز صاحب نے علامہ ازہری کو فرمایا کہ آپ اپنا موقف ثابت نہیں کر سکے اور نہ ہی ان کے سامنے اپنا موقف ثابت کر سکو گے لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔ دیگر ممتحین نے بھی بہت سے مشکل ترین سوالات کئے آپ ہر سوال کا جواب تسلی بخش دیتے رہے اور آپ دورہ حدیث شریف کی پوری کلاس میں پہلی پوزیشن کے مستحق ٹھہرے اور دورہ حدیث شریف کی تکمیل کے بعد جب سب طلباء کو اجازت مل گئی تو حضرت حافظ الحدیث کو مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب بریلوی نے اپنے پاس ٹھہرا کر فتوی نویسی کی تربیت فرمائی اور قرآت حدیث کے ساتھ آپ کو سند اتصال سے بھی نوازا اور سلسلہ قادریہ کی اجازت بھی عنایت فرمائی اس طرح آپ بریلی شریف سے شریعت و طریقت اور ظاہری و باطنی علوم سے معمور ہو کر واپس آئے اور خدمت دین میں ایسے مگن ومحو ہوئے کہ اس میں فانی زندگی کی شام ہو گی اور شام کے بعد یقیناً سحر طلوع ہوا کرتی ہے تو اس شام کے بعد آپ کی حیات طیبہ اور جاودانی زندگی کی سحر طلوع ہوئی ہو گی۔

## حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت مفتی اعظم پاکستان

حضرت حافظ الحدیث مفتی اعظم پاکستان پیر سید محمد جلال الدین شاہ مشہدی نور اللہ مرقدہ اپنے دور کی نادر روزگار شخصیت تھے علم وفضل اخلاص وتقویٰ ہمت و استقامت تنظیم وسیاست فقہی تدبیر اور اجتہادی بصیرت میں یکتائی رکھتے تھے لیکن فقہ میں آپ کو تخصیص کا درجہ حاصل تھا حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے تبحر علمی وسعت نظری عمیق مشاہدہ قوت استدلال ملکہ استنباط فقہی بصیرت اور صلابت رائے کے غیر بھی معترف تھے۔ حضرت حافظ الحدیث قضاء و افتاء میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے اور ایک فقیہ اور مفتی کے لئے جن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے وہ تمام بدرجہ اتم آپ میں پائی جاتی تھیں۔

## فتویٰ نویسی کا اسلوب

اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے حضرت حافظ الحدیث ﷫ کو فتویٰ نویسی میں کامل اور حیرت انگیز دسترس حاصل تھی آپ کا فتویٰ نویسی میں انداز نہایت آسان عام فہم مختصر مگر جامع ہوتا تھا آپ کے فتویٰ میں اس قدر جامعیت ہوتی تھی کہ اس میں کسی بھی جانب اور کسی بھی پہلو سے کوئی ابہام یا کمزوری باقی نہ رہتی اور کسی بھی منصف مزاج مخالف کو اس فتویٰ میں کسی جہت سے علمی اور وزنی اعتراض کا موقع ہاتھ نہ آتا آپ کا کتب فقہ و فتاویٰ پر عبور کا یہ عالم تھا کہ کتب کے صفحات اور سطور تک ذہن نشین رہتے تھے۔

علامہ سید نظام الدین شاہ صاحب قاضی ضلع میرپور آزاد کشمیر بیان فرماتے ہیں کہ

میں نے دو مرتبہ خود دیکھا ہے کہ آپ نے دو جید مدرس و مفتی حضرات کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ لکھو اور فلاں کتاب سے حوالہ تلاش کرو وہ مولوی صاحبان چار پانچ دن کی تلاش بسیار کے بعد حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ بہت تلاش کی مگر مسئلہ آپ کی ارشاد فرمودہ کتب میں نہیں ملا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ شامی کی فلاں جلد اور فلاں صفحہ نکالو جب وہ صفحہ نکال لیا تو فرمایا کہ فلاں سطر پڑھو جب بندہ پڑھنے لگا تو مولوی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ مولوی صاحب مسئلہ تو یہ ہے آپ کہاں ڈھونڈتے رہے اور دوسرے مسئلہ کے متعلق فرمایا کہ عالمگیری کی فلاں جلد اور فلاں صفحہ سطر نصف سے آگے پڑھو اور اس کی متعلقہ نیچے والی تین سطریں بھی پڑھو جب بندہ نے عبارت پڑھی تو فرمایا مولوی صاحب مسئلہ سمجھ میں آیا یا نہیں یہ مسئلہ ہے اور عبارت کا یہ مطلب ہے۔ اس مذکورہ واقعہ سے یہ واضح ہوا کہ مسئلہ کی مناسبت سے فقہ اور فتویٰ کی کتب متداولہ

میں جہاں جہاں جزئیات پائی جاتی ہیں وہ آپ کو مستحضر رہتی تھیں اور فتاوی نقل کروانے میں دوسرا سب سے حیرت انگیز یہ پہلو تھا کہ بڑی بڑی کتابوں کی عبارتیں صفحہ اور سطر تک محض اپنی یادداشت سے املاء کر دیتے ہیں جب کہ آپ ظاہری بصارت سے محروم تھے گویا آپ کے ہاں آورد نہیں بلکہ آمد تھی۔

استاذی المکرّم علامہ مفتی اصغر علی صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو مسائل بمع مراجع و مصادر محض توجہ سے مل جاتے تھے اور آپ پر مسائل اس طرح منکشف ہوتے تھے جیسے اولیاء اللہ پر اشیاء کے احوال منکشف ہوتے ہیں۔

آج کل لوگ تو مستحب و مکروہ کو بطور استخفاف ترک کر دیتے ہیں لیکن آپ نے مستحب اور مکروہ تنزیہی کا خیال رکھا اور رخصت کو نہ اپنایا بلکہ خود ہمیشہ عزیمت پر عمل فرمایا اور اس کی ہی تلقین فرمائی۔

## ایک استفتاء بطور نمونہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی جو زبان سے بول نہیں سکتی اور عاقلہ و بالغہ ہے مذہب میں اپنے باپ کے لحاظ سے اور اپنے خیال سے اہلسنّت و جماعت ہے اس کا نکاح اس کی رضا مندی کے بغیر جبراً دادا نے ایک مرزائی لڑکے کے ساتھ پڑھا دیا ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ دادا کا جبراً نکاح پڑھانا درست ہے کہ نہیں۔ اور اہلسنّت و جماعت لڑکی کا مرزائی کے ساتھ نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب بعون اللہ الوہاب: صورت مسئولہ میں بر تقدیر سائل یہاں بالغہ عاقلہ عورت اپنے نفس کی خود ولیہ ہے اور اس کی اجازت یا رضا مندی کے بغیر دادا کا نکاح پڑھا ہوا درست نہیں کیونکہ نکاح میں دو رکن ہیں ایجاب اور قبول جیسا کہ ہدایہ میں ہے "اَلنِّکَاحُ یَنْعَقِدُ بِالْاِیْجَابِ وَالْقُبُوْلِ" جو کہ ایک رکن نہ

پایا گیا۔ نیز یک نہ شد دو شک، مرزائی کے ساتھ کسی مسلمان عورت کا نکاح ہوتا ہی نہیں کیونکہ مسلمہ کا نکاح غیر مسلم سے نہیں ہوسکتا جیسا کہ فرمان اللہ جل وعلا ہے۔ ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا (پارہ ۲) اور مشرکین سے نکاح مت کرو تاوقتیکہ وہ ایمان لائیں۔

ھذا عندی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب استکتبہ ابو المظہر سید محمد جلال الدین شاہ بھکھی شریف

## فقہ حنفی کی حمایت وتائید

حضرت حافظ الحدیث نے چوالیس سال دارالافتاء میں تمام فتوی فقہ حنفی کے مطابق جاری کئے ہیں آج کل بعض لوگوں میں یہ رواج ہوگیا ہے کہ اگر کوئی مشکل مسئلہ آجائے تو دوسرے امام کی طرف جو آسان مسئلہ بتائے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں حضرت حافظ الحدیث نے کبھی بھی مشکل سے بچنے کے لئے آسان راستہ اختیار نہیں کیا ہمیشہ فقہ حنفی کے مطابق فتوی جاری کیا اس پر عمل کیا اور عمل کروایا بھی۔

علامہ پروفیسر ابوسعید غلام نبی نقشبندی صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ کے ہم عصر علماء میں سے فقہ حنفی کے ساتھ تمسک اور مسلک رضوی کے التزام میں کوئی بھی آپ کا ہم پلہ نہیں تھا۔

مخدوم اہلسنت حضرت پیر سید محمد محفوظ شاہ صاحب نے دارالعلوم جلالیہ رضویہ راولپنڈی میں منعقدہ امام اعظم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابا جی سے کسی مسئلہ پر اپنا موقف پیش کرنے کے لئے کہا گیا آپ نے برملا فرمایا کہ فقہ حنفی کے مقابلے میں میرا الگ موقف نہیں ہوسکتا جو موقف امام اعظم ابوحنیفہ کا ہے وہی میرا ہے۔

اس مذکور واقعہ سے جہاں یہ معلوم ہوا آپ کو فقہ حنفی سے کس قدر گہرا لگاؤ تھا، یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کو اپنا الگ موقف قائم کرنے کا جنون نہیں تھا بلکہ آپ کے ہر عمل میں خلوص وللٰہیت کارفرما تھی بلکہ آپ کا یہ ارشاد مبارک کہ میں حنفی ہوں احناف کے مفتی بہ اقوال کے خلاف کا فتوی کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔

## خلوص وللٰہیت

چونکہ ایک مفتی عالم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مخلص ہو اور تحقیق مسائل میں خواہشات سے بالا تر ہو کر حق کی جستجو میں لگا رہے تو حضرت حافظ الحدیث نے عمر بھر کسی سے فتوی کے عوض ایک پائی بھی وصول نہیں کی بلکہ جو کچھ بھی کیا رضائے الٰہی کے لئے کیا جیسا کہ مولانا حافظ محمد اقبال صاحب سرائے عالمگیر بیان کرتے ہیں ایک موقع پر میری موجودگی میں ایک صاحب فتوی لینے کے لئے آئے آپ نے ان کا مسئلہ حل فرما دیا تو وہ اس وقت بطور نذرانہ کچھ رقم دینے لگا مگر آپ نے قبول نہ فرمایا اور حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم فتوی پر کوئی پائی پیسہ نہیں لیتے اس نے اصرار کیا کہ جامعہ کے لئے قبول فرمائیں فرمایا اگر مدرسہ کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پھر کسی موقع پر جامعہ کی خدمت کر لینا۔

اگرچہ بعض علماء کاغذ سیاہی اور فتوی لکھنے کی محنت اور جستجو کے عوض فیس لینا جائز رکھتے ہیں اور بعض مفتی حضرات بصورت مدرسہ کی رسید وصول کر لیتے ہیں مگر پیکر و اخلاص حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی کسی بھی صورت فتوی کے معاوضہ کو پسند نہیں فرمایا اس خلوص اور للٰہیت کی تاثیر تھی کہ آپ کے فتوی ملک اور بیرون ملک اس قدر مقبول ہوئے کہ مخالفین کو بھی آپ ہی کا فتوی ماننا پڑتا۔ جیسا کہ آپ کے بھکھی شریف آنے سے قبل علاقہ بھر کے لوگ مولوی ولی اللہ

(فاضل دارالعلوم دیوبند) سے فتوی لیتے تھے مولوی ولی اللہ نے ایک فتوی دیا تو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ فتوی غلط ہے مگر مولوی ولی اللہ نہ مانا تو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خود ہی مان جائے گا، آپ نے وہ سوال مولوی کفایت اللہ کی طرف لکھ کر دہلی بھیجا اس نے بھی وہی جواب دیا جو قبلہ حضرت حافظ الحدیث علیہ الرحمہ نے لکھا تھا تو پھر مولوی ولی اللہ کو مجبوراً ماننا پڑا۔

## مرجع العلماء

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر علماء کرام آپ کی فقہی بصیرت اور علمی رسوخ کے قائل تھے ایک دفعہ آپ نے استاذ العلماء حضرت مولانا محمد نواز صاحب نقشبندی سے کہا کہ اس مسئلہ کو دیکھیں اور چند حوالہ جات بھی دیکھ لیں تو حضرت مولانا محمد نواز صاحب زیدہ مجدہ نے جواباً کہا کہ ہمارے لئے آپ ہی حوالہ ہیں الحاج مفتی اصغر علی رضوی صاحب دام اقبالہ (مدرس و مفتی جامعہ بھکھی شریف) اس واقعہ کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ آپ کے فتوی کے مختصر ہونے کی وجہ ہی یہ ہے کہ آپ کا قول ہی عوام و خواص میں معتبر اور مستند سمجھا جاتا تھا اور تحقیق مسائل میں علماء کرام آپ کی طرف رجوع فرماتے تھے جیسا کہ ایک دفعہ جامعہ امینیہ فیصل آباد میں کثیر تعداد پر مشتمل علماء کرام و مفتیان عظام کی مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے اور اس مجلس میں مختلف مسائل زیر بحث لائے گئے جن میں ایک مسئلہ اعتجار کے بارے میں تھا واضح رہے کہ اعتجار یہ ہوتا ہے کہ سر پر عمامہ شریف اس طرح باندھا جائے کہ عمامہ شریف کا کوئی حصہ سر کے درمیان کو نہ ڈھانپے تو اعتجار فقہاء کرام نے مکروہ قرار دیا ہے لیکن اس مجلس میں علماء کرام کا اس بات پر اتفاق تھا اگر بغیر ٹوپی کے عمامہ شریف کے ساتھ درمیان میں سر ننگا ہو تو یہ اعتجار ہے مگر

اختلاف اس بات میں تھا۔ اگر سر پر ٹوپی موجود ہو پھر عمامہ باندھا جائے تو اگر درمیان میں ٹوپی پر عمامہ شریف نہ ہو تو کیا یہ اعتجار ہے یا نہیں۔ بعض علماء نے اسے بھی اعتجار کہا اور بعض نے کہا کہ اس صورت میں اعتجار نہیں ہوتا بالآخر علماء اکرام نے آپ کی طرف رجوع فرمایا کیونکہ حتمی فیصلہ آپ کے محاکمہ پر ہوتا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر سر پر ٹوپی ہوتے ہوئے بھی عمامہ شریف اس طرح باندھا جائے کہ درمیان میں ٹوپی ننگی ہو تو یہ بھی اعتجار ہے اور مکروہ ہے علماء اکرام نے اس پر آپ سے حوالہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ علامہ حسن بن عمار شرنبلالی صاحب مراقی الفلاح کے فتاوی شرنبلالیہ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

اس واقعہ سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ علمائے کرام جہاں ادق مسائل میں آپ کی طرف رجوع فرماتے تھے ساتھ ہی یہ بھی پتہ چلا کہ آپ کی کتب فقہ و فتاوی پر کس قدر گہری نظر تھی۔

## قاضی القضاۃ

جس طرح حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ افتاء میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے اس طرح آپ قضا اور فیصلہ کرنے میں بھی بے مثال مہارت رکھتے تھے جس طرح ملک کے گوشے گوشے سے لوگ آپ کے پاس فتاوی کے لئے حاضر ہوتے اسی طرح آپ کے پاس فیصلوں کے لئے بھی مجمع لگا رہتا چونکہ آپ قضا اور فیصلے شرعی اصولوں کے مطابق فرماتے تھے اسی لئے مخالفین بھی اپنے گھریلو معاملات اور زمینی جھگڑوں تک فیصلے کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوتے۔ جیسا کہ ہیڈ فقیریاں کے دیوبندی مسلک کے لوگ اپنے ہم مسلک علماء ( میانہ گوندل پھلروان ریڑ کا بالا ) کو چھوڑ کر آپ کی طرف رجوع کرتے تھے کیونکہ لوگ آپ کے بارے میں اعتقاد رکھتے تھے کہ آپ کا فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہو گا

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلہ کا یہ بھی حیرت انگیز پہلو ہے کہ جب آپ فریقین کے مابین فیصلہ فرماتے تو فریقین اس قدر مطمئن اور خوش ہوتے کہ اگر ان کے درمیان باہمی رنجش اور ناراضگی بھی ہوتی تو وہ اسے وہیں ختم کر دیتے اور آپ کو دعائیں دیتے ہوئے جاتے۔

قبلہ جانشین حضرت حافظ الحدیث پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک گاؤں کا نمبردار فوت ہو گیا جس کے دو جڑواں بیٹے تھے ان کا آپس میں نمبرداری پر اختلاف ہوا تو مولوی ولی اللہ (انہی والے) نے کہا کہ جو پہلے پیدا ہوا ہے وہ بڑا ہے لہٰذا نمبرداری کا وہ حق دار ہے لیکن جب حضرت حافظ الحدیث کے پاس مسئلہ آیا تو آپ نے فرمایا دو جڑواں بیٹوں میں جو بعد میں پیدا ہوا درحقیقت بڑا وہ ہوتا ہے اس اختلاف کو رفع دفع کرنے کے لئے فریقین جب جمع ہوئے تو آپ نے فرمایا جو جڑواں بیٹوں سے بعد میں پیدا ہوا وہ بڑا اس لئے ہوتا ہے کہ اس کا نطفہ پہلے ٹھہرتا ہے اور اس میں جان بھی پہلے ڈالی جاتی ہے اور عمر کا شمار روح کا نطفہ میں قرار پکڑنے سے ہوتا ہے لہٰذا عمر میں درحقیقت بڑا وہ ہوتا ہے جو ان میں سے بعد میں پیدا ہوا ہو لیکن اس کا بعد میں پیدا ہونے کا سبب یہ ہے۔ دوسرا نطفہ جو بعد میں ٹھہرا اس نے پہلے کو روکے رکھا لہٰذا دو جڑواں بیٹوں میں سے بعد میں پیدا ہونے والا بڑا ہوتا ہے۔ آپ کے اس حیرت انگیز فیصلے کی بڑی پذیرائی ہوئی اور موجودہ سائنس کی تحقیق کا بھی یہی خلاصہ ہے۔

## مرکز افتاء و قضا

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی و قضا کو اس قدر مقبولیت عامہ نصیب ہوئی کہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف پاکستان میں قائم شدہ فتاوی

کے مراکز میں سے ممتاز اور سربلند نظر آنے لگا دنیا بھر کے لوگ جس طرح جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کو مرکز علم و عرفان سمجھتے تھے اس طرح مرکز افتاء و قضا کو بھی مانتے تھے۔

## طلباء کو ترغیب علم

جناب حضرت مولانا حافظ نذیر احمد جلالی صاحب سابق مدرس بھکھی شریف فرماتے ہیں کہ میں تقریباً ۱۹۵۲ء میں ۱۳ سال کی عمر میں جناب قبلہ حضرت حافظ الحدیث کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا مجھے حفظ قرآن مجید کا از حد شوق تھا جب کہ سورت یسین مجھے پہلے ہی یاد تھی آپ نے فرمایا تجھے سورۃ یسٰین یاد ہے میں نے عرض کی جناب مجھے یاد ہے فرمانے لگے اچھا سنا میں نے جب۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ

تک پڑھا تو آپ نے فرمایا واضرب میں تو الف بھی ہے تو نے کیوں نہیں پڑھا میں نے کہا نہیں ہے آپ فرمانے لگے ہے جب میں نہ مانا تو فرمانے لگے جا قرآن پاک لے آ جب میں قرآن پاک لایا تو واقعی ہی الف لکھا ہوا تھا۔ میں حیران و پریشان ہو گیا کہ میری تو ظاہری آنکھیں بھی ہیں تو حضور قبلہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ میری پریشانی دیکھ کر فرمانے لگے علم بتا دیتا ہے کہ یہاں الف ہے ایسے ہی اگر حافظ قرآن پڑھنے میں غلطی کرے تو عالم دین حفظ کئے بغیر بتا سکتا ہے کہ یہ غلطی ہے۔

آپ کے اس طریقے سے سمجھانے پر مجھے حصول علم کا اتنا شوق بڑھا جو بیان سے باہر ہے ایسے ہی عصر کے بعد آپ سیر کے لئے باہر جاتے ایک دن بندہ آپ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا نذیر احمد تو علم کس لئے پڑھ رہا ہے میں اس وقت قانونچہ پڑھتا تھا میں نے چونکہ سنا ہوا تھا جو پڑھ کر پڑھائے حضرت

صاحب اس پر بہت خوش ہوتے ہیں تو میں نے جوابا کہہ دیا کہ پڑھ کر پڑھاؤں گا آپ اتنے خوش ہوئے پہلے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے ہاتھ اٹھا کر تھپکی دی اور فرمایا نیت یہی رکھنا، تو چونکہ پڑھانے کی نیت پہلے تھی لیکن اب گویا تجدید ہو گئی تھی اور عزم پختہ ہو گیا کہ انشاء اللہ ضرور پڑھاؤں گا تو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شفقت کی انتہا فرما دی کہ موقوف علیہ کے ختم کرنے کے بعد ہی فرمایا اب تو اسی جامعہ محمدیہ میں پڑھا اور دورہ حدیث شریف میرے پاس ہی پڑھ لے۔ میں نے پڑھانے کے دوران دورہ حدیث شریف حضرت حافظ الحدیث اور حضرت قبلہ محمد نواز صاحب کے پاس پڑھا۔

## طریقہ تدریس

جناب حضرت علامہ سید نظام الدین شاہ صاحب قاضی میر پور آزاد کشمیر فرماتے ہیں کہ قبلہ حضرت حافظ الحدیث بلند پایہ بزرگ ولی اللہ ہونے کے ساتھ ساتھ بے مثل متبحر عالم دین و محقق بھی تھے، معقول و منقول کے مشکل اسباق خود پڑھایا کرتے، چند برس حضرت علامہ محمد یوسف خان صاحب نے بھی پڑھائے مگر ان کے شرقپور شریف چلے جانے سے اکثر مشکل اسباق خود پڑھاتے کیونکہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب' صرف' نحو' فقہ اور اصول فقہ پڑھاتے ہم نے حضرت مولانا محمد نواز صاحب سے سال بھر کی محنت سے شرح جامی پڑھی ہوئی تھی استاد شرح جامی پڑھاتے وقت یاد کروا دیتے تھے۔

حضرت حافظ الحدیث نے ارشاد فرمایا تم نے گذشتہ سال شرح جامی پڑھی ہوئی ہے اب مزید کیا ضرورت ہے یہ تو تحصیل حاصل ہو گی مختلف عذر پیش کیے کہ تاکید و تحصیل حاصل کی بجائے تاسیس و تحقیق کی مزید ضرورت ہے جس پر آپ نے شرح جامی پڑھانی منظور فرمالی۔ خطبہ کتاب سے جب آگے بڑھے تو

پتہ چلا کہ آپ کا طریقہ تدریس ہی نرالا ہے۔ آپ کتابوں کے خلاصے اور ان کے اعتراضات و جوابات بیان فرمانے کے بجائے اپنا انوکھا اور قابل صد قدر طریقہ اختیار فرماتے ہیں آپ متن کا خلاصہ سمجھاتے پھر اس پر وارد ہونے والے اعتراضات سمجھاتے پھر شرح جامی کی عبارت میں علت باعثہ اور علت مصححہ سمجھاتے چند دنوں کے بعد خلاصہ مطلب اس طرح بیان فرماتے کہ کافیہ اور جامی پڑھتے وقت جتنے اعتراضات ہم نے یاد کئے ہوتے سب کے جوابات اسی تقریر میں نظر آتے مہینہ بھر کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ شرح جامی کی عبارت جو بڑی مختصر و جامع ہوتی ہے اس کی علت باعثہ اور علت مصححہ جو طالب علم یاد کرے یا اسے سمجھنے کا طریقہ اور اس میں مہارت حاصل کرے اسے شروح اور حواشی یاد کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

ایک سال آپ کی خدمت میں رہ کر پڑھنے سے ہمیں یقین ہوگیا کہ آپ مشکل سے مشکل کتاب ادق و مشکل تر مسئلہ کو اس طرح بیان فرماتے کہ اگر کوئی عقل مند ان پڑھ بھی پاس بیٹھ کر سنتا تو اسے بھی مسئلہ سمجھ آجاتا چند مرتبہ فلسفہ اور منطق کے سبق پڑھاتے ہوئے قریب بیٹھے چوہدری صوفی محمد خان صاحب کو تنگ کرنے کی نیت سے پوچھا کہ آپ بتائیں آج ہم نے کیا سبق پڑھا ہے۔ ان سے اپنا پڑھا ہوا سبق سن کر حیرت ہوئی دریافت کرنے پر صوفی محمد خاں صاحب بھکھی شریف فرمانے لگے کہ جس طرح حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پڑھاتے ہیں اس سے تو ان پڑھ اور کند ذہن بھی سمجھ سکتے ہیں۔

حضرت حافظ الحدیث کا طریقہ تدریس یہ تھا کہ آپ کتاب کی حسب ضرورت عبارت پڑھنے کا حکم فرماتے جب ایک مسئلہ ختم ہو جاتا تو آپ اس مسئلہ کی تقریر فرماتے کہ ذکی اس تقریر سے اعتراضات و جوابات بھی سمجھ لیتا اور

متوسط ذہن والا نفس کتاب اچھی طرح سمجھ لیتا اور کچھ اعتراض وجوابات بھی۔ کند ذہن و غبی نفس مسئلہ خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیتا۔ پھر اس کی تشریح اس طرح فرماتے کہ ذکی اور متوسط ذہن کے مالک بھی سبق کا مَــالَــهٗ اور وَمَــا عَــلَيْـــهِ بخوبی سمجھ لیتے اور غبی بھی متعلقہ کتاب وحواشی سے زائد سمجھ لیتا اگر مزید کوئی ضرورت محسوس کرتا تو سوال کرتا جیسا آپ اپنی کی ہوئی تقریر کی جانب متوجہ فرما کر ارشاد فرماتے کہ یہ جواب یہ تشریح توضیح پہلے سے بیان کر دی گئی ہے تم نے توجہ نہیں کی۔ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھاتے وقت آپ ایسا عمدہ ترجمہ فرماتے تھے کہ تفاسیر متداولہ کا خلاصہ معلوم ہوتا تھا ان کــنــت تــقــيــا کا معنی انــه کــنــت تــقــيــا فرماتے اور متعدد اشکال کا جواب خلاصہ کے طور پر ذہن نشین کروا دیتے تھے آپ کو صاحب قدوری' صاحب ہدایہ' صاحب تلخیص' و توضیح کا طریقہ پسند تھا تقریر ہی سے دفع دخل مقدر اس طرح سمجھ میں آ جاتا جس طرح شرح یا حواشی دیکھنے والا سمجھتا ہے۔

جناب مولانا حافظ نذیر احمد جلالی صاحب سابق مدرس جامعہ بھکھی شریف بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ تدریس نہایت مشفقانہ ہوتا۔ مشکل سے مشکل سہل لفظوں میں ایسے انداز میں سمجھاتے کہ متوسط الاذہان بھی فوراً سمجھ جاتے بندہ نے آپ کے ہر فن میں دو دو تین تین کتابیں پڑھی ہیں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ منڈی بہاؤ الدین توکلی مسجد میں ہم کو تلخیص پڑھا رہے تھے تو وہاں غیر منکر کو منکر کی جگہ اتار کر تاکید لانے کی بحث میں ہمیں یہ شعر پڑھا رہے تھے۔

جــاء شــقــيــق عــارضــا رمــحــه ان بــنــی عــمــك فــيــهــم رمــاح

تو آپ نے ایسے انداز میں ہمیں سمجھایا کہ آپ اپنے ہاتھوں کو دراز فرماتے

کہ اس طریقے سے شفیق کو آنا چاہیے تھا لیکن وہ ایسا آ رہا ہے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر چوڑائی میں رکھنے سے بڑا لطف آیا اور خوب سمجھ آ گئی۔

ایسے ہی ایک مرتبہ مشکٰوۃ شریف میں آپ قطبی پڑھا رہے تھے تو مولانا حافظ عبد الرسول صاحب بھی ہمارے ساتھی تھے انہوں نے کہہ دیا مینوں تے بالکل سمجھ نہیں آئی۔ حضرت قبلہ حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ سمجھایا تو نہ سمجھے سہ بار آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور نئے طریقے سے تقریر دوہرائی اور فرمایا جھل ککڑا ہن سمجھ آئی آتو انہوں نے عرض کی بالکل پوری طرح سمجھ آ گئی ہے۔ آپ کتاب کی عبارت غور سے سنتے ترکیب وصیغہ کی غلطی بھی نکالتے عبارت ختم ہونے پر ایسی جامع تقریر فرماتے کہ تمام کی تمام عبارت حل ہو جاتی بعد میں فرماتے اب اس کو کتاب کی عبارت میں لگاؤ ہم ترجمہ کرتے تو ترتیب وار آپ کی تقریر پوری کی پوری عبارت میں لگ جاتی۔

## حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا انداز درس حدیث

حدیث: علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل: ترجمہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کی تشریح کے دوران فرمایا کہ اس حدیث کو عوام کیا سمجھتے ہیں اس کے لئے درس نظامی پڑھنا ضروری ہے۔ اس حدیث کے تحت علماء کی شان بیان کی گئی ہے۔ سبحان اللہ علماء کی کیا شان ہے علماء کی شان نبیوں جیسی ہے اور کچھ عام فہم لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے آج کل کے علماء دیکھے ہوئے ہیں نہ نماز کی پابندی نہ حقوق العباد، اخلاق و عادات کے بھی اچھے نہیں، برائی اور جھوٹ میں پیش پیش، والدین و اساتذہ کا احترام یہ نہیں کرتے وغیرہ۔ حدیث پاک کو تو ہم مانتے ہیں حدیث پاک کا جو مفہوم ہے وہ

بھی صحیح ہے لیکن یہ علماء انبیاء کی طرح کیسے ہو گئے ہیں۔ حضرت حافظ الحدیث فرماتے یہ دونوں مفہوم صحیح نہیں ہیں لہٰذا ہم محتاج ہوئے درس نظامی کے۔ کیونکہ درس نظامی میں قرآن و حدیث کے خادم علوم پڑھائے جاتے ہیں جن کے بغیر قرآن و حدیث کی سمجھ نہیں آسکتی ان علوم میں معانی، بیان وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں جو علم بیان ہے اس میں تشبیہ کی بہت بڑی بحث ہے جہاں کلام میں تشبیہ ہو وہاں ایک شبہ ہوتا ہے اور ایک شبہ ہے اور ایک حرف شبہ اور وجہ شبہ۔

اس حدیث پاک میں علماء کرام کو انبیاء کرام سے تشبیہ دی گئی ہے لہٰذا علماء اکرام مشبہ ہوئے اور انبیاء کرام مشبہ بہ ہوئے اور کاف صرف تشبیہ ہوا ور وجہ شبہ دو طرح کی ہوتی ہے۔

وجہ شبہ جلی: جو عام فہم ہو ہر انسان آسانی سے سمجھ لے جیسے کوئی کہتا ہے کہ میرا بیٹا شیر کی طرح ہے تو یہاں شیر جلی ہے کیونکہ یہ عام آدمی بھی سمجھتا ہے کہ شیر سے مراد یہاں بہادری ہے جس کے بیان کی ضرورت نہیں ہے۔

وجہ شبہ خفی: وجہ شبہ خفی وہ ہوتی ہے جسے عام انسان نہ سمجھ سکے۔ اس حدیث کے اولین مخاطب صحابہ اکرام ہیں۔ ان کے لئے یہ وجہ شبہ جلی تھی اس لئے بیان نہیں فرمائی اب چونکہ مسلمانوں کے حالات بدلے ہوئے ہیں عوام دین سے بہت دور ہیں تو اب وجہ شبہ خفی ہوگئی جو یہ ہے۔

فی التبلیغ: حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا اس حدیث پاک کو بیان کرتے ہوئے وجہ شبہ خفی کو بیان کرنا یعنی ظاہر کرنا واجب ہے وجہ شبہ یہ ہوا کہ میری امت کے علماء صرف تبلیغ میں انبیاء کی طرح ہیں کیونکہ پہلے انبیاء اکرام بھی تبلیغ فرماتے تھے اور میری امت کے علماء بھی قیامت تک تبلیغ کرتے رہیں گے کیونکہ انبیاء معصوم ہیں یہ علماء معصوم نہیں ہیں ان پر وحی کا نزول ہوتا تھا ان [illegible] ں۔ لہٰذا

ہر پہلو سے انبیاء کی طرح نہیں اور یہ بھی ہے کہ علماء اکرام عوام الناس کی طرح نہیں ہیں ان سے بہت افضل ہیں کیونکہ علماء دین اسلام کی تبلیغ فرماتے ہیں اور یہی کام بنی اسرائیل کے انبیا فرماتے ہیں۔

## فوائد حدیث

ایک دفعہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے دوران سبق حدیث شریف وَاللّٰهُ يُعْطِي وَاَنَا قَاسِمٌ" کی تشریح میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا مطلق ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم بھی مطلق ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبضہ و تصرف بھی مطلق ہوگا۔ بین السطور ای العلم" لکھا تھا عرض کیا گیا کہ جناب بین السطور کی عبارت سے تقیید ہو رہی ہے آپ نے فرمایا دیکھنا بین السطور کوئی دیوبندی نہ کھسا بیٹھا ہو مزید فرمایا کہ اگر العلم کی مان بھی لیں تو ہمیں مضر نہیں کیونکہ منکرین کمالات نبوت علم میں ہی تو جھگڑا کرتے ہیں حضرت علامہ نور حسین جلالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ والی حدیث کا ترجمہ کیا کہ آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا یہ ترجمہ صحیح نہیں میں نے پھر یہی ترجمہ کیا آپ نے پھر یہی فرمایا یہ ترجمہ صحیح نہیں میں نے سیاق وسباق کو دیکھا تو یہی ترجمہ بنتا تھا میں نے عرض کیا کہ حضور اور کیا ترجمہ ہوگا آپ نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کو ہم بائیں جانب نہیں کہہ سکتے اس لئے ترجمہ دوسری جانب کریں گے۔

## عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلہ میں نجدیوں نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات مبارک کو اکھیڑا تو ان مبارک ہستیوں کے اجساد طاہرہ بالکل صحیح نکلے پر

اہلسنت بہت خوش ہوئے کہ یہ ہمارے مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے۔ مقبولان بارگاہ اللہ کو مٹی نقصان نہیں پہنچاتی آپ کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا گیا تو آپ آبدیدہ ہو گئے فرمانے لگے یہ بات بجا ہے ان صحابہ کو سرکار مدینہ ﷺ سے جو قرب مکانی حاصل تھا بظاہر محروم کر دیے گئے ہیں اس درد کا ادراک وہی کر سکتا ہے ہمیں اس درد کا کیا پتہ چل سکتا ہے۔

بخاری شریف کا سبق پڑھتے وقت جب نبی پاک ﷺ کے وصال شریف کی حدیث مبارک آئی تو ہم عادت کے مطابق عبارت پڑھتے رہے حضرت حافظ الحدیث کی طرف توجہ نہ دی جب ہم عبارت پڑھ کر متوجہ ہوئے تو آپ زار و قطار رو رہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم سبق بھی نہ پڑھ سکے۔ دوسرے دن بھی یہی کیفیت ہوگئی تیسرے دن بھی یہی رہی مگر آپ نے وہ خاص جملے چھوڑ کر باقی سبق پڑھا دیا۔

مولانا نور حسین جلالی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ منڈی بہاؤ الدین میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شرکت کر کے حاضر خدمت ہوا فرمایا جلوس کیسا رہا عرض کی کہ بہت اچھا رہا پھر فرمایا تقریر کس نے کی عرض کی مولانا مفتی عبد الشکور ہزاروی صاحب نے پوچھا کس موضوع پر کی ہے میں نے عرض کی کہ فضائل نبوی ﷺ کے موضوع پر انتہائی مدلل اور جامع تقریر فرمائی ہے اور چند منٹ آپ کے متعلق بھی کلمات اثناء ارشاد فرمائے ہیں حضرت حافظ الحدیث قدس سرہ نے سرد آہ بھر کے کہا کہ اگر یہ چند منٹ بھی فضائل نبوی ﷺ بیان کرنے پر صرف کرتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

## حضرت محدث اعظم پاکستان کی بھکھی شریف آمد

تقسیم ہند کے بعد محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب

مہاجر کیمپ لاہور تشریف لائے حضرت محدث اعظم آزادی کے وقت تذبذب کا شکار تھے کیونکہ پہلے اعلان ہوا کہ دیال گڑھ گرداس پور پاکستان میں شامل ہے لہٰذا محدث اعظم مطمئن ہو گئے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ سر ریڈ کلف کی چال بازی سے ہندوستان میں شامل کر دیا گیا ہے تو محدث اعظم اپنے ۱۰۰ ساتھیوں کے ہمراہ مہاجر کیمپ پہنچ گئے، اگرچہ ملک کے طول و عرض میں آپکے شاگرد موجود تھے لیکن آپ نے مولانا عبد القادر شہید کو اپنی اطلاع کے لئے بھکھی شریف حضرت حافظ الحدیث کے پاس بھیجا۔ حضرت حافظ الحدیث نے اس سعادت کے حصول کے لئے اپنے خادم مولوی ظہور احمد سیردی کو لاہور کیمپ بھیجا وہ حضرت محدث اعظم اور آپ کے ساتھیوں کو بہت اعزاز و اکرام سے بھکھی شریف لائے بھکھی شریف میں آپ کے تمام خاندان کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام کیا گیا۔ پورے ملک میں جامعہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضرت محدث اعظم چھ ماہ تک صدر المدرسین کے عہدہ پر فیض رہ کر نورانی علوم کے موتی لٹاتے رہے آپکی رہائش کا انتظام شاہ صاحب کے ذاتی مکان میں کیا گیا آپکی خدمت کی ذمہ داری مولانا محمد نواز صاحب کے سپرد تھی وہ دن رات حضرت محدث اعظم کی خدمت میں حاضر رہتے۔ ایک دفعہ حضرت محدث اعظم نے جمعہ شریف کے واعظ کے دوران ہندوؤں اور سکھوں کے مظالم بیان فرمائے تو مسلمان مشتعل ہو گئے اور بدلہ لینے کے لئے تیار ہو گئے اور دو ہندوؤں کو قتل کر ڈالا باقی ہندوؤں کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہ آیا۔ اس کے بعد شیخ القرآن مولانا عبد الغفور ہزاروی صاحب نے آپ کو جمعہ کے خطبہ کی دعوت دی آپ تشریف لے گئے تو حضرت شیخ القرآن نے ایک تحصیل دار سے کہہ کر موضع ساروکی میں زمین آپ کے نام آلاٹ کروا دی وہاں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد

پھر پندرہ دن کے لئے بھکھی تشریف لائے تو آپ کو مستقل قیام کی گذارش کی گئی لیکن آپ کے ذہن میں صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی صاحب کا فرمان تھا کہ کسی شہر میں قیام کرنا اس وقت لاہور میں سید صاحب کام کر رہے تھے ساتھیوں سے مشورہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ فیصل آباد میں کوئی مقتدر سنی عالم دین موجود نہیں لہٰذا وہاں کا قصد کیا گیا اور لاہور کو اس پروگرام سے خالی کر دیا گیا۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری اور سجادگان سیال شریف نے اپنے مریدین کو حکم دیا کہ حضرت محدث اعظم پاکستان کی خدمت کریں یوں فیصل آباد کی قسمت کا ستارہ چمکا جسے محدث اعظم پاکستان کے روپ میں کوہ نور ہیرا مل گیا۔

## جب گوردوارہ مدرسہ بنا

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف پورے ملک میں اہلسنت کی مرکزی درس گاہ کی حیثیت حاصل کر چکا تھا ملک کے طول و عرض سے ہی نہیں بلکہ افغانستان افریقہ یاغستان مشرقی پاکستان سے تشنگان علوم جوق در جوق بھکھی شریف پہنچنے لگے۔ ان حالات میں ایک مرتبہ پھر طلباء کے قیام کے لئے حضرت حافظ الحدیث کو بظاہر تھوڑی پریشانی ہوئی لیکن اس مرتبہ اس کا حل یہ نکالا کہ بھکھی شریف بس سٹاف کے قریب ایک گوردوارہ کی بلند و بالا عمارت کو مدرسہ کی تحویل میں لے لیا جائے۔ یہ وہی گوردوارہ تھا جس میں حضرت صاحب اور بابا احمد دین نائی ۴۲-۱۹۴۳ء میں گئے تھے۔ یہ واقعہ کچھ یوں ہے جو حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب نے بیان فرمایا کہ ۱۹۴۱ء کو مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی اور ۴۳-۱۹۴۲ء میں جامعہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر جلسہ کی انتظامیہ کو دری کی ضرورت تھی کہ جہاں علماء کے کرام بٹھائیں گے ان کے نیچے بچھانے کے لئے لیکن ابھی تک ہمارے علاقے میں ٹینٹ سروس کی کوئی دوکان نہیں تھی کسی نے کہا کہ جہاں

آج کل چھوٹا درس ہے اس گردوارہ والوں کے پاس دری ہے لیکن شاید وہ ہمیں دری نہ دیں شاہ صاحب آپ جائیں شاید آپ کو دری دیں بابا احمد دین نائی بکثرت یہ واقعہ بیان کیا کرتا تھا کہ شاہ صاحب اور میں نے منڈی بہاؤ الدین جانا تھا اڈے پر جا رہے تھے وہاں سے تانگے میں بیٹھنا تھا جب گوردوارہ کے پاس پہنچے تو میں نے عرض کی کہ شاہ جی آپ گورداوارہ والوں سے دری مانگ لیں جب ضرورت ہوگی تو ہم آ کے لے جائیں گے میں اور حضرت صاحب جب گوردوارہ پہنچے تو سامنے کوئی بھی نہیں تھا ہم آگے چلے گئے۔ جہاں آج کل بچے پڑھتے ہیں حضرت صاحب جوتے اتار کر اندر داخل ہوئے حضرت صاحب نے جوتے اتار کر جیسے ہی قدم رکھا فرمانے لگے احمد دین یہ جگہ تو نماز کی ہے اتنی دیر میں اندر سے ان کا گرنتھی نکل آیا کہنے لگا شاہ جی آپ کیا کہہ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کچھ نہیں ایسے ہی احمد دین سے کوئی بات کی ہے۔ حضرت صاحب نے دری کے متعلق بات کی تو اس نے کہا لے جانا ۴۳-۱۹۴۲ء میں ہمارے علاقے میں کسی کو پتہ نہیں تھا کہ قائد اعظم کیا ہے تحریک پاکستان بھی کوئی چیز ہے پاکستان معرض وجود میں آئے گا یا ہندو یہاں سے چلے جائیں گے ہم آزاد ہو جائیں گے۔ جب پاکستان بن گیا ہندو چلے گئے دوستوں کے مشورہ سے طلباء کو گوردوارہ کی عمارت میں رکھا گیا۔ اور طلباء میں دین اسلام اور قرآن و حدیث کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ لیکن محکمہ بحالیات نے شور مچا دیا کہ گوردوارہ کی عمارت ہے۔ ہم نے کسی کو الاٹ کرنی ہے یہ یہاں درس کہاں سے آگیا ہے۔ یہ کسی نے قبضہ کر لیا ہے تو اس وقت کے ڈی سی صاحب موقع دیکھنے کے لئے آئے اس وقت کے ایم این اے چوہدری جہان خان بوسال اور چوہدری ہاشی خان جو کہ حضرت حافظ الحدیث کے خاص معتقد تھے وہ بھی موقع پر چلے آئے

جب ڈی سی نے دیکھا کہ یہاں تو طلباء قرآن و حدیث شریف پڑھ رہے ہیں اور حضرت حافظ الحدیث استاد محمد نواز صاحب ایک پٹھان استاد تھے، سبق پڑھا رہے ہیں اور ڈی سی کہنے لگا یہ کوئی دینی مدرسہ معلوم ہوتا ہے چوہدری جہان خاں کہنے لگا کہ ہاں جناب یہ دینی مدرسہ ہی ہے آپ اسے مدرسہ ہی رہنے دیں کیونکہ یہ پہلے ہندوؤں کا عبادت خانہ تھا، اب یہ مسلمانوں کا عبادت خانہ بن جائے یہ ہی اچھا ہے۔ ڈی سی نے موقع پر ہی اسے گوردوارہ کی جگہ مدرسہ اور جگہ کو حضرت حافظ الحدیث کے نام ملکیت الاٹ کر دیا۔ حضرت حافظ الحدیث نے ۱۹۴۲ء میں فرمایا تھا کہ یہ جگہ نماز کے لئے ہے تو پھر وہ کیسے گوردوارہ رہ سکتا جب سے پاکستان بنا ہے ۱۹۴۷ء سے لیکر اب تک وہاں قال اللہ اور قال رسول اللہ کی صدائے جاں فزا بلند ہوتی ہیں۔ بعض شر پسند عناصر نے شرارت کی کوشش کی اور گوردوارہ کی عمارت کو مدرسہ کے قبضہ سے نکلوانے کی سازش کی مگر بزرگان دین خصوصاً حضرت قبلہ پیر سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر عنایت سے ان لوگوں کی تمام سازشیں ناکام ہوگئیں اسی دوران جامعہ کے خصوصی معاون بابو محمد دین صاحب گوہڑ شریف آستانہ عالیہ حاضر ہوئے اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے گوردوارہ پر جامعہ کے تصرف سے متعلق دعا کی درخواست کی آپ نے ارشاد فرمایا گوردوارہ کو ہم عارضی طور پر رکھیں گے جب تک کام دیتا ہے۔ اس کے بعد ہم جامعہ کی نئی عمارت بنائیں گے۔ گوردوارہ کے اسی عمارت میں محدث اعظم پاکستان نے اسباق پڑھائے۔

## اتباع سنت

حضرت حافظ الحدیث وسیع اخلاق و کردار کے مالک تھے آپ کا شانہ مبارک سے درس حدیث مبارک دینے کے لئے مسند تدریس پر جلوہ افروز ہو

کیلئے تشریف لاتے ہی سب سے پہلے السلام علیکم فرماتے ہم کوشش کرتے کہ سلام کرنے میں ہم پہل کریں مگر اس کے باوجود پہل آپ ہی فرماتے۔ مولانا محمد اشرف جلالی صاحب (کاموکے) فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ الحدیث کاموکے شہر منڈیالہ روڈ سے گزر رہے تھے چند ایک ساتھی بھی ساتھ تھے میں نے دیکھا چند ایک احباب گزر رہے تھے اور عادتاً ٹاٹا کہا اور یونہی بائے بائے کہا کسی ساتھی نے حضرت حافظ الحدیث سے عرض کیا کہ حافظ صاحب کیا کہہ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ بھی ایک فیشن بن گیا ہے اولاً تو مسلمان مسلمان کو سلام کہتا ہی نہیں ٹاٹا کہے بھی تو عجیب الفاظ استعمال کرتا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ السلام علیکم کہا کرو اسی میں خیر اسی میں برکت ہے۔

حضرت حافظ الحدیث کے رفیق مولانا محمد نواز صاحب مدینہ منورہ سے لکھے گئے خطوط میں آپ کو جنید زماں اور شبلی وقت کے القاب سے ملقب فرماتے اتباع سنت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ساری زندگی ایسے حجام سے حلق تک نہیں کروایا جس نے کبھی کسی کی داڑھی مونڈی ہو یا خلاف سنت کاٹی ہو۔ ساری زندگی کبھی کوئی کام خلاف سنت نہیں کیا۔ حضرت حافظ الحدیث جب بریلی شریف تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ منڈی بہاؤالدین تک گیا (یہ بات آپ کا حجام احمد دین نائی بیان کرتا ہے) آپ فرمانے لگے احمد دین تم اب سنت رسول اللہ کے قاتل مت بنو، لوگوں کی داڑھی مت مونڈو، میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ گھر آکر اپنے والد صاحب سے کہا کہ حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق اب میں کسی کی داڑھی نہیں مونڈوں گا لیکن لوگوں نے مجھے تنگ کرلیا کہ تمہارا والد بوڑھا آدمی ہے تم جوان ہو والد کماتا ہے تم کھاتے ہو، میں نے حضرت صاحب کو خط لکھا حضرت صاحب نے فرمایا احمد دین جدھر ہم جائیں گے ادھر تم

جاتا لیکن تم کسی کی داڑھی نہیں مونڈو گے جب سے حضرت صاحب نے مجھے منع
فرمایا ہے میں نے خلاف سنت کبھی کسی کی داڑھی نہیں کاٹی، ایک دفعہ باقری
چھانہ کے ایک لڑکے نے مجھے کہا کہ میرا مہمان ہے اس کی داڑھی بناؤ میں نے
کہ میں نہیں بناؤں گا اس نے مجھے گالیاں دیں میں نے حضرت صاحب کی
خدمت میں عرض کی آپ کا رنگ زرد ہو گیا آپ نے اسی دن اس کے والد کو بلا
کر کہا کہ یہ ہمارا نائی ہے اس نے حضرت صاحب سے اور مجھ سے معافی مانگی
اور آئندہ مجھے کسی نے داڑھی بنانے کے لئے نہیں کہا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ
حضرت صاحب کا نائی ہے۔

## اقامت دین واشاعت دین

یہ باتیں حضرت پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حافظ الحدیث کانفرنس
گجرات شہر میں ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا مجھے حضرت حافظ الحدیث سے
تین نسبتیں ہیں ایک میں ان کا بیٹا ہوں دوسرا ان کا شاگرد ہوں تیسرا ان کا مرید
ہوں ان تینوں نسبتوں سے میں نے بہت کچھ دیکھا ہے آپ کی زیارت کی ہے
اور آپ کی زندگی کے معمولات کا بغور مشاہدہ کیا۔ حضرت حافظ الحدیث کو اللہ
تعالیٰ نے عظیم استقامت عطا فرمائی تھی انہوں نے تمام زندگی نبی کریم ﷺ کی
شریعت اور دین اسلام کی خدمت کی اور اس میں مشکل سے مشکل مرحلہ پیش آیا
اس کی طرف آپ نے کبھی توجہ نہیں کی انتہائی مشکلات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ
کیا۔ ایک دور دراز گاؤں کے ماحول میں انہوں نے درس وتدریس کے ذریعے
دین اسلام کے خادم علماء پیدا کئے، ان کی دینی تعلیم وتربیت کی اور بڑی استقامت
کے ساتھ بڑے مشکل حالات میں انہوں نے دارالعلوم کا کام کیا، آپ ایک ہی
وقت میں دارالعلوم کے مفتی، شرعی قاضی، مدرس، مسجد کے امام وخطیب بھی تھے

میں عرصہ اٹھائیس سال دیکھتا رہا ہوں کہ آپ اکیلے ان تمام امور کو بڑی خندہ پیشانی سے نبھاتے رہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کسی شخص کا ذاتی کمال نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور توفیق ہے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت کے لئے منتخب کرنا ہوتا ہے ان کے کاموں میں اسی طرح برکت عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ الحدیث سے دین کا کام لیا اور ان کے کام میں اتنی برکت دی کہ چوبیس گھنٹے ایک معیار ہے ہر ایک کے پاس اتنا ہی وقت ہوتا ہے میں نے آپ کا کوئی ٹائم ٹیبل یا سیکرٹری نہیں دیکھا جو آپ کو ترغیب دلاتا ہو کہ اس وقت یہ کام کرنا ہے اس وقت یہ کام لیکن آپ تمام امور وقت مقررہ پر سرانجام دیتے اپنے اپنے وقت پر مطالعہ تدریس دارالافتاء کا کام فیصلہ واعظ و ارشاد، تبلیغ و اصلاح طالبان طریقت کا کام، ان کا حال احوال معلوم کرنا۔ ان تمام امور کے ساتھ ساتھ ساری رات عبادات ریاضت کے معمولات میں ذرہ بھر بھی فرق آتے نہیں دیکھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی عمر میں اتنی برکت عطا فرمائی تقریباً چوالیس سال کا عرصہ انہوں نے ہر کام سے بڑھ کر جو کام سرانجام دیا وہ اقامت دین اور اشاعت دین کا کام ہے۔ یہی وجہ ہے جس شخص میں جو اصل خوبی ہوتی ہے وہ اس سے پہچانا جاتا ہے اگر ایک آدمی اچھی تقریر کرتا ہے تو اس کے دل میں یہ خواہش ہو کہ میں مدرس کی حیثیت سے پہچانا جاؤں ایسا نہیں ہوگا خطیب ہے تو خطیب ہی سمجھا جائے گا مدرس ہے تو مدرس ہی سمجھا جائے گا اگر کوئی اچھا لکھتا ہے تو اس کا یہی تعارف ہے اور یہی اس کی پہچان ہے لیکن حضرت حافظ الحدیث کی پہچان اسلام ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے شاگرد مریدین وہ جہاں بھی ہیں انہوں نے دینی ادارے قائم کر رکھے ہیں الحمد اللہ اس وقت حضرت حافظ الحدیث کا فیضان پوری دنیا میں ہے آپ کے فیض

یافتہ علماء دنیا کی ہر ملک میں موجود ہے اور دین اسلام کی خدمت کا کام سرانجام دے رہے ہیں جنہوں نے آپ سے پڑھا ہے، الحمدللہ مضبوط علماء ہیں اور قرآن و حدیث پر اچھی نظر رکھتے ہیں علمی رسوخ و ثوق ان کو حاصل ہے حضرت حافظ الحدیث کی اس بارے یہ سوچ تھی کہ ہم سے پڑھ کر کسی میں درست الفاظ کے ساتھ اذان پڑھ لینے کی صلاحیت پیدا ہو جائے تو ہم کامیاب ہیں۔ صرف یہ نقطہ نظر نہیں تھا کہ بڑے بڑے جمال علم پیدا ہو جائیں فرماتے تھے کہ ہم سب کچھ پڑھانے کے لئے بیٹھے ہیں ہم تو حدیث پاک تفسیر ادب، فقہ، معانی، مناظرہ، میراث، صرف ونحو سولہ فنون پڑھاتے ہیں لیکن آنے والے کے مقدر میں رب تعالیٰ نے جو رکھا ہے اس کی خدمت کے لئے ہم موجود ہیں۔

حضرت قاری محمد عرفان شاہ صاحب نے فرمایا کہ جس علاقہ میں حضرت حافظ الحدیث نے کام شروع کیا وہ گوندل بار کا سخت ترین علاقہ ہے ایسا علاقہ نہیں کہ لوگ نرم دل اور پڑھے لکھے ہوں اور علماء سے محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت کرتا ہے اس کے لئے مشکل ماحول بناتا ہے۔ ایک ہمارے امام صاحب ایسے ہی علاقہ میں تھے آئے اور حضرت صاحب سے عرض کرنے لگے کہ یا حضرت جہاں آپ نے مجھے بھیجا ہے بڑے تلخے شیطان ان پڑھ اور جاہل لوگ ہیں میں تو ان سے تنگ آ گیا ہوں حتیٰ کہ مجھے ان لوگوں کی امامت سے ہی نفرت ہو گئی ہے۔ حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا پہلے تو کلمہ پڑھو تم نے امامت سے نفرت کا اظہار کیا ہے انہوں نے کلمہ پڑھا تو حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا تم کو معلوم ہے امامت کس کا منصب ہے حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا کہ ایک عالم دین کی وہاں ہی ضرورت ہو گی جہاں لوگ ان پڑھ جاہل اور دین سے دور ہو نگے، جہاں لوگ پہلے ہی فرشتے ہو نگے۔ ہاں تم جیسے عالم

دین کی کیا ضرورت ہوگی۔

حضرت قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے ڈھوک چوہدری افشاں کالونی راولپنڈی میں جلسہ دستار فضیلت کے دوران بتائیں کہ دارالعلوم قائم کرنا جہالت کے خلاف جہاد ہے اور اقامت دین اور اشاعت دین کے لئے معروف بہ عمل ہونا ہے۔ حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب نے جب یہ مدرسہ قائم کیا مجھے معلوم ہے اس وقت یہ علاقہ آباد نہیں تھا۔ یہ جگہ بالکل خالی تھی یہاں ٹینٹ لگا کہ مولانا صاحب نے کام شروع کیا جس دن سنگ بنیاد رکھنے کے لئے حضرت حافظ الحدیث تشریف لائے آپکو درد گردہ کا عارضہ شدید لاحق تھا آپ کو الٹیاں بھی لگ رہی تھی شدید درد سے سلوٹیں بھی کھا رہے تھے میں نے عرض کی کہ ابا جی آپ نہ جائیں اتنی تکلیف ہے میں چلا جاتا ہوں آپ فرمانے لگے جہاں دین کی خدمت کا کوئی بھی کام ہو مجھے جانا چاہیے۔ آپ تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ تھا میں نے تقریر کی اور آپ نے شدید تکلیف میں اس مدرسہ کی بنیاد رکھی الحمدللہ آج اس جامعہ کی بڑی خوبصورت عمارت بن گئی ہے۔ اور یہ دین اسلام کی اشاعت میں پیش پیش ہے۔

یہ بات حضرت قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے، حضرت حافظ الحدیث کانفرنس گجرات میں ارشاد فرمائی۔ کہ میرے استاد محترم جسٹس مفتی سید شجاعت علی قادری صاحب ایک دفعہ فرمانے لگے کہ آپ کے والد حضرت حافظ الحدیث اس قسم کے بزرگ عالم دین ہیں کہ پاکستان کا کوئی عالم اگر بظاہر بھکھی شریف حاضر ہو کر آپ کے حلقہ تدریس میں داخل نہیں ہوا وہ بھی آپ کے شاگردوں میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کیسے آپ فرمانے لگے کہ میں نے سوچا کہ میں نے نہ بھکھی شریف گاؤں دیکھا ہے نہ آپ کے پاس جا کے پڑھا ہے

کیا میں بھی آپ کا شاگرد ہوں تو مجھے سمجھ آئی کہ صرف کی ایک کتاب میں نے مولانا غلام رسول نوری صاحب سے پڑھی ہے جو کہ حضرت حافظ الحدیث کے شاگرد ہیں اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ میں بھی بالواسطہ حضرت حافظ الحدیث کا شاگرد ہوں استاد محترم فرمانے لگے کہ چند شخصیات ایسی ہیں جن کی شاگردی سے کوئی عالم دین نہیں بچا۔ جنہوں نے دین اسلام کی اتنی زیادہ اشاعت و تبلیغ اور اقامت دین کا کام اتنا زیادہ کیا ان میں ایک حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا نام اور فیضان قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔

یہ بات قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حضرت حافظ الحدیث کانفرنس گجرات میں ارشاد فرمائی کہ حضرت حافظ الحدیث نے دارالعلوم کے طلباء پر نماز تہجد کے لئے سختی نہیں فرمائی بلکہ اکثر طلباء کو نماز تہجد سے منع فرماتے کیوں کہ نماز تہجد تو نفل عبادت ہے علم دین پڑھنے کے لئے جو حاضر ہو جائے اس کے لئے علم دین پڑھنا فرض عین ہے جو گھروں میں بیٹھے ہیں ان کے لئے علم دین حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اگر کوئی فرض کو چھوڑ کر نفل کے پیچھے ہو جائے تو اس کو نوافل کا ثواب زیادہ تو نہیں ملے گا آپ فرماتے اگر آپ نماز تہجد کی جگہ دین کی کتب کا مطالعہ کریں تو آپ کو فرض کا ثواب ملے گا بلکہ ایک دفعہ کوئی عرس شریف ہو رہا تھا مدرسہ کے طلباء نے عرس شریف میں شرکت کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا عرس میں جانا تو مستحب ہے جب کہ تم جو کام کر رہے ہو یہ فرض ہے جب تک تم دین اسلام پڑھ رہے ہو اور کوئی کام نہ کرو اپنی ساری توانائی اور صلاحتیں کتابوں ۔کے لئے وقف کر دو تا کہ تم اقامت دین اور اشاعت دین کے کام کے لئے آپ کو خوب تیار کر سکو یہی میرا اور میرے شیخ کامل حضرت پیر سید نور الحسن شاہ صاحب قبلہ عالم کا مشن ہے۔

یہ بات حضرت قاری پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب نے جامعہ جلالیہ کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں خطاب کرتے ہوئے بیان فرمائی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچے ڈاکٹر، انجینئر، جنرل وغیرہ بنیں، عام لوگوں کی ہی نہیں آجکل مشائخ علماء کی بھی یہی خواہش ہے۔ یہ ان کی خواہش ہوتی ہے جن کے دل میں دین اسلام کی سچی محبت نہ ہو اور ایک سچا مومن یہی چاہتا ہے کہ میرا بچہ عالم دین اور حافظ قرآن بن جائے ایک دور کی بات ہے کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت حافظ الحدیث سے حفظ قرآن کے بعد ضد کی کہ میں اب کتابیں نہیں پڑھوں گا بلکہ سکول میں پڑھنا چاہتا ہوں بڑی ضد اور بغاوت کے بعد گھر سے سحری کے وقت سردیوں کے موسم میں بھاگ گیا کچھ عرصہ کے بعد میرے خالو مجھے واپس گھر لائے اور قبلہ والد گرامی سے عرض کرنے لگے کہ آپ اسے معاف کر دیں یہ کوئی غلط بات تو نہیں کہتا یہی کہتا ہے کہ میں سکول پڑھوں گا آپ اسے سکول میں داخل کروا دیں وہ بچے بھی تو ہیں جو سکول میں بھی نہیں پڑھتے۔

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کیا اس کے ذہن میں یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کی پہلی سیڑھی ماں باپ کو خوش کرنا ہے میں نے عرض کیا حضور مجھے علم ہے تو حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا یہ فرماتے ہوئے آپ کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے کیا تو یہ چاہتا ہے کہ مجھے راضی کرے تو میں نے عرض کی کہ جی ہاں میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے راضی رہیں۔ تو حضرت حافظ الحدیث نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم تم سکول میں پڑھ کر ڈپٹی کمشنر، ایس پی، جنرل، ڈاکٹر یا انجینئر دیگر کئی عہدوں کے نام لے کر فرمایا تم یہ بن جاؤ میں جلال الدین شاہ تم پر مرتے دم راضی نہیں ہونگا اور اگر تم

دین اسلام پڑھو بلکہ دین اسلام کے پڑھنے کا بھی نہیں فرمایا بلکہ مسجد میں پانچ وقت کی اذان دیا کرو اتنا ہی سیکھ لو میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں مرتے دم تم پر راضی جاؤں گا مبلغ عالم مفتی شیخ الحدیث حافظ قرآن ہونا دور کی بات ہے اگر دین اسلام سیکھ کر اگر تم اشاعت دین اور اقامت دین کے لئے کوشش کرو گے تو میری روح بھی خوش ہوگی یہی میری تم سب سے طلب ہے۔

## عقیدہ اور اعتقاد کی اتباع

یہ بات حضرت قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حضرت حافظ الحدیث، کانفرنس گجرات میں ارشاد فرمائی کہ حضرت حافظ الحدیث نے ہر مسئلے میں قرآن وسنت اور اپنے بزرگوں کے مسلک کے مطابق کام کیا ہے اور رائے پیش کرنے کے بعد فتاوی اور عقائد میں نہایت استقامت کے ساتھ آپ نے ان تشریحات کی پابندی فرمائی جو اکابر اہلسنت نے فرمائی۔ اور حضرت حافظ الحدیث اکثر اپنے شاگردوں کو تلقین فرماتے کہ اپنے مدرسوں میں واضح مقام پر ایک پتھر یا پٹی لکھوا دیں جس پر لکھا ہو کہ اس جامعہ کی انتظامیہ مدرسین اور عملہ جو ہوگا وہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، اور حضرت مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی کی تشریحات کا پابند ہوگا۔

حضرت حافظ الحدیث نے ہمیشہ عقیدہ اور اعتقاد کے اندر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی اتباع کی ہے میں ایک بات عرض کروں کہ بہت سے سیدوں اور مولویوں کو ایک وقت پیش آ جاتی ہے کہ فاطمی اور ہاشمی سید ہونے کی وجہ سے کہ مسلم شریف میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا کی بڑی سے بڑی خوشی سے بھی زیادہ خوشی ہوتی کہ اگر چچا ابو طالب کلمہ پڑھ لیتے مگر ابو طالب نے کلمہ نہیں پڑھا، حضرت امام احمد رضا کی تشریح ہے کہ ابو

طالب نے کلمہ نہیں پڑھا، اس موضوع پر آپ نے کتاب بھی لکھی ہے اور احادیث میں اس بات کا حوالہ موجود ہے یہ کتاب حضرت حافظ الحدیث کے پاس لائی گئی کہ آپ اس کتاب کی تصدیق کرتے ہیں مخالفت کیونکہ لوگ آپ کو سمجھتے تھے کہ سید فاطمی اور ہاشمی ہیں اس لئے آپ اس کتاب کی مخالفت کریں گے تو حافظ الحدیث صرف دو ہی لفظ لکھ کر بات ہی ختم کر دی کہ فقیر عقائد کے مسئلے میں بلا قیل وقال مولانا احمد رضا خاں کی پیروی کرتا ہے، رسائل رضویہ مطبوعہ مکتبہ حامدیہ۔

## سماجی خدمت

یہ بات حضرت قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حضرت حافظ الحدیث کانفرنس گجرات میں ارشاد فرمائی کہ آج کل اکثر لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ علماء کرام سماجی خدمت کیا کرتے ہیں سماجی خدمت یہ ہے کہ کوئی ادارہ بنا دیا جہاں لوگ کام کریں یا کوئی بلڈ بنک بنا دیا تا کہ بوقت ضرورت اگر کسی کو خون کی ضرورت ہے تو وہ مہیا کر دیا، وغیرہ پچھلے دنوں انگلینڈ میں جنگ فورم میں انہوں نے علمائے کرام کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ آپ سوشل ویلفیئر کا کام کرتے ہیں کیونکہ آپ لوگ تو این جی اوز کے تو خلاف ہیں کوئی بھی دیوبندی مولوی جواب نہ دے سکا، مجھ سے بھی فاروق قیصر نے سوال کیا تو میں نے کہا جتنا سوشل ویلفیئر کا کام ہم کرتے ہیں اتنا کوئی بھی نہیں کرتا، میں نے کہا کہ میرے والد ماجد نے ایک مدرسہ بنایا ہے جس میں انہوں نے کم از کم دس ہزار علماء کو پڑھایا ہے ان دس ہزار لوگوں میں سے نو ہزار کو پڑھنے سے پہلے معاشرے میں کوئی جانتا نہیں تھا۔ ان میں سے اکثر غریب گھرانوں کے پسے ہوئے لوگ تھے جن کو دو وقت کی روٹی بھی نصیب نہیں تھی۔ معاشرے میں عام لوگ ان کو نیچ سمجھتے تھے میں نے کہا کہ میرے والد حضرت حافظ الحدیث نے ایسے نو ہزار بچوں کو تعلیم

سے آراستہ کر کے معاشرے میں وہ مقام دیا ہے کہ آج وہ معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں یہ سوشل ویلفیئر ہے کہ نہیں۔

## کیکر یونیورسٹی

یہ بات قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حضرت حافظ الحدیث کانفرنس گجرات خطاب کے دوران بتائی کہ حضرت حافظ الحدیث کیکر کے درخت کے نیچے پڑھاتے رہے ہیں اس کیکر کی اپنی تاریخ ہے وہ ایک با برکت اور نسبت والا کیکر تھا جس کے نیچے کئی مفتی حضرات مفکر اسلام، مبلغ، شیخ الحدیث، دین اسلام کے پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کئی مدرسین اس کیکر یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں اس تاریخی کیکر کے نیچے پڑھانے والوں میں شیخ الحدیث حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب حضرت حافظ الحدیث مولانا سید محمد جلال الدین شاہ صاحب، حضرت مولانا محمد نواز صاحب، شامل ہیں اور اس کیکر کو مسجد شریف کی توسیع کے وقت گرانا پڑھا، اس کیکر یونیورسٹی کے استاد مکرم جناب حافظ نذیر احمد صاحب جلالی حضرت علامہ استاد محترم حافظ کریم بخش صاحب جلالی، حضرت علامہ ول محمد صاحب نقشبندی جلالی خطیب راجوری جموں کشمیر بھارت، مولانا برکت علی جلالی بلوچستان، استاذ العلماء مولانا حافظ ظہور احمد کدھر شریف مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب خطیب بری امام، اسلام آباد، دین اسلام کی بڑی بڑی بہاریں ہیں فارغ ہیں۔

## چندہ کے متعلق آپ کا ارشاد

یہ بات قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حضرت حافظ الحدیث کانفرنس میں ارشاد فرمائی کہ حضرت حافظ الحدیث کے کاموں میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت

رکھی ہمارے علاقہ میں کوئی بڑا زمیندار مل اونر کارخانہ کا مالک یا کوئی بڑا تاجر یا
صنعتکار نہیں جس کو کسی جلسہ وغیرہ کا مہمان خصوصی بنا کر کہا جائے کہ جامعہ کے
لئے کمرہ لائبریری کے لئے کتب یا کوئی اور چیز بنوا دو ہمیں ۱۹۴۱ء سے لیکر آج
تک کوئی ایسا آدمی ملا ہی نہیں ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے
علماء کرام بہت دور دور تک دین اسلام کی خدمت کر رہے ہیں ان میں سے کسی
نہ کسی کو کہہ کر کوئی شیخ مل اونر یا کوئی کارخانہ دار آدمی بلاتے ہیں جلسہ دستار
فضیلت میں اور اسے کہہ کر جامعہ کے لئے کمروں وغیرہ بندو بست کرتے ہیں
جب میں نے یہ عرض کیا تو فرمانے لگے قاری حضرت مجدد الف ثانی نے مکتوبات
شریف میں فلاں جگہ چندے کے بارے میں بارشاد فرمایا ہے وہ پڑھ لو، حضرت
حافظ الحدیث نے فرمایا کہ مجدد پاک فرماتے ہیں دین اسلام کی خدمت کرنے
والوں کو مخاطب کرتے ہوئے۔ عزیزو اگر دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کا کام کرنا
ہے تو ایسے لوگوں سے مت ملو جو تمہیں بھاری رقم چندے کی مد میں دیکر تمہاری
ہمت خرید لیں اور تمہارے کام پر اپنا احسان کریں اور تمہارے اوپر رعب ڈالتے
ہوئے تمہارے کام کرنے کے جذبے کو کمزور کر دیں۔ ان کے اس کام سے بے
برکتی ہوگی۔ عام لوگوں سے سوال کرو چاہے وہ ایک ایک پائی یا ایک ایک پیسہ
دیں وہ بے منت ہوگا اس میں لاکھوں کی برکت ہوگی حضرت حافظ الحدیث
فرماتے تھے کہ اگر ایک آدمی کسی مدرسے یا مسجد کے لئے ایک لاکھ روپیہ بطور
چندہ دیتا ہے تو پتہ نہیں وہ کیسے روپے ہوں حلال و طیب روپے ہوں گے یا حرام
کمائی سے۔ اگر کوئی ایک روپیہ دیتا ہے تو وہ یقیناً حلال کمائی سے ہوگا، حلال و
طیب کمائی سے روپے ہونگے تو ہر طرح کی برکت ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ
حضرت حافظ الحدیث ہر وقت چندہ ہی چندہ نہیں کرتے تھے بلکہ اس کے متعلق

بھی بزرگوں نے جو ارشادات فرمائے ہیں ان کے مطابق ہی کام کرتے تھے۔
حضرت حافظ الحدیث کا ایک اور ارشاد حلال وطیب روزی کے متعلق پڑھ لیں اور اپنے ایمانوں کو تازہ فرمائیں۔ یہ بات پیر طریقت جانشین حضرت حافظ الحدیث سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب نے پنڈی سلطان پور میں جلسہ دستار فضیلت میں خطاب کے دوران ارشاد فرمائی کہ میں چھوٹا تھا اور حضرت حافظ الحدیث کے ساتھ لاہور گیا خواجہ محمد معصوم شاہ صاحب چک سادہ شریف والے نوری کتب خانے کے مالک ان کے ہاں حضرت صاحب تشریف فرما ہوئے تو باتوں کے دوران وہ شکایت بھرے انداز میں فرمانے لگے شاہ صاحب حضرت داتا گنج بخش کے قریب مدرسہ ہے جہاں مفتی اعجاز ولی صاحب پڑھاتے ہیں بچوں کی تعداد پچاس ساٹھ کے قریب ہے لیکن بچے بڑے بدتمیز اکھڑ استاد صاحب کا بھی احترام نہیں کرتے نماز کی بھی پابندی نہیں کرتے درسگاہ میں بھاگنا شروع کر دیتے ہیں اور چھپ چھپا کر سینما بھی دیکھ آتے ہیں۔ حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے کہ شاہ صاحب آپ ان بچوں کو کھانا کہاں سے دیتے ہیں تو وہ فرمانے لگے کہ ان بچوں کو کچھ پیسے دے دیتے ہیں یہ خود کھانا کھا لیتے ہیں اور شام کا کھانا چوہدری عید محمد کے گھر سے آتا ہے چوہدری عید محمد داتا صاحب کے پرانے مجاوروں میں سے تھے اور لاہور شہر میں سات آٹھ سینموں کے مالک بھی تھے اور سینما ایسوسی ایشن کے صدر بھی تھے اور ایوب خان کی مغربی پاکستان کی اسمبلی کے ممبر بھی تھے۔ حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے شاہ صاحب پہلے ان بچوں کے کھانے کا حلال طیب روزی میں سے بندوبست کریں پھر ان سے توقع رکھ سکتے ہیں کہ یہ آپ کی امیدوں پر پورے اتریں گے اگر ان کا کھانا چوہدری عید محمد کے گھر سے آئے گا تو آپ کیسے ان سے استاد کے احترام، نماز کی پابندی

کی امید رکھ سکتے ہیں پھر تو انہوں نے سینما بھی دیکھنا ہے۔ حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا پہلے حلال پاک اور طیب روزی کا بندوبست کریں پھر ان کے لئے دعا کی بھی ضرورت نہیں ہوگی یہ خود بخود نماز وغیرہ کی طرف دھیان دیں گے۔ ان شاء اللہ۔

## تعمیر مسجد

یہ بات حضرت قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب نے حافظ الحدیث کانفرنس گجرات میں ارشاد فرمائی کہ ایک دفعہ ایک صاحب حضرت حافظ الحدیث کے پاس آئے میں بھی پاس بیٹھا ہوا تھا وہ صاحب عرض کرنے لگے کہ شاہ جی مدرسہ کی توسیع ہوگئی ماشاء اللہ بڑی خوبصورت عمارت بن گئی ہے۔ لیکن مسجد کی عمارت خوبصورت نہیں پرانی مسجد تھی۔ حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے فکر نہ کرو مسجد بڑی خوبصورت بنے گی پہلے نمازی ہو جائیں کیونکہ اس وقت مسجد کے قریب محلہ ابھی آباد نہیں ہوا تھا آپ فرمانے لگے کہ پہلے مسجد کے ارد گرد لوگ آباد کر رہے ہیں جب یہ آباد ہو جائیں پھر مسجد بنائیں گے الحمدللہ آپ کی دعاؤں سے سب لوگ نمازی اور داڑھیوں والے اس محلے میں آباد ہیں۔ وصال شریف سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے کہ مجھے کندھے سے پکڑ کر فرمایا۔ ایہہ بابا خان کی آہدا، میں نے عرض کیا مسجد کے بارے میں کوئی بات کہتا ہے۔ حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے میرے حضرت کرمانوالے فرمایا کرتے تھے کہ ہماری مسجد بنے گی تے بٹھنڈے توڑی بنے گی۔ حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے کہ بابا خان کہندا اے مسجد نہیں بنی ساڈی وی مسجد بنے گی تے بٹھنڈے توڑی بنے گی تیسری دفعہ میرا بازو دبا کے فرمانے لگے قاری مسجد بنے گی کے نہیں بنے گی میں نے عرض کی حضور آپ فرماتے ہیں تو ضرور بنے گی الحمدللہ مسجد پر

اس وقت تک پچاس لاکھ روپے اوپر رقم لگ چکی ہے جب یہ مسجد مکمل ہوگئی تو پورے علاقہ کی مثالی مسجد ہوگی۔

## حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات

حضرت حافظ الحدیث نے ساری زندگی سنن و مستحبات تک کی پابندی فرمائی ہے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ سر کے بالوں کے بکھرنے کا اندیشہ ہو تو آدمی مسح سر میں آگے سے پیچھے کی طرف ہاتھ لے جائے یہ ہی کافی ہے مگر آپ نے پوری زندگی مسح سر میں استقبال راس و استدبار راس کو اپنا معمول بنایا، آپ نے پوری زندگی کبھی صرف پگڑی یا صرف ٹوپی سے نماز نہیں پڑھائی بلکہ ٹوپی پر پگڑی باندھی رخصت کو نہیں اپنایا بلکہ عزیمت پر عمل فرمایا اور اسی کی تلقین فرمائی دیگر بزرگ آرام کے وقت آرام مطالعہ کے وقت مطالعہ مگر آپ کا طریقہ نرالہ تھا صبح تہجد کے وقت بیدار ہوتے، کسی کو تکلیف دیئے بغیر خود وضو فرماتے، مصلے پر تشریف لاتے نماز تہجد میں پانچ پارے تلاوت معمول تھا، نماز تہجد ادا فرمانے کے بعد دیگر وظائف ادا فرماتے نماز فجر خود پڑھاتے، بعد میں کھجور کی گھٹلیوں پر درود شریف پڑھتے نماز اشراق ادا کرتے گھر تشریف لا کر ناشتہ فرماتے پھر مطالعہ فرماتے اس کے بعد مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوتے پھر فیصلہ والے اور فتاوی کے لئے دور دراز سے آئے ہوئے لوگ حاضر خدمت ہو کے معروضات پیش کرتے مہمانوں سے ملاقات فرماتے اتنے میں ظہر کا وقت ہو جاتا کبھی چند لمحے آرام کے ملتے اور کبھی نہ ملتے، اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھاتے اور دوبارہ ملتے مہمانوں سے ملاقات فرماتے، اس طرح سارا دن درس تدریس تبلیغ و افتاء میں گزر جاتا نماز مغرب کے بعد نماز اوابین و دیگر وظائف سے فارغ ہو کر کھانا تناول فرماتے پھر باہر تشریف لے آتے حالات مشائخ اقوال بزرگان دین اور

سیرت طیبہ پر رات گئے تک گفتگو ہوتی رہتی حضرت سرکار قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اور محدث اعظم پاکستان کا ذکر خیر جب بھی ہوتا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے دیر تک رقت آمیز منظر رہتا اور نماز عشاء دیر سے ادا فرماتے۔

## حضرت حافظ الحدیث کی مرغوبات

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن پاک کی تلاوت نماز تہجد میں سب سے زیادہ پسند تھی۔ درس حدیث شریف لباس میں سفید قمیض، سفید تہبند، سر پر پانچ کلی ٹوپی، دستار مبارک۔ گلے میں نیلی لائنوں والا پٹکا، سردیوں میں واسکٹ اور ملتانی سادی جوتی پسند فرماتے۔ پانچ کلی ٹوپی کے متعلق لفظ وصیت تو نہ فرماتے لیکن کہتے کہ پانچ کلی ٹوپی مجھے اتنی پسند ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ کفن کے ساتھ بھی پہنوں۔ آپ تقریبات میں ٹوپی کے اوپر دستار مبارک باندھتے لیکن گھر میں ٹوپی کے اوپر چھوٹا رومال باندھ لیتے کبھی نیلی لائنوں والا پٹکا گلے میں ڈالتے اور سفید رومال سے پگڑی باندھتے اور کبھی نیلی لائنوں والا پٹکا سر پر باندھ لیتے اور سفید رومال گلے میں ڈال لیتے کھانے میں نمکین چیزیں پسند فرماتے میٹھی چیز کو شوق سے تناول نہیں فرماتے تھے۔

خوشبو میں کستوری پسند فرماتے۔ لیکن کسی خوشبو کا خاص اہتمام نہیں فرماتے تھے کہ یہ خوشبو لاؤ جو بھی مل جائے اسے ہی استعمال فرماتے۔

آپ کو نسوار بھی پسند تھی ناک میں ڈالنے والی، ظہر اور عشاء کی نماز کے وقت بابا احمد دین نائی حضرت صاحب کو نسوار پیش کرتا۔ آپ وہ استعمال فرماتے لیکن خود اہتمام نہیں کرتے تھے اور کبھی کبھی مولانا محمد اشرف رکن شہر والے ایک نسوار پشاور سے منگواتے تھے اس میں سے خوشبو آتی تھی آپ مولانا سے کہہ کر وہ نسوار استعمال کرتے۔

## نکاح

حضرت حافظ الحدیث کا رشتہ مرشد کامل قبلہ عالم پیر سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خاص مرید مولانا محمد سعید مانگٹ شریف کے ہاں خود ہی طے کیا۔ اور حضرت حافظ الحدیث کی بارات بھکھی شریف سے گھوڑیوں اور تانگوں پہ مانگٹ شریف پہنچی۔ کیا سج دھج ہوگی۔ بارات کی کیونکہ اس بارات کا دولہا وہ دولہا تھا جسے ایک دفعہ بریلی شریف میں علم و حکمت کا دولہا بنایا گیا تھا اب پھر اسی محبت و شفقت سے بھکھی شریف سے شاگرد بنا کر اپنی قیادت میں محدث اعظم پاکستان مانگٹ شریف لے کر گئے۔ اس شاگر اور مرید کے مقدر کتنے بلند ہوں گے جس کے استاد اور پیر اس کی شادی میں موجود ہوں۔ پھر بارات میں محدثِ اعظم مولانا سردار احمد صاحب جیسے ولی کامل شامل ہوں اس بارات پر رب کریم کی رحمت نہ برستی ہوگی۔ نکاح کا خطبہ حضرت محدث اعظم پاکستان نے ارشاد فرمایا۔

حضرت مائی صاحبہ نے حضرت حافظ الحدیث کو ہر مسئلہ سے چھٹکارا دلوا دیا۔ طلباء کی خدمت ان کے لیے کھانا پکانا۔ دیگر تمام امور حضرت مائی صاحبہ نے اپنے ذمہ لے لیے گاؤں کی ان پڑھ بچیوں کو قرآن پاک کی تعلیم سے آراستہ فرماتی۔ کئی لوگ بتاتے ہیں کہ طالب علم بیمار ہو جاتا اور کہتا کہ حکیم یا ڈاکٹر نے یہ غذا کھانے کو کہا ہے تو حضرت مائی صاحبہ اسی وقت وہ کھانا تیار کر کے دیتیں۔ دین اسلام کے طالب علموں کی جتنی خدمت حضرت مائی صاحبہ نے فرمائی کم عورتوں کے حصہ میں آتی ہے بابا احمد دین نائی صاحب کی بیگم بیان کرتی ہیں کہ طالب علموں کا کھانا تیار کرتے ہوئے کبھی کبھی ہم غصہ میں آ جاتی لیکن حضرت مائی صاحبہ کو کبھی بھی غصہ نہ آتا بلکہ آپ اپنے ہاتھ سے کام کر کے خوش ہوتی تھیں

گاؤں کی غریب اور نادار عورتوں کی ضرورتوں کو پورا کرنا اور ان کی تسلی وتشفی کا بندوبست کرنا، مہمانوں کے قیام و طعام کا بندوبست فرمانا، خانگی مسائل کا حل سب مسائل سے حضرت حافظ الحدیث کو آزاد کر کے دین اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا۔

## مقام تسلیم و رضا

حضرت حافظ الحدیث کے رفیق خاص مولانا محمد نواز صاحب (صاحبزادہ سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب بھی موجود تھے) کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ آپ کے ابا جی سید محمد مظہر قیوم ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے کہ مجھے خواب میں اشارہ ہوا کہ حضرت حافظ الحدیث کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے میں صبح صبح مدرسہ میں گیا آپ کا معمول تھا کہ مجھے پکارتے اور پوچھتے کیا حال ہے حسب معمول مجھے پکارا تو میں نے بے ساختہ شاہ صاحب کو مبارک باد دی شاہ صاحب دریافت فرمانے لگے کیسی مبارک میں نے عرض کی بچے کی مبارک قبول فرمائیں۔ شاہ صاحب ہنس کر فرمانے لگے مبارک کیسی ابھی بچہ ہوا ہی نہیں تو میں نے عرض کی مجھے اشارہ ہوا ہے آپ نے بہت خوشگوار طبیعت کے ساتھ فرمایا بات سن لی ہے مبارک باد اس وقت قبول کریں گے جب بچہ پیدا ہوگا۔ پھر سید مظہر قیوم شاہ صاحب پیدا ہوئے مجھے بلا کر فرمانے لگے آج آپ کی مبارک پوری ہوگئی ہے اس دن آپ واقعی ہی بڑے خوش تھے۔

مولانا استاد مکرم جناب نذیر احمد صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا آپ فرماتے ہیں کہ حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب چھٹی جماعت میں پڑھتے تھے کہ انہیں عرصے والا بخار ہو گیا غالباً انیس دن متواتر بخار رہا۔ حضرت مائی صاحبہ کو بخار اور حضرت حافظ الحدیث کو بھی شدید بخار ہو گیا آپ تو بہت صابر و

شاکر تھے آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی مہمان خانے کے سامنے چار پائیوں پر بیٹھ گئے کچھ مہمان تھے گاؤں کے بھی چند ایک آدمی موجود تھے مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ میں بھی موجود تھا اتنے میں بابا راجا مارتھ کا بھتیجا غلام علی مارتھ آیا اور حضرت حافظ الحدیث کی خدمت میں انتہائی پریشانی کی کیفیت میں عرض کرنے لگا کہ شاہ جی مجھے چاچے راجے نے بھیجا ہے کہتا ہے کہ آپ کی فلاں بھینس مرگئی ہے۔ آپ کے منہ سے بے ساختہ نکلا یا اللہ تیرا شکر ہے استاد نذیر صاحب فرماتے ہیں کہ اس موقع پر حضرت حافظ الحدیث نے پنجابی کا ایک شعر پڑھا جو میں نے پہلے کبھی نہ پڑھا تھا نہ کبھی سنا تھا آپ نے فرمایا تھا۔

جانو گھاٹا مالو گاٹا باہر نہ ہوئی واہی
رحمت رب دی ہون لگی رنج نہ ہویں بھائی ٭

اس کے بعد حضرت حافظ الحدیث نے غلام علی مارتھ سے کہا کہ مسجد پیچھے موچی ہیں ان سے کہہ کر بھیس کا چمڑا اتروا دو۔ یہ تو گھر سے باہر کا واقعہ ہے اور جو واقعہ گھر کے اندر پیش آیا وہ حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ دوپہر کے وقت گھر میں برآمدے کے اندر میں بخار کی کیفیت میں پڑا ہوا ہوں۔ ساتھ والی چارپائی پر والدہ صاحبہ سو رہی ہیں اور تیسری چارپائی پر حضرت حافظ الحدیث آرام فرما رہے ہیں۔ میرے بخار کا انیسواں دن ہے میری قسمت نے یاوری کی میں سو رہا تھا اور میری قسمت جاگ اٹھی، خواب میں تاجدار شرقپور شریف حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دیدار سے مشرف ہوا آپ نے اپنی شہادت کی انگلی میری پسلی میں ذرا سختی سے چھوئی اور فرمانے لگے کہ تمہارا بخار اتر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنا خاص فضل وکرم کیا ہے۔ شاہ صاحب سے کہو کہ پہلے فرصت میں شرقپور شریف حاضری دیں۔ اور آتے ہوئے

حضرت کیلیانوالہ شریف سے ہوتے ہوئے آئیں میں اس خواب کی لذت اور چاشنی سے اتنا مرعوب ہوا کہ میری آنکھوں میں آنسو آگئے میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ آنسو دیکھ کر والدہ صاحبہ فرمانے لگیں کہ کیا زیادہ تکلیف ہے آپ پریشانی کی کیفیت میں پوچھنے لگیں تو میں نے عرض کی کہ نہیں اور خواب کو یاد کرکے میں ہچکیوں کے ساتھ رونے لگا میرے رونے سے حضرت قبلہ ابا جی بیدار ہوگئے پوچھنے پر میں نے خواب عرض کیا تو فرمانے لگے کہ اس کی قمیض ہٹا کر دیکھو والدہ صاحبہ نے قمیض ہٹا کر دیکھا تو میری پسلی پر انگلی کا واضح نشان موجود تھا اور اسی وقت اسی دن میرا بخار اتر گیا میں اچھی طرح تندرست ہوگیا۔ والدہ صاحبہ والد صاحب بھی ٹھیک ہوگئے، آپ نے کبھی بھی چاہے جتنا نقصان ہو جائے زبان پر حرف شکایت نہیں لاتے تھے ہمیشہ رب کریم کا شکر ہی ادا فرماتے حضرت حافظ الحدیث پر مصیبتوں کے بڑے بڑے پہاڑ ٹوٹے ہیں لیکن آپ کی زبان مبارک پر کبھی بھی حرف شکایت تو کیا ہائے تک نہیں آیا۔ جب ڈاکٹر نے شوگر کی وجہ سے آپ کے پاؤں کا اپریشن کیا تو مولانا غلام رسول نوری رضوی انوار القرآن ملتان بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرا خیال تھا کہ آپ صحت مند ہو گئے ہونگے کیونکہ میں آپ کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا فرمانے لگے مولانا، حضرت پیر ومرشد حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جویں رکھے اونوے رہیے مونہوں کجھ نہ کہیے۔ یعنی جسے اللہ تعالیٰ رکھے اسی حال پر راضی برضاء رب رہنا چاہیے، صبر واستقامت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے، پس ایک عجب حال تھا زبان سے اس جملے کی تعریف ہو رہی تھی اور آنکھوں سے پانی بارش کی طرح برس رہا تھا۔ سبحان اللہ یہ ہے تسلیم ورضا کا مقام شوگر کے مریض ہیں چلنے پھرنے سے معذور ہوگئے ہیں لیکن زبان پر حرف شکایت بھی نہیں آیا اور رب کریم کی حمد

وثناء اور صبر وشکر کا اظہار ہو رہا ہے۔

## احترام شیخ وفیض شیخ

احترام شیخ ترقی کا قریب ترین ذریعہ ہے، جو انتہائی مشکل مجاہدوں اور ریاضتوں سے حل نہ ہو شیخ کامل کی خدمت واحترام سے وہ مشکل آناً فاناً حل ہو جاتی ہے حضرت حافظ الحدیث کی خدمت میں بیٹھنے والے جانتے ہیں کہ آپ احترام کے پیش نظر حضرت سراج السالکین قدس سرہ کا تذکرہ اسم گرامی لے کر نہیں فرماتے تھے بلکہ یوں فرماتے ہمارے حضرت صاحب قدس سرہ العزیز میرے حضرت صاحب قدس سرہ العزیز اکثر وبیشتر جب حضرت سرکار کیلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ ہوتا آپ فرط محبت کی وجہ سے آبدیدہ ہو جاتے ایسا بہت کم دیکھا گیا کہ اپنے شیخ کامل کا تذکرہ فرما رہے ہوں اور آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں بلکہ بعض دفعہ نوبت ہچکیوں تک آجاتی اور کئی دفعہ سلسلہ کلام رک جاتا۔

جب کوئی آدمی آپ کی دینی اور اصلاحی مساعی جمیلہ کا تذکرہ کرتا تو فورا فرماتے یہ سب میرے حضرت صاحب قدس سرہ کی نظر کرم ہے ورنہ مجھ جیسے کئی اس دنیا میں آئے اور چلے گئے۔

حضرت مولانا نذیر احمد جلالی صاحب سابق مدرس جامعہ بھکھی شریف فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ الحدیث اپنے شیخ کامل حضرت سرکار کیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھتے تو جھکے جھکے نظر آتے اور جب تک بیٹھے رہتے اپنے کندھے جھکائے رکھتے حالانکہ کندھے جھکا کر بیٹھنا انتہائی مشکل اور تکلیف دہ عمل ہے۔ اسکے باوجود آپ شیخ کامل حضرت سرکار کیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں اسی طرح بیٹھتے جب معاندین نے دربار شریف حضرت سرکار کیلوی رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری میں رکاوٹ ڈالی تو بندہ نے اپنی طرف سے پریشانی کا اظہار کیا ارشاد فرمایا ہم بحمد اللہ یہاں

بیٹھ کر ہی آپ کے فیض سے فیضیاب ہو رہے ہیں حضرت صاحب ہمیں اپنے فیض سے فیضیاب فرما رہے ہیں اور ایسا فیض دے رہے ہیں جو شاید ہی کسی کو نصیب ہوا ہو۔ فرمایا یہ ان کا کرم ہے ورنہ مجھ جیسے ہزاروں دنیا میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ ایک مجلس میں خاکسار (مولانا محمد اقبال صاحب سرائے عالمگیر) اور مفتی اصغر علی رضوی صاحب و دیگر احباب حاضر خدمت تھے حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا کہ میں آستانہ عالیہ سرکاری کیلوی رحمۃ اللہ علیہ پر آپکی حیات ظاہری کے آخری مہینوں میں حاضر ہوا پھر اجازت مانگی تو حضرت صاحب نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے پاس بیٹھنا چاہیے کیونکہ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے میں نے عرض کی کہ میں ابھی اس کا اہل نہیں ہوا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تم تو ویسے ہی ایسے کہتے رہتے ہو تم پر رب تعالیٰ کا بہت فضل و کرم ہے اس وقت تو مجھے احساس نہ ہوا اجازت لے کر واپس آیا طبیعت میں بہت بے چینی تھی اور بے حد افسوس ہوا کہ چند گھڑیاں اور بیٹھ جاتا تو مزید لطف و کرم فرماتے۔ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب چک بساوا بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں سخت بیمار ہوگیا کافی علاج معالجہ کیا لیکن صحت یاب نہ ہوسکا ایک رات شیخ المحد ثین حضرت حافظ الحدیث خواب میں تشریف لائے اور کمال شفقت سے تین باتوں کی تلقین فرمائی۔

لوہیانوالہ گاؤں جا کر حکیم اللہ دتہ سے دوائی لو۔
اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم کی محبت اپناؤ۔
بزرگوں کی مجلس اختیار کرو۔

بیدار ہوا ایک آدمی سے پتہ پوچھا کر گوجرانوالہ سے شمال کی طرف بائی پاس کے قریب لوہیانوالہ گاؤں ہے پہنچ کر حکیم اللہ دتہ کا پوچھا تو ایک شخص نے

بتایا کہ یہاں حکیم اللہ دتہ تو نہیں بلکہ ایک ڈاکٹر اللہ دتہ صاحب ہیں۔ چونکہ
خواب میں مجھے حکیم اللہ دتہ کے بارے میں فرمایا گیا تھا اس لئے مجھے یقین تھا
کہ یہاں حکیم اللہ دتہ ضرور ہوگا جب میں ڈاکٹر اللہ دتہ کی دکان کے قریب پہنچا
تو مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ فلاں جگہ پر آپ کو حکیم اللہ دتہ صاحب مل جائیں
گے حکیم صاحب کے گھر پہنچا تو وہ نہایت ہی سادہ طبیعت آدمی تھے ان سے
دوائی لی حضرت صاحب قبلہ کی توجہ کا صدقہ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی، بھکھی شریف
حاضر ہوا خواب بیان کی اور عرض کی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بزرگوں کی مجلس
اختیار کروں وہاں درپال چھٹہ میں تو کوئی بزرگ نہیں مجلس کس کی اختیار کروں
آپ نے فرمایا بزرگوں کی کتابیں پڑھا کرو آپ کے فرمان کی برکت سے بزرگان
دین کی کتابوں کے مطالعہ سے بندہ کو بڑی تسکین حاصل ہونے لگی۔

سید قاری محمد عرفان شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا یہ
منظر دیکھا ہے کہ حضرت حافظ الحدیث بظاہر بصارت سے محروم ہیں لیکن علم فلسفہ
اور علم منطق کی بڑی بڑی کتابیں خود پڑھاتے تھے، زوجۂ سلاسۂ قاضی حمد اللہ،
میرزاہد، ملا جلال، سب کتابیں انہوں نے بار بار پڑھائی ہیں علماء کرام اور مدارس
کے شیوخ الحدیث وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ جو مدرس ہوتا ہے وہ حاشیہ بھی
دیکھتا ہے کیوں کہ کبھی کوئی مشکل پڑ جائے یا کبھی کوئی طالب علم سوال کرے
تو مدرس کی نظر حاشیہ پر جائے گی جس کی ظاہری بینائی نہیں ہوگی وہ حاشیہ کیا
دیکھے گا آپ کے بڑے بڑے قابل شاگرد بتاتے ہیں کہ کبھی بھی کسی سوال پر
آپ خاموش نہیں ہوتے تھے اسی وقت اس سوال کا جواب دیتے نہ کبھی اٹکے نہ
کبھی رکے یہ اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق اور اپنے بزرگوں خصوصاً اپنے شیخ کامل
حضرت پیر سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خاص نظر کرم تھی جس کی وجہ سے علم

دین میں مہارت تامہ بھی آپ کو حاصل تھی اور ان سے اللہ تعالیٰ نے کام بھی بہت لیا یہ بھی ہوتا ہے کہ آدمی کے پاس علم تو بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن ان کا فیض جاری نہ ہو لیکن آپ کو آپ کے شیخ کامل حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

ہر کہ کارش از برائے حق بود
کار او پیوستہ بارونق بود

کہ شاہ جی جس کا کام اللہ کے لئے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بارونق بنا دیتا ہے، حضرت حافظ الحدیث کے دور سے آج زیادہ طالب علم مدرسہ میں زیر تعلیم ہیں یہ آپ کا فیض ہے۔

## بدعقیدگی کی یلغار اور اس کا سد باب

حضرت حافظ قاری سید محمد عرفان شاہ نے یہ باتیں حافظ الحدیث کانفرنس گجرات میں بتائی کہ حضرت حافظ الحدیث کا یہ سبق ہے کہ بد مذہبوں کا پیچھا مت چھوڑ آپ نے بڑے مشکل وقت میں ان بد مذہبوں کا پیچھا کیا ہے اس وقت گھوڑیاں بھی مشکل سے ملتی تھیں سائیکل چلانے کے لئے ہمارے علاقے میں رستے بھی نہیں ہوتے تھے پھر بھی آپ نے کامل چوالیس سال تک ان کا پیچھا کیا۔ آپ کو پتہ لگ جاتا کہ فلاں گاؤں میں وہابی یا شیعہ آیا ہوا ہے تو آپ بغیر بلائے کتابوں کے بستے باندھ کر پہنچ جاتے اور اس کے ساتھ مناظرہ کرتے آپ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ماحول لڑائی جھگڑے کے بغیر ہی بن گیا ہے۔ آپ کو کیا پتہ یہ پودا کس طرح لگا ہے حضرت حافظ الحدیث نے معذوری کے باوجود مسلک اہلسنت کے لئے بنیاد فراہم کی ہے سواری نہ ہونے کے باوجود آپ نے پیدل چل کے دین اسلام کی خدمت کی۔

حضرت حافظ الحدیث جن علمائے کرام کو سند جاری فرماتے ان سے ایک رجسٹر میں ایک تحریر پر دستخط لیتے۔ ہمارے مدرسہ میں وہ رجسٹر الحمدللہ اب بھی موجود ہے، جس تحریر پر دستخط لیتے وہ کچھ یوں ہے کہ شیعہ اثنا عشری جو تحریف قرآن کے قائل ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں صحابہ کرام کو دائرہ اسلام سے خارج کہتے ہیں ان کو گالیاں بکتے ہیں یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

آگے عبارت ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے علماء کا ایک طبقہ جو اپنے آپ کو دیوبندی وہابی کہلواتا ہے ان میں سے قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی، اور خلیل انبیٹھوی یہ چاروں بدبخت ہیں جن کو پینتیس (۳۵) علمائے حرمین شریفین نے ان گستاخانہ عبارات کی وجہ سے کافر قرار دیا ہے اور تین سو پینسٹھ علمائے ہند نے ان کی تصدیق کی ہے کہ واقعہ ہی یہ چاروں بدبخت اپنی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں تیسرے نمبر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی کہتا ہے اور صاحب وحی ہونے کا دعوی کرتا ہے جو کہ اس کی کتابوں میں موجود ہے علمائے اہلسنت کا موقف ہے کہ یہ آدمی خود اور اس کو مسلمان سمجھنے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضرت حافظ الحدیث فرماتے کہ مولوی صاحب آپ نو سال یہاں رہے ہیں آپ نے سب کچھ پڑھ لیا ہے آپ کے ایمان کی گواہی یہ ہے کہ آپ اس عبارت پر دستخط کر دیں آپ ان تینوں فرقوں میں جن میں یہ بیماری موجود ہے کافر سمجھتے ہیں تو سند حاصل کر لیں آپ اگر ان کو کافر نہیں سمجھتے تو علم آپ نے پڑھ لیا ہے عقیدہ درست نہ ہو تو ہم سند جاری نہیں کرتے لہٰذا آپ جا سکتے ہیں یہ رجسٹر الحمدللہ آج بھی ہمارے پاس موجود ہے اور اس پر علماء کے دستخط بھی موجود ہیں۔

## مناظرہ نمبرا

بھلکھی شریف میں دیوبندی اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے تھے دیوبندی کا لیبل استعمال کرنے سے گریز کرتے تھے تمام لوگوں سے ان کی ڈیلنگ سنیوں والی تھیں جب ۱۹۴۲ء میں حضرت حافظ الحدیث کی سرپرستی میں سنی علماء نے نعرہ مستانہ بلند کیا تو ان کے فریب کا پردہ چاک ہوگیا، جامعہ مسجد بی بی بھاگ بھری میں یہ مناظرہ طے پایا ظہر کا وقت رکھا گیا موضوع مناظرہ دانائے سبل ختم الرسل ﷺ کا علم غیب شریف حاظر ناظر مختار باذن اللہ تھا، اہلسنّت و الجماعت کی طرف سے مناظر گل گلستان اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب صدر مناظرہ حضرت حافظ الحدیث اور معاون مولانا غلام علی اوکاڑوی تھے۔

جبکہ دیوبندیوں کی طرف سے دہلی کے سابق شیخ الحدیث کھٹیالہ شیخاں کے خطیب مولوی سلطان محمود دیوبندیت مناظر تھا جب کہ صدر مناظرہ مولوی . ۱، اللہ تھا، پون گھنٹہ میں ہی سائبان دیوبندی کے تارو پود بکھر گئے اور محدث اعظم پاکستان کے دلائل سے محفل میں موجود سکھ بھی سیکھ چکے تھے کہ مسلمانوں کے نبی علیہ السلام کو کائنات کے ذرے ذرے کا علم ہے، لیکن گاندھی کے دوستوں کی سوچ اس نکتے تک نہیں پہنچتی اس مناظرے میں دیوبندیت کی شکست فاش سے جہاں علماء اہلسنّت کا وقار بلند ہوا وہاں لوگوں کے دلوں سے دیوبندیت کے فریب کا پردہ فاش ہوگیا کیونکہ لوگ پہلے دیوبندیوں سے فتوی بھی لے لیتے تھے لوگوں نے ان پر لعنت بھیجی اور فتوی لینا چھوڑ دیا کافی دیوبندیوں نے بعد از مناظرہ اعلانیہ توبہ کی، مولوی محمد فاضل آف میلوکہنہ، مولوی نیاز احمد آف آہلہ، مولوی غلام حیدر صاحب آف مانگٹ نے باقاعدہ کھڑے ہوکر اعلان کیا کہ

آئندہ اپنی مساجد میں بھکھی شریف ہی کے علماء کو بطور امام رکھیں گے اور فتوی کے لئے بھی بھکھی شریف رجوع کریں گے۔

## مناظرہ نمبر۲

انہی دنوں موضع سیکریالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں جامع مسجد کے اندر دیوبندی اور سنی اختلافات کھل کر سامنے آگئے تو اہلسنت و جماعت کی طرف نجدیت پر ضرب لگانے کا فیصلہ کیا گیا اس وقت گاؤں میں سخت کشیدگی پھیلی ہوئی تھی جامع مسجد کے پیش امام مولوی رحمت علی سامی کافی عرصہ سے یہاں پڑھا رہے تھے وہ چھپے رستم نکلے انہوں نے اندر ہی اندر دیوبندیت کا کافی جال پھیلا رکھا تھا حضرت قبلہ حافظ الحدیث ایک دن گاؤں سیکریالی تشریف لائے اور مولوی رحمت علی کو دو گھنٹے میں مکمل لا جواب کیا الغرض انہی حالات میں سنیوں نے مناظرہ کا اہتمام کیا، اہلسنت کی طرف سے مولانا محمد عمر صاحب اچھروی، کا انتخاب ہوا اور دیوبندیوں کی طرف سے مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی کا آنا مقرر ہوا، وقت مقررہ پر حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عمر اچھروی صاحب اور دیگر علمائے اہلسنت موقع پر پہنچے گئے لیکن عنایت اللہ شاہ گجراتی اپنے کسی وہابی کی بیٹھک میں دبکے بیٹھے رہے کافی انتظار کیا گیا لیکن موقع پر نہ آئے رات کو جب اندھیرا ہوا تو شاہ صاحب گجراتی بھاگ کر جوڑا اسٹیشن سے بغیر ٹکٹ گاڑی میں سوار ہوئے اور بھاگ گئے دوسرے دن مولانا محمد عمر صاحب اچھروی نے اپنے مخصوص انداز میں دو گھنٹے خطاب فرمایا جو آج بھی سنیوں کے سینوں میں ثبت ہے۔اس کے بعد گاؤں سے دیوبندیت کی جڑ اکھڑ گئی مسجد الحمدللہ مکمل اہلسنت و جماعت کے کنٹرول میں آگئی، یہ ایوان دیوبندیت پر دوسری جلالی ضرب تھی۔

## مناظرہ نمبر۳

گاؤں ڈھوک ساہیاں میں ۱۹۴۸ء میں مناظرے کا اہتمام کیا گیا اہلسنت کے مناظر شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی صدر مناظرہ حضرت پیر سید جلال الدین شاہ صاحب جب کہ معاون مناظرہ مولانا محمد نواز صاحب تھے وہابی مناظر عنایت اللہ شاہ گجراتی تھا۔ مناظرے کا موضوع علم غیب شریف اور حاضر ناظر تھا، ظہر کے بعد مناظرہ شروع ہوا اور جلد ہی مولانا غلام علی اوکاڑوی کے دلائل کی تاب نہ لاتے ہوئے عنایت اللہ شاہ ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گیا، اس کا فائدہ یہ ہوا کہ عنایت اللہ شاہ کے فریب کا پردہ چاک ہوگیا اور پھر کبھی بھی سنی اس کے جال میں پھنسنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

## مناظرہ نمبر۴

جیہ گاؤں کے شیعہ حضرات جو کہ سادات سے تعلق رکھتے تھے نے مشہور شیعہ مولوی اسماعیل کو بلایا جب گاؤں کے سنیوں کو علم ہوا تو انہوں نے بھکھی شریف رابطہ کیا، حضرت حافظ الحدیث نے مولانا عنایت اللہ سانگلہ ہل والوں کو بلا بھیجا اور خود ساتھیوں سمیت جیہ پہنچ گئے، اتنے میں مولانا عنایت اللہ صاحب بھی تشریف لے آئے، موضوع مناظرہ بنات رسول ﷺ اور باغ فدک تھا ظہر کے وقت مناظرہ شروع ہوا اور عصر تک جاری رہا۔ شیعہ مناظر بڑا چالباز تھا لیکن مولانا عنایت اللہ کے سامنے اس کی دال نہ گل سکی آخر کار اسے شکست فاش ہوئی اور حضرت حافظ الحدیث کو ایک اور نصرت وکامیابی نصیب ہوئی۔

## مناظرہ نمبر۵

۱۹۵۸ء میں موضع کدھر شریف میں ایک مناظرہ ہوا جس میں اہلسنت کی

طرف سے مناظر رئیس المناطقہ مولانا قاضی عبدالسبحان ہزاروی اور دیوبندیت کی طرف سے غلام خان مقرر ہوا جب کہ اہلسنّت کی طرف سے صدر مناظرہ حضرت حافظ الحدیث تھے، موضوع مناظرہ علم غیب اور استمداد تھا، اس میں مولوی غلام خان کو ذلت آمیز شکست سے دو چار ہونا پڑا اور یوں قلعہ دیوبندیت پر جلالی برق کا ایک اور نمونہ دنیا نے ملاحظہ کیا۔

## مناظرہ نمبر ۶

منڈی بہاؤ الدین کے قریب ایک گاؤں سوہاوہ دلوآنہ اس میں چند شیعہ تخریب پسند عناصر نے مجلس کے لئے اپنے مشہور ذاکر حیدری کو بلایا۔ اہلسنّت و جماعت کے دوستوں کو اطلاع ملی تو انہوں نے بھکھی شریف اطلاع پہنچائی مقررہ تاریخ پر حضرت قبلہ حافظ الحدیث بمعہ مناظر اہلسنّت مولانا عبدالرشید جھنگوی موقع پر پہنچ گئے وہاں فتنہ اور فساد کا خطرہ تھا، اس لئے طے یہ پایا کہ مناظرہ بند کمرے میں کیا جائے بیس بیس آدمیوں کی موجودگی میں بند کمرے میں گفتگو شروع ہوئی لوگ کھڑکیوں سے جھانک رہے تھے شیعہ مناظر کے پہلے ہی چھکے چھوٹ چکے تھے لیکن وہ بلا کا بد زبان تھا لیکن مولانا عبدالرشید جھنگوی نے اپنے دلائل سے اسے چت لیٹنے پر مجبور کردیا سنیوں کے حق میں باقاعدہ مناظرے کا فیصلہ ہوا اس کے بعد پھر وہاں کوئی سنی کسی ذاکر سے متاثر نہیں ہوا۔

## مناظرہ نمبر ۷

۱۹۶۱ء میں حضرت حافظ الحدیث کی سرکردگی میں کدھر شریف میں مناظرے کا اہتمام ہوا مناظر اعظم مولانا محمد عمر اچھروی صاحب اور مولوی عبدالقادر روپڑی کے درمیان ہوا، ابھی مولانا محمد عمر صاحب کئی ضربیں اور لگانا چاہتے تھے کہ نجدیت

پہلے ہی رو پڑی، اور مناظرہ ختم ہوگیا اس مناظرہ میں اگرچہ دیوبندیت روئی گری، لیکن میں نہ مانو کے تحت اپنی شکست کو فتح قرار دیا اور اس طرح ایک اور مناظرے کا بندوبست کیا گیا۔

## مناظرہ نمبر ۸

اس مناظرے کے لئے حضرت حافظ الحدیث بنفس نفیس تشریف لے گئے آپ کے ساتھ مولانا غلام علی اوکاڑوی صاحب تھے آپ کے جانے سے ہی دیوبندیت اوندھے منہ لیٹ گئی ان کا کوئی بھی مناظر سامنے نہ آیا، اس طرح اس علاقہ سے دیوبندیت کا جنازہ اٹھ گیا، حضرت حافظ الحدیث نے ان مواقع پر نہایت استقامت سے سرپرستی فرمائی اور معاملات کو احسن طریقے سے نبھایا ان مواقع پر اہلسنّت کو نہایت درجہ کامیابی نصیب ہوئی اور میاں وال لنبے دادے کھمب کی دیوبندیت میں صف ماتم بچھ گئی، یہ حضرت حافظ الحدیث کی بیداری کا ہی نتیجہ تھا۔ اہلسنّت کی بے شمار مساجد دیوبندیوں کے چنگل سے آزاد ہوئیں اور وہاں صلاۃ وسلام کے جانفزا نغمے گونجنے لگے۔

## مناظرہ نمبر ۹

حضرت حافظ الحدیث نے زبدۃ العارفین حضور قبلہ عالم پیر سید نور الحسن شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کی سرپرستی میں بھی کئی بد مذہبوں سے مباحثے اور مناظرے کئے اور انہیں مکمل لاجواب کیا اس کی ایک کڑی موضع رسول پور تارڑ ضلع گوجرانوالہ میں قبلہ سرکار کیلوی کی صدارت میں حضور قبلہ حافظ الحدیث کا دیوبندی مولوی احمد شاہ مدرس تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے دو گھنٹے تک مناظرہ ہوا جب احمد شاہ میں طاقت گفتار نہ رہی تو نماز عصر کے وقفہ میں فرار ہو

گیا۔اسی طرح قاری محمد سلیمان آف کوٹ سماہہ جو کہ دیو بند کے فارغ التحصیل تھے حضرت حافظ الحدیث سے طویل مباحثے کے بعد دیوبندیت سے تائب ہوئے۔

## مناظرہ نمبر۱۱

موضع کھائی نزد کٹھیالیہ شیخاں میں دیوبندیوں نے مولوی غلام اللہ خان کو تقریر کے لئے بلایا سنیوں نے حضرت حافظ الحدیث کو اطلاع دی آپ مع مولانا محمد عمر اچھروی جلسہ گاہ میں پہنچ گئے سردیوں کی رات تھی مولوی غلام اللہ کو مولانا محمد عمر اچھروی کی للکار سنائی دی کہ تقریر بند کرو اور ہم سے مناظرہ کرو مولوی صاحب کا حلق خشک ہو گیا تقریر تو اس نے بند کر دی لیکن در پردہ ایک آدمی کٹھیالہ شیخاں بھیجا جو پولیس کو لیکر آ گیا اور پولیس نے امن و امان کا بہانہ بنا کر مناظرہ نہ ہونے دیا اور مولوی صاحب اپنے بخت پر ناز کرتے ہوئے سحری کے وقت بھاگ گئے کہ ایک اور ذلت سے بچ گئے۔

## مناظرہ نمبر۱۲

۱۹۶۴ء میں موضع ریڑ کا بالا میں ذلتوں کے مارے مولوی غلام اللہ خان کا جلسہ تھا سنیوں نے حضرت حافظ الحدیث کو عرض کیا شاہ صاحب حسب سابق مولانا محمد عمر اچھروی اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ موقع پر پہنچ گئے، علمائے اہلسنت کا نام سنتے ہی مولوی صاحب نے دوڑ لگا دی، علمائے اہلسنت نے ایک بھرپور جلسہ کیا مولانا محمد عمر اچھروی نے وہابیوں کے مکروفریب کو عوام کے سامنے کھول کر رکھ دیا۔

## مبارک معلم

یہ بات مولانا محمد اقبال صاحب سرائے عالمگیر بیان فرماتے ہیں کہ میں

حضرت حافظ الحدیث کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ مولانا جلال الدین آف کھاریاں بھی تھے، مولانا صاحب نے حضرت حافظ الحدیث سے محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب کے حالات زندگی دریافت کئے کافی معلومات افزاء گفتگو ہوئی، سبق میں تاخیر ہو رہی تھی ایک طالب علم نے عرض کی حضور سبق ہوگا یا نہیں آپ نے فرمایا بزرگوں کا ذکر ہی بہت بڑا سبق ہے، اسے آج کے سبق کے طور پر یاد رکھنا، ایک موقع پر عرض کی گئی کہ شیخ کی اجازت کے بغیر واپس آنا درست ہے، فرمایا مرید کو ایسے نہیں کرنا چاہے ورنہ وہ فیضان شیخ سے محروم رہے گا۔

مولانا معین الدین شافی فرماتے ہیں کہ میرے استاد محترم قبلہ حضرت حافظ الحدیث محدث اعظم پاکستان کے چہیتے اور لاڈلے شاگرد تھے جس سال آپ بریلی شریف پڑھتے تھے غالباً اس سے قبل یا اس سال فقیر وہاں حاضر ہوا حضرت محدث اعظم پاکستان نے انکو علم و حکمت اور فضل و کمال کی دستار باندھی، حضرت حافظ الحدیث علم و حکمت کا دولہا بنکر یہاں تشریف لائے اور شاہ صاحب کو اپنے استاد محترم سے والہانہ عقیدت تھی جب کسی سے محبت ہو جن سے محبت ہو وہ کرم کر کے یہاں بھی آجاتے ہیں حضور سید عالم ﷺ سے احد پہاڑ کو محبت تھی اور آپ ﷺ کو اس سے تھی آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے بلا تمثیل قبلہ محدث اعظم پاکستان سے شاہ صاحب کو اس انداز سے محبت تھی کہ جب پاکستان بنا تو سب سے پہلے محدث اعظم پاکستان نے یہی کرم فرمایا کئی ماہ بھکھی شریف کے مدرسہ میں درس و تدریس فرماتے رہے۔

یہ بات استاد العلماء مولانا حافظ احسان الحق صاحب فیصل آباد نے بیان کی ہے کہ حضرت حافظ الحدیث پر اللہ تعالیٰ نے کتنا احسان فرمایا ہے کہ حافظ

القرآن تو بہت ہیں لیکن حافظ الکتب کوئی نہیں۔ حضرت محدث اعظم پاکستان، اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی زندہ تصویر تھے اپنوں پر کبھی ناراض نہ ہوتے، مگر ایک دن اپنے ایک مولوی پر سخت ناراض ہو رہے تھے باتیں سننے پر معلوم ہوا کہ اس مولوی نے قبلہ شاہ صاحب کی تقریر پر تنقید کی ہے جو آپ نے جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد کے سالانہ جلسہ پر فرمائی تھی۔

یہ بات حضرت مولانا غلام نبی صاحب سبزی منڈی فیصل آباد نے بیان کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ شاہ صاحب محدث اعظم کے شاگرد تھے میں نے محدث اعظم سے سنا ہے کہ پڑھانے والے بہت ہیں لیکن جو برکت شاہ صاحب کی تعلیم میں ہے کسی اور معلم یا محدث کی تعلیم میں نہیں وجہ یہ ہے کہ شاہ صاحب کے دل میں خلوص ہے خلوص اور محبت کی وجہ سے برکت ہے، قبلہ شاہ صاحب جب کبھی فیصل آباد تشریف لے جاتے تو محدث اعظم پاکستان آپ کی دعوت اپنے گھر پر فرماتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ اپنے کمرے میں تشریف فرما ہیں گھر سے کھانا منگوایا مصلی بچھایا محدث اعظم خود مودبانہ پیچھے ہٹ گئے اور قبلہ شاہ صاحب کو مصلیٰ پر بٹھایا، اس طرح محدث اعظم پاکستان قبلہ شاہ صاحب کی عزت وتکریم فرماتے۔

یہ بات جسٹس سید شجاعت علی قادری نے بتائی آپ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کا گواہ ہوں جب محدث اعظم پاکستان کراچی میں ڈاکٹر صدیقی کے یہاں تھے میں آپ کے پاس کافی دن رہا، یہ آپ کی زندگی کے آخری ایام تھے، جب ایک دن میں نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ فرمانے لگے کہ اگر شاہ صاحب سے ملاقات ہو تو ان سے کہنا میرے لئے دعا فرمائیں، میں سمجھ گیا کہ

اسی حدیث کی طرف اشارہ ہے، اس کے چند دن بعد آپ کا وصال ہو گیا، حضرت حافظ الحدیث کی خواہش تھی کہ استاد محترم حضور قبلہ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب کے جنازہ کو ہاتھ لگاؤں لیکن جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ اتنا بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے جنازہ میں بھی نہ ہوگا، اس بھیڑ میں بھی حضرت حافظ الحدیث نے معذوری کے باوجود زبردست دھکوں میں اپنے مربی اور استاد محترم کے جنازے کو ہاتھ لگا لیا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں بڑے بڑے جوان حوصلہ ہار بیٹھے تھے کہ جنازے کے قریب سے بھی گزرنا مشکل ہے، حضرت صاحب کا جنازے کو ہاتھ لگا لینا یہ آپ کی کشش اور استاد محترم سے لگاؤ کا نتیجہ تھا جب تک محدث اعظم پاکستان حیات رہے آپ نے اپنے مدرسہ میں دورہ حدیث شریف شروع نہیں کروایا۔ محدث اعظم کی زندگی کے بعد شروع فرمایا۔

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت محدث اعظم پاکستان کا عجب رنگ تھا اپنے تلامذہ میں ایسا کرنٹ بھرتے کہ وہ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیخلاف شمشیر برہنہ بن کر نکلتے مثال پیش فرمائی کہ آپ کا ایک شاگرد جو رامپور میں خطیب تھا، اس کے قریب ہی ایک دیوبندی خطیب تھا جو عمر میں اس سے پختہ تھا قرب مکانی کی وجہ سے اکثر و بیشتر آمنا سامنا ہوتا رہتا مگر یہ سنی خطیب نہ اسے بلاتے نہ سلام لیتے بلکہ جس محفل میں وہ ہوتا پوری محفل کو ہی سلام نہ کہتے کیونکہ اس محفل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گستاخ بیٹھا ہوا ہے کہیں وہ بھی السلام علیکم کے مخاطبین میں شامل نہ ہو جائے، ایک دفعہ دیوبندی مولوی اپنے بڑوں کی چال کے مطابق ایک طرف سے آیا اور سنی مولوی صاحب سے چمٹ کر معانقہ کرنے لگا تا کہ لوگ سمجھیں کہ مولوی صاحب آپس میں معانقہ کرتے ہیں اور ہمیں آپس میں لڑاتے ہیں مولانا نے اپنے ساتھی سے فورا کہا کہ ان کپڑوں کو

دھو ڈالو ان کے ساتھ ایک گستاخ رسول ﷺ کا جسم لگ گیا ہے۔ حضرت حافظ الحدیث فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جامعہ رضویہ میں علی الصبح حاضری کا شرف حاصل ہوا، طلبہ سبق پڑھ رہے تھے، حضرت محدث اعظم نے فرمایا ایک صفحہ پڑھا لوں میں نے عرض کی جتنا مرضی ہے پڑھائیں۔ آپ نے طلباء کو جلد فارغ کر دیا۔ سبق کے دوران رد وہابیہ سن کر" اَلْوَهَابِيَه قَوْم" لایعقلون کا نعرہ لگاتے۔ میں نے عرض کی یہ نئی رسم ہے آداب کے بھی منافی ہے حضرت محدث اعظم مسکرانے لگے۔ اور فرمایا درس و تدریس کے لحاظ سے تو ٹھیک نہیں مگر ان کے دل میں وہابیہ کی نفرت مکمل طور پر پیدا ہو جائے گی۔

حضرت حافظ الحدیث کا بیان مولانا جلال الدین قادری (کھاریاں) اپنی مرتب کردہ کتاب تذکرہ محدث اعظم پاکستان جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱۰ پر اس طرح لکھتے ہیں کہ شاہ صاحب فرماتے ہیں جب میں دورہ حدیث پڑھنے کے لئے بریلی شریف حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوا تو ایک روز سبق کے دوران سماع موتی کی بات چل نکلی آپ نے اس پر قرآن و حدیث اور اقوال علماء سے بے شمار دلائل دیے میں نے عرض کیا یہ تو قال تھا، حال سے مسئلہ کی وضاحت فرمائیں اس پر حضرت شیخ الحدیث تبسم کناں ہوئے اور صرف اتنا فرمایا کہ پھر کسی وقت۔

حضرت شیخ الحدیث بریلی شریف سے فیصل آباد آ گئے اکثر ملاقات ہوتی مگر یہ مسئلہ سامنے نہ آیا آپ کے وصال کے چھ ماہ بعد آپ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوا مراقبہ کیا، مراقبہ میں آپ نے کافی دیر مجھ سے کلام فرمایا اور پھر مجھے یاد دلایا کہ دیکھئے شاہ صاحب یہ آپ کے سوال کا جواب ہے جو آپ نے آج سے پندرہ سال پہلے بریلی شریف میں دورہ حدیث شریف پڑھتے وقت سبق کے

دوران کیا تھا پھر فرمایا اولیاء اللہ زندہ ہوتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کے توسل سے ان پر احوال پیش کئے جاتے ہیں اس کی نشانی یہ ہے کہ چند ماہ ہوئے آپ کو یہ واقعہ پیش آیا شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ جس واقعہ کی طرف حضرت شیخ الحدیث نے اشارہ فرمایا وہ آپ کے وصال کے بعد مجھے پیش آیا، اس کے بعد آپ نے فرمایا، الان کما کان، یعنی جس حالت میں ہم اولیاء اللہ وصال سے پہلے ہوئے ہیں وہی حالت بعد وصال ہوتی ہے، مولانا محمد جلال الدین قادری حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ مولانا سید محمد جلال الدین شاہ صاحب پر واقعہ، فقیر غفرلہ القدیر سے ۲۲ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ کو محبت بھرے لہجے میں یوں بیان فرمایا کہ حاضرین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

## والٹن شریف حاضری

یہ بات استاد محترم حضرت مولانا محمد نواز صاحب نے بتائی کہ ایک روز علی الصبح حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا کہ تیار ہو کر آئیں میں نے یہ کبھی نہیں پوچھا تھا کہ کہاں جانا ہے، صرف اتنا پوچھتا کہ نماز قصر پڑھنی یا نہیں ہم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دے کر شیخ کامل حضرت پیر سید چراغ علی شاہ صاحب کی خدمت میں والٹن شریف حاضر ہوئے آپ صاحب فراش تھے اس لئے ہمیں گھر ہی بلا لیا گیا پھر آپ نے اپنے صاحبزادے کو فرمایا کہ شاہ صاحب کو ٹوپی پہنا دیں چنانچہ انہوں نے ٹوپی پہنا دی ہم اجازت لے کر واپس چلے آئے اس کے بعد حضرت حافظ الحدیث کو صرف ایک مرتبہ پیر سید چراغ علی شاہ صاحب کی زیارت کا موقع ملا اور حضرت صاحب مراڑوی رحمۃ اللہ علیہ وصال شریف فرما گئے۔

## مزاحِ لطیف

حضرت حافظ الحدیث کبھی کبھی اپنے دوستوں سے مذاق بھی فرماتے، دوست آپ کو اپنا مربی اور اور پیشوا سمجھتے لیکن آپ کبھی کبھی دوستی کے رنگ میں ہلکا ہلکا مزاح فرماتے یہ باتیں بابا احمد دین نائی نے ہمیں مورخہ 2003-20-27 کو بتائیں۔ آپ کہتے ہیں میں ہی صاحبزادگان اور طلباء کی حجامت حلق بنانے کے لئے حاضر ہوتا، ایک دفعہ حضرت محفوظ شاہ صاحب چھوٹے تھے کے ناخن تراش رہا تھا کہ ناخن کے ساتھ گوشت بھی اتر گیا وہ رونے لگے میں نے چولہے میں سے خاک لے کر ڈالی ان کی انگلی پر پتہ نہیں وہ خاک گرم تھی محفوظ صاحب کی انگلی جلی پتہ نہیں کیا ہوا وہ زیادہ رونے لگے بڑی مشکل سے چپ کروایا۔ جب اگلی دفعہ حضرت شاہ جی کی حجامت وغیرہ بنانے کے لئے گیا تو تبسم فرماتے ہوئے کہنے لگے۔ احمد دین، ساہ آندی آ: میں نے عرض کی حضور وہ کیا کرنی ہے تو آپ نے فرمایا: میرا ناخن نہیں کاٹنا اور اس پر ڈالنی ہے اور آپ ہنس رہے تھے۔

بابا احمد دین صاحب کہتے ہیں کہ میں اپنی کم عقلی کی وجہ سے کبھی کبھی حضرت صاحب کی حجامت بناتے ہوئے کٹ لگا دیتا کبھی بھی مجھے ناراض نہیں ہوتے پتہ نہیں کیوں۔ ایک دفعہ سردیوں کا موسم تھا حجامت کے لیے حاضر ہوا آپ کا یہ معمول تھا کہ (سنت رسول ﷺ کے مطابق جمعۃ المبارک کو ہی خط حجامت اور ناخن ترشواتے یہ آپکا ساری زندگی معمول رہا ہے۔ داڑھی مبارک چار انگل یعنی موٹھ پوری، لبوں کو چھوٹا کرواتے، یہ آپ کا معمول تھا۔) آپ نے گھر سے چائے منگوائی مجھ سے فرمانے لگے احمد دین پہلے چائے پیئو سردی ہے تمہارے ہاتھ کانپے تو مجھے زیادہ کٹ لگیں گے چائے کے ساتھ تل بھنے ہوئے گڑ میں وہ بھی منگوائے مجھے کھلاتے رہے اور ہنستے رہے کہتے تھے سردی ہے تمہارے

ہاتھ کانپے کٹ لگے مجھ پر ایسی شفقت فرماتے۔ حضرت صاحب ہمیشہ اگر کبھی مذاق فرماتے تو وہ سنت رسول ﷺ کے مطابق کہ جس میں نہ جھوٹ شامل ہوتا اور نہ ہی کسی کا دل دکھتا، جتنی شفقت مجھ پر فرماتے شاید ہی کسی پر فرماتے نہیں ہر کسی پہ آپ اتنی ہی شفقت فرماتے، میں اپنی شادی کا واقعہ سناتا ہوں۔

جب میری شادی کا پروگرام بنا تو میں نے جا کے حضرت صاحب سے عرض کی شاہ جی میری شادی ہے تو فرمانے لگے ٹھیک ہے نکاح پہلے ہو چکا تھا میں نے عرض کہ میری بارات کے ساتھ آپ بھی جائیں گے آپ نے مصروفیات کی وجہ سے کہا کہ میں نہیں جاؤں گا میں نے کہا کہ آپ نہیں جائیں گے تو میں بھی نہیں جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا تم کیوں نہیں جاؤ گے میں نے کہا میری مرضی نکاح پہلے ہو چکا ہے گھر والے جائیں گے اور اسے لے آئیں گے پھر فرمانے لگے چلو چلیں گے، آپ میری بارات کے ساتھ تھے بڑے صاحبزادے مظہر قیوم شاہ صاحب بھی ساتھ تھے لطف کی بات یہ ہے کہ میری شادی پر سب خرچ حضرت صاحب نے اپنے پاس سے کیا اور مجھ سے لیا بھی نہیں جب وہاں پہنچے تو وہاں کی بی بیاں کہنے لگی ہائے نی مولوی کڈے ٹھلے ٹھلے نی، اس پر حضرت صاحب ہنس ہنس کے فرمانے لگے ہمیں جو مرضی کہہ لیں ہمارے احمد دینے کی شادی ہو جائے سہی، حضرت صاحب مجھ پہ بڑی شفقت فرماتے۔

## حضرت حافظ الحدیث کے تراشیدہ ہیرے

جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کے بانی حضرت قبلہ حافظ الحدیث نے اپنے ادارے سے والسطہ طلباء میں ایسا جذبہ پیدا کیا کہ وہ ہر میدان میں اپنے آپ کو منوانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور زندگی کی پر خار راہوں میں حضرت حافظ الحدیث کے تراشیدہ ہیرے ہمہ جہت (Institutfon) کا نام

دیتے ہیں، حضرت حافظ الحدیث کے تلامذہ کا سلسلہ وسیع اور ہمہ گیر ہے اس وسعت اور ہمہ گیری کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مقتدر علماء کرام اور بزرگان دین نے آپ کے جامعہ کے فیضان کا عام کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا۔

۱۔ حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، پڑھانے والے تو بہت ہیں مگر جو برکت شاہ صاحب کی تعلیم میں ہے کسی اور معلم کی تعلیم میں نہیں۔

۲۔ حکیم اہلسنت محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حافظ الحدیث کے دریائے فیض سے ایک زمانہ فیض یاب ہوا اور ان کے ہزاروں تلامذہ ان کی خدمت دین کے برہان قاطع ہیں۔

۳۔ جسٹس مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بھکھی شریف جسے دور افتادہ مقام پر ایسی حسین و جمیل درسگاہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا مگر یہ حضرت قبلہ شاہ صاحب کے خلوص کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ بھکھی شریف میں یہ عظیم جامعہ تشنگان علم و معرفت کی سیرابی کا کفیل ہے۔

۴۔ مجاہد ملت مولانا عبد الستار خاں نیازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت جلال الملت والدین نے تقریباً نصف صدی درس حدیث شریف و تفسیر سے تشنگان علم و معرفت کو سیراب کیا، آج برصغیر میں آپ کے ہزاروں شاگردوں نے ہر جگہ مراکز دینی قائم کر رکھے ہیں اور حق و صداقت کے موتی لٹا رہے ہیں۔

۵۔ شیخ الحدیث مولانا تقدس علی خان صاحب جامعہ راشدیہ پیر جوگوٹھ نے فرمایا حضرت حافظ الحدیث نے اپنے جامعہ سے بہترین مدرس پیدا کئے اور مسلک حقہ کی بڑی گراں قدر خدمات انجام دیں۔

حضرت حافظ الحدیث کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے ان میں سے چند مشہور معروف تلامذہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

## تراشیدہ ہیرے

۱۔ استاد العلماء مولانا محمد علی پسروری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مولانا حافظ محمد بشیر رحمۃ اللہ علیہ چک نمبر ۸۴ سرگودھا

۳۔ مولانا محمد سعید نقشبندی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خطیب داتا گنج بخش لاہور۔

۴۔ مولانا سید محمد عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملتان

۵۔ استاد العلماء مولانا غلام رسول نوری صاحب ملتان

۶۔ مولانا غلام نبی صاحب فیصل آباد۔

۷۔ پیر طریقت سید عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علی پور شریف۔

۸۔ پیر طریقت سید افضل حسین شاہ صاحب علی پور شریف

۹۔ مولانا سید محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مونگ منڈی بہاؤ الدین

۱۰۔ مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب خطیب بری امام اسلام آباد

۱۱۔ مولانا ظہور احمد سیروی رحمۃ اللہ علیہ منڈی بہاؤ الدین

۱۲۔ مولانا سید نظام الدین شاہ صاحب مفتی آزاد کشمیر

۱۳۔ صاحبزادہ سید اکرام حسین شاہ صاحب بھنگالی شریف راولپنڈی

۱۴۔ استاذ العلماء مولانا معین الدین ڈسکہ

۱۵۔ مولانا حافظ محمد یوسف چشتی صاحب راولپنڈی

۱۶۔ مولانا سید محمد یعقوب شاہ صاحب پھالیہ

۱۷۔ استاذ العلماء مفتی غلام حیدر صاحب لالہ موسیٰ

۱۸۔ استاذ العلماء مولانا ظہور احمد رحمۃ اللہ علیہ کدھر شریف

۱۹۔ مولانا عبدالغفار صاحب تلمبہ ضلع ملتان

۲۰۔ استاذ العلماء مولانا محمد صدیق سالک سیالکوٹ

۲۱۔ مولانا سید غلام مرتضیٰ شاہ ضلع بنوں

۲۲۔ مولانا برکت علی جلالی صاحب بلوچستان

۲۳۔ مولانا فضل احمد صاحب بھلوال ڈسٹرکٹ خطیب اوکاڑہ

۲۴۔ مولانا عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ نوری للیانی سرگودھا

۲۵۔ مولانا محمد اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایم اے رکن

۲۶۔ صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب سجادہ نشین بھکھی شریف

۲۷۔ شیخ الحدیث مولانا پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب بھکھی شریف

۲۸۔ استاذ العلماء مولانا حافظ محمد نذیر احمد صاحب منڈی بہاؤ الدین۔

۲۹۔ استاذ العلماء مولانا حافظ کریم بخش صاحب منڈی بہاؤ الدین۔

۳۰۔ استاذ العلماء مفتی اصغر علی شیخ الحدیث جامعہ ہذا۔

استاذ العلماء مولانا ظہور احمد جلالی صاحب مانگا منڈی

استاذ العلماء مولانا نور حسین صاحب شرقپوری مدرس شرقپور شریف

مولانا صاحبزادہ عبدالجلیل صاحب مانگٹ شریف

مولانا محمد بشیر احمد مصطفوی میرپور آزاد کشمیر

مولانا قاری غلام رسول صاحب لاہور (دبئی)

استاذ العلماء مولانا عبداللطیف صاحب مدرس لاہور

استاذ العلماء قاضی عبدالرحمٰن صاحب مدرس لاہور

استاذ العلماء مولانا محمد صدیق صاحب مدرس لاہور

حضرت مولانا عبدالقادر شہید رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد

مولانا معین الدین شافعی صاحب فیصل آباد

مولانا پیر روشن شاہ صاحب انگلینڈ

حضرت مولانا دل محمد جلالی نعیمی راجوری مقبوضہ کشمیر

حضرت مولانا مقصود احمد صاحب خطیب دربار داتا صاحب لاہور

مولانا سید عزیز الحسن شاہ صاحب کھیوہ

مولانا قاضی محمد زین العابدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ پنجہ شریف خوشاب

مولانا غلام سرور ہزاروی صوبہ سرحد

حضرت مولانا حافظ محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ ڈنگہ منڈی بہاؤ الدین

مولانا حاجی محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور

مولانا الحاج محمد شریف صاحب نقشبندی حافظ آباد

استاذ العلماء محمد اشرف جلالی کاموکی

مولانا محمد سعید نقشبندی علی پور چٹھہ

مولانا قاری عبدالرزاق صاحب حیدر آباد

مولانا اعجاز احمد جلالی رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ

مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیکریالی گجرات

مولانا مشتاق احمد جلالی راولپنڈی

مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب لاہور

مولانا جمیل احمد صدیقی صاحب منڈی بہاؤ الدین

مولانا محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ انگلینڈ

مولانا حق نواز چشتی صاحب چورنڈ

مولانا حافظ محمد امیر حمزہ صاحب گونیاں

مولانا حافظ منور حسین جلالی صاحب سیکریالی

مولانا بشیر احمد جلالی بھاؤ کھاریاں

مولانا محمد فاروق صاحب لالہ موسیٰ

مولانا حافظ اختر حسین جلالی کھاریاں

مولانا قاری عطاء اللہ سرگودھا

مولانا محمد نصر صاحب بھکھی شریف

مولانا مظہر قیوم صاحب سوہادہ بولائی

مولانا ظفر اقبال صاحب اسلام آباد

مولانا حافظ محمد سراج صاحب

مولانا قاری منیر احمد جلالی صاحب ملکوال

مولانا حافظ محمد اقبال صاحب سرائے عالمگیر

مولانا پروفیسر غلام نبی صاحب پھالیہ

مولانا قاری محمد یعقوب جلالی صاحب بھکھی شریف

مولانا حافظ محمد کامل دین صاحب واسو

مولانا مفتی مہر علی صاحب منڈی بہاؤ الدین

مولانا قاری محمد حسین رضوی صاحب اسلامک سنٹر امریکہ

مولانا قاری صغیر حسین جلالی صاحب منڈی بہاؤ الدین

مولانا گلزار احمد صاحب کوکارہ

مولانا بشیر احمد صاحب کوٹ اسلام

## چشمہ حضرت حافظ الحدیث کے فیوض و برکات

حضرت قبلہ حافظ الحدیث کی تدریسی مشن کے متعلق مفتی عبد القیوم ہزاروی جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ لاہور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان فرماتے تھے۔

پاکستان میں سے اسلاف کی یادگار اور ان کے مشن کو تابندہ رکھنے والے

شخصیات میں سے حضرت سید محمد جلال الدین شاہ اہم حیثیت رکھتے تھے قبلہ شاہ صاحب نے اپنی معذوری کے باوجود علوم اسلامیہ کو بالاستیعاب پڑھا اور پڑھایا بلکہ آپ نے فن تدریس کا ایک معیار بھی قائم فرمایا، اس لئے میرے نزدیک حضرت شاہ صاحب حضور نبی پاک ﷺ کا ایک معجزہ تھے جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف نے علماء کی صورت میں ہی پاکستان کے اہلسنت کی راہنمائی نہیں فرمائی بلکہ دور دراز مقامات پر اپنے فضلاء اور علماء کی نگرانی میں مدارس بھی قائم کیے جنکی تعداد کافی زیادہ ہے ان مدارس میں مکمل علوم اسلامیہ پڑھے اور پڑھائے جاتے ان مدارس کی فہرست بہت طویل ہے لیکن اختصار کے ساتھ چند کا ذکر پیش خدمت ہے۔

جامعہ جلالیہ مظہر الاسلام بھمبر مولانا غلام رسول جلالی صاحب

جامعہ محمدیہ نظامیہ میرپور مولانا محمد بشیر مصطفوی صاحب

جامعہ جلالیہ رضویہ افشاں کالونی راولپنڈی مولانا مشتاق احمد جلالی

دارالعلوم جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

دارالعلوم جلالیہ رضویہ سکول محلہ منڈی بہاؤ الدین پیر سید محمد محفوظ مشہدی صاحب

دارالعلوم جلالیہ رضویہ رانجھا ٹاؤن پھالیہ قاری سکندر حیات جلالی صاحب

دارالعلوم جلالیہ رضویہ مختار کالونی بھلوال قاری محمد نادر جلالی صاحب

دارالعلوم جلالیہ معصومیہ مظہر الاسلام جلال پور بھٹیاں حافظ محمد اصغر جلالی صاحب

جلالیہ رضویہ ریاض المدینہ ڈوگری ہریاں سیالکوٹ قاری ریاض جلالی شہید' قاری محمد اقبال جلالی صاحب

جامعہ صراط مستقیم کرباٹھ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ محمد اشرف آصف جلالی

دارالعلوم جلالیہ رضویہ تعلیم القرآن محبوبیہ مسجد محبوب کالونی سرگودھا

قاری عطاء اللہ جلالی صاحب دارالعلوم جامعہ جلالیہ رضویہ مظہرالاسلام جامع مسجد حنفیہ ظفر کالونی بلاک ایف اے (قاری محمد صدیق جلالی)

جامعہ غوثیہ رضویہ عیدگاہ کھاریاں حافظ محمد اصغر جلالی صاحب

جامعہ رضویہ ضیاء القرآن عیدگاہ ڈنگہ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب نقشبندی

جامعہ صدیقہ انوار القرآن گجرات قاری علی محمد جلالی صاحب

جامعہ جلالیہ کنز الایمان گوجرانوالہ بانی مولانا محمد اعجاز جلالی' حافظ بشیر جلالی

جامعہ فاضلیہ قادریہ ملکوال بانی حاجی غلام یسین قادری، حافظ غلام محمد

دارالعلوم جلالیہ اسلامیہ گوجرہ اڈہ مولانا حافظ محمد اقبال جلالی

جامعہ نقشبندیہ حنفیہ رضویہ سندا مولانا محمد حسین

دارالعلوم منظر الاسلام پوران حافظ نذیر احمد جلالی

جامعہ محمدیہ اہلسنت مانگا منڈی مفتی ظہور احمد جلالی

جامعہ جلالیہ اشرف المدارس کامونکی مفتی محمد اشرف جلالی

نجم العلوم جامعہ نوریہ جلالیہ سکریالی گجرات قاضی محمد عبدالرحمٰن نقشبندی مجددی

جامعہ جلالیہ غوثیہ نزد تتلے عالی جلالپور حافظ منور حسین جلالی صاحب سکریالی

جامعہ مجددیہ جلالیہ سبزی منڈی فیصل آباد شیخ الحدیث غلام نبی

جامعہ فاروقیہ رضویہ ہری پور ہزارہ مولانا غلام سرور جلالی صاحب ہزاروی

جامعہ محمدیہ مشکاف سبی مولانا برکت علی جلالی صاحب

جامعہ اسلامیہ جلالیہ خان بیلہ ضلع رحیم یار خاں مولانا حسین احمد جلالی

جامعہ اسلامیہ رضویہ مشین محلہ جہلم قاری عبدالعزیز ثاقب جلالی صاحب

جامعہ جلالیہ رضویہ محلہ صادق آباد لالہ موسیٰ قاری محمد اسلم جلالی صاحب

جامعہ جلالیہ رضویہ سیالکوٹ قاری نذر حسین جلالی

دارالعلوم نقشبندیہ جلالیہ منگلا کالونی مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی

جامعہ نقشبندیہ جمالتقیہ رضویہ ڈسکہ مولانا معین الدین جلالی رضوی صاحب

جامعہ جلالیہ رضویہ گکھڑ کھاریاں قاری محمد رضا جلالی صاحب

مدرسہ نقشبندیہ کنز الایمان ہریہ نزد ملکوال حافظ سلطان احمد جلالی

جامعہ جلالیہ تعلیم القرآن جلالی ٹرسٹ سسٹم آف ایجوکیشن بیگ پور گوجرانوالہ (حافظ محمد حمزہ الیاس جلالی صاحب۔

جامعہ غوثیہ رضویہ I/8/4 اسلام آباد پروفیسر ظفر اقبال جلالی صاحب

جامعہ جلالیہ مظہر الاسلام کراڑیوالہ خورد علامہ امجد اقبال جلالی صاحب

جامعہ جلالیہ مظہر الاسلام بھاگو قاری محمد اختر نورانی صاحب

جامعہ حنیفہ علی المرتضیٰ چلیانوالہ اسٹیشن علامہ مشتاق احمد جلالی صاحب

جامعہ جلالیہ مظہر الاسلام ڈھلے والی سیالکوٹ قاری عبدالشکور جلالی صاحب

## حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی چند کرامات

ا۔ حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ڈنگہ شہر میں خلیل ہسپتال کے مالک ڈاکٹر محمد اسلم صاحب کے چھوٹے ماموں جناب حاجی محمد شریف صاحب نے دو شادیاں کی۔ دونوں میں سے اولاد نہیں تھی۔ ایک بیوی فوت ہوگئی دوسری کو انہوں نے فارغ کر دیا محمد شریف کی تیسری شادی حضرت حافظ الحدیث کے ارشاد کے مطابق حافظ فضل الٰہی صاحب کی بھانجی سے جہلم شہر میں ہوئی نکاح حضرت صاحب نے پڑھوایا۔ دو تین سال گزر گئے اولاد نہ ہوئی ایک دن حضرت صاحب جہلم شہر میں شاندار چوک میں سرگودھا سویٹ ہاؤس کے مالک جناب محمد صدیق حلوائی کے گھر تشریف لے گئے، مولوی فضل الٰہی صاحب کا گھر چونکہ قریب ہی تھا اور اتفاق سے حاجی شریف صاحب

بھی وہاں موجود تھے جب حضرت صاحب واپسی کے لئے گاڑی میں بیٹھے تو محمد شریف بھی کھڑا تھا اور دل میں تھا کہ پہلے بھی دو بیویوں سے اولادنہیں اب تیسری میں سے بھی نہیں ہے میں حضرت صاحب سے عرض کروں یا نہ کروں اس پریشانی کی کیفیت میں کھڑا تھا جب سب ساتھی حضرت صاحب سے الوداعی مصافحہ کر چکے تو حضرت صاحب نے خود ہی محمد شریف کو بلایا اور بازو سے پکڑ کر فرمانے لگے ایک دو تین چار اللہ تعالیٰ چار عطا فرمائیں گے پریشان کیوں ہوتے ہو۔ خداوند کریم نے اپنے خصوصی فضل سے حاجی محمد شریف کو اسی سال ایک بیٹے سے نوازا اگلے سال ایک اور بیٹا پیدا ہوا جب تین بیٹے پیدا ہوئے تو انکی وہ بیگم پنکھے کے اوپر گرنے اور کرنٹ لگنے سے فوت ہوگئی پھر حاجی صاحب نے ایک اور شادی کی اس میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا عطا فرمایا، اور حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق چار بیٹے پورے ہو گئے اور لطف کی بات یہ ہے کہ حاجی صاحب کے گھر تین بیٹیاں اور پیدا ہوئیں پانچواں بیٹا پیدانہیں ہوا یعنی سات اولاد پیدا ہوئیں۔

۲۔ مولانا غلام حیدر صاحب لالہ موسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں بیٹوں محمد عابد اور محمد زاہد کی شادی کی دونوں نہایت ہی خوش وخرم زندگی بسر کر رہے تھے زاھد اولاد جیسی نعمت سے مالا مال تھا، خداوندکریم نے اپنے خاص فضل وکرم سے اسے بیٹے جیسی دولت سے مالا مال کر رکھا تھا جب کہ محمد عابد کے مقدر میں اولاد جیسی نعمت نہیں تھی تین سال گزرے ہم نے ڈاکٹروں وغیرہ سے رجوع کیا تو انہوں نے جواب دے دیا ایک دن میں نے حضرت حافظ الحدیث کی خدمت عالیہ میں عرض کی کہ یا حضرت میں نے دونوں بیٹوں کی شادی اکٹھی کی تھی ایک تو اولاد میں کھیل رہا ہے جب کہ دوسرا اولاد سے محروم

ہے آپ نے ارشاد فرمایا دیر سے آئے ہو لیکن اللہ تعالیٰ کرم فرمائیں گے مجھے حضرت حافظ الحدیث کا دیر سے آنا ارشاد فرمانا سمجھ نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے خصوصی کرم فرمایا۔ میرے بیٹے کے گھر نو ماہ کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ الحدیث کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو حقیقت کا رنگ عطا فرمایا اور میرا بیٹا باپ بن گیا ادھر بیٹا پیدا ہوا ادھر میری بہو داعی اجل کو لبیک کہہ کر وفات پا گئی اب مجھے احساس ہوا۔ کہ آپ نے کیوں ارشاد فرمایا تھا کہ دیر سے آئے ہو مجھے تو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ جسے میری التجاؤں کو سن کر خاص طور پر حضرت حافظ الحدیث نے اپنے خالق و مالک سے میری بہو کی زندگی لی تھی اور جب میری التجاؤں کو حقیقت کا رنگ ملا تو میرے مولا کریم نے میری بہو کی زندگی واپس لے لی۔

۳۔ یہ واقعہ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد نذیر احمد جلالی مدرس بھکھی شریف بیان فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ بار بار یہ واقعہ پیش آیا کہ بارش کے موسم میں کیچڑ کی وجہ سے گلیوں میں چلنا مشکل ہوتا ہے لیکن میں حیران ہو جاتا کہ حضرت حافظ الحدیث پہلے سے بھی تیز چلتے میں عرض کرتا کہ یا حضرت کیچڑ ہے فرماتے خیر ہے۔

ایک دفعہ بہت زیادہ کیچڑ تھا اس وجہ سے پھسلن بھی زیادہ تھی، باوجود ظاہر معذوری کے آپ کو میرا ہاتھ تھام کے چلنا چاہیے تھا لیکن میں آپ کا ہاتھ تھام کے چل رہا تھا آپ کا ہاتھ مبارک تھامے ہوئے بھی پھسل گیا آپ نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا۔ اجے دی تلکن لگا ہویا ایں۔ صحیح بات ہے مجھے وہ پھسلنا بھول گیا، مجھے کچھ اور ہی نظر آیا جو بیان سے باہر ہے گھر جا کر فرمایا، یہ گڑ کھا لے وہ گڑ کھایا تھا اور مجھ پر آج تک اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے ان کی حفاظت

میں ہوں اور اس وقت سے لیکر آج تک مجھے کوئی بڑی بیماری نہیں لگی۔

۴۔ جناب مولانا مفتی غلام رسول صاحب لالہ موسیٰ بیان فرماتے ہیں کہ میں سرگودھا میں لیکچرار تھا میرے ایک دوست شیخ محمد عبد اللہ تھے جو سول جج تھے پرانی سی سائیکل پر مسجد آتے، متشرع اور دیندار انسان تھے ایک دن میں نے ان سے کہا کہ آپ اتنے بڑے منصب پر ہیں اور اتنی سادہ زندگی بسر کرتے ہیں وہ کہنے لگے میں پاکپتن میں سول جج تھا انہی دنوں وہاں ایک حافظ قرآن عبد الکریم تھے جنہیں بے گناہ قتل کر دیا گیا۔ ۱۹۵۷ء کا سال میری زندگی میں انقلاب لایا، حافظ قرآن عبد الکریم کو قتل کئے جانے کے اڑھائی ماہ بعد ہمیں حکم ہوا کہ پوسٹمارٹم کیا جائے جب ہم تمام عملہ کے ہمراہ قبر پر پہنچے تو میرا خیال تھا کہ بد بو سے دماغ سن ہو جائے گا یا اندر ہڈیوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ملے گا مگر جب ہم نے مٹی پیچھے ہٹائی تو میں نے دیکھا کہ حافظ صاحب قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے ہیں میں نے حیرت ناک اور سبق آموز منظر دیکھ کر دل میں توبہ کی اور نصیحت پکڑی کہ آئندہ نہ رشوت لونگا نہ داڑھی منڈاؤں گا نماز کی پابندی کروں گا اس کے بعد شیخ محمد عبد اللہ صاحب فرمانے لگے کہ میرے مقدر نے یاوری کی اور ایک رات میں سو رہا تھا کہ میری قسمت جاگ اٹھی خواب میں ایک نہایت ہی نورانی صورت والے بزرگ ملے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تو نے توبہ کی ہے تجھے بشارت ہو کہ تیری توبہ قبول ہو گئی میں نے عرض کی یا حضرت آپ کا نام نامی اسم گرامی کیا ہے تو فرمانے لگے میرا نام سید محمد جلال الدین شاہ ہے بھکھی شریف کا رہنے والا ہوں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت حافظ الحدیث کتنے بلند مرتبہ ہیں۔

۵۔ یہ واقعہ غلام رسول پہاڑیہ بیان کرتا ہے کہتا ہے کہ حضرت صاحب

نے پیغام بھجوایا کہ غلام رسول آج شام جیہ گاؤں میں جانا ہے تیار رہنا، میں اس وقت تانگہ چلاتا تھا میں نے عرض کی کہ آج گھوڑا تھکا ہوا ہے آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں ہم عصر کے وقت یہاں سے چلے حضرت حافظ الحدیث منشی عطاء محمد ایک جیہ گاؤں کا کوئی قریشی تھا اور طالب علم ساتھی تھا، ہم براستہ روضے والی پلی جیہ گاؤں کی طرف جا رہے تھے راستے میں نہر کے کنارے ہی مسجد آتی ہے حضرت صاحب فرمانے لگے یہاں نماز پڑھ لیں بارش یا آندھی کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ حضرت صاحب کے وضو کرنے اور نماز پڑھنے تک اتنی زیادہ بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ اندھیرا بھی بہت زیادہ تھا اب پانی کی وجہ سے راستے کا بھی کوئی پتہ نہیں تھا۔ میں بہت زیادہ پریشان تھا کہ میرا گھوڑا بھی مریل سا تھا۔ اگر اس نے حضرت صاحب کو گرا دیا تو کیا ہو گا۔ بارش کچھ کم ہوئی حضرت صاحب تانگے میں تشریف لائے تو میں نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ ابھی جیہ گاؤں کم از کم دو میل دور ہے اور گھوڑا بدک اور ضد کر رہا ہے تو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ جانا تو ضروری ہے تم ایسا کرو کہ گھوڑے کی راسیں چھوڑ دو اور آنکھ بند کرو ہم سب نے آنکھیں بند کی تھوڑی دیر کے بعد ہم تانگے سمیت جیہ گاؤں میں تھے حضرت صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ کسی کو بتانا نہیں اور میں ساری زندگی اس بات کو نہیں سمجھ سکا کہ آتے ہوئے جیہ گاؤں سے اس مسجد تک ایک گھنٹہ لگے اور جاتے ہوئے پانچ منٹ بھی نہ لگیں۔ یہ سب حضرت صاحب کا کمال ہے۔ اور آپ کی زندہ جاوید کرامت ہے۔

۶۔ یہ واقعہ راقم الحروف (راجہ محمد مظہر حسین جلالی) کے والد ماجد حوالدار غلام حسین صاحب کا ہے۔ آپ فوج سے ریٹائرڈ ہو کر آئے کچھ عرصہ کے بعد گھریلو حالات سے تنگ آ کر ۱۹۸۳ء میں کراچی چلے گئے لیکن وہاں بھی ملازمت

نہ ملنے اور زاد راہ ختم ہونے پر گھر واپس آنے کی تیاری کرنے لگے اسی دوران آپ کو پتہ چلا کہ اسٹیل مل میں عارضی آسامیوں پر بھرتی ہو رہی ہے آپ وہاں بھرتی ہو گئے آپ نے خط لکھا کہ اگر حضرت حافظ الحدیث پیر کرم شاہ صاحب بھیرہ والوں سے شفارسی خط لکھوا دیں تو میں مستقل بھرتی ہو سکتا ہوں کیونکہ پاکستان اسٹیل مل کا چیئر مین حق نواز اختر پیر کرم شاہ کا مرید خاص ہے۔ میری والدہ وہ خط لے کر گھر گئیں دوپہر کا وقت تھا حضرت صاحب گھر تشریف لائے، حضرت مائی صاحبہ میری والدہ صاحبہ سے فرمانے لگیں کہ حضرت صاحب کو کھانا دو جب حضرت صاحب کھانا چکے تو حضرت مائی صاحبہ نے عرض کی کہ شاہ جی یہ فاطمہ بی بی آئی ہے اور یہ عرض کرتی ہے کہ میرے خاوند کو یہ مسئلہ ہے آپ کرم شاہ کو لکھیں وہ سفارش کریں اس کا بندہ بھرتی ہو جائے گا آپ نے ارشاد فرمایا پیر کرم شاہ صاحب سے رویت ہلال کے مسئلہ پر ہمارا اختلاف ہے اب اگر میں یہ لکھوں تو وہ کہے گا کہ چاند کے مسئلے پر اختلاف کرتے ہیں اور سفارش کرواتے ہیں یہ فرما کر حضرت حافظ الحدیث منہ پر اپنا سفید رومال رکھ کر آرام فرمانے لگے دس منٹ کے بعد حضرت مائی صاحبہ سے دریافت کیا آج دن کیا ہے تاریخ کیا ہے، حضرت مائی صاحبہ نے بتایا تو فرمانے لگے۔ کرم شاہ کی سفارش کی ضرورت نہیں اللہ ویسے ہی مہربانی کرے گا۔ اور اللہ کے فضل اور آپ کی دعا سے اس وقت کے وزیر اعظم محمد خاں جونیجو نے گیارہ آدمیوں کے مستقل ہونے کے آڈر کئے جن میں ایک میرے والد صاحب بھی شامل تھے۔ یہ آرڈر ۸۴ء ۸۔ ۲۹ کو ہوئے قبلہ والد صاحب فرماتے ہیں کہاں وزیر اعظم محمد خاں جونیجو اور کہاں بھکھی شریف کا حوالدار غلام حسین، یہ سب حضرت حافظ الحدیث کی کرامت اور دعا کا نتیجہ ہے آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ دوران ملازمت لوگوں کو بڑی مشکلات کا سامنا

ہوتا ہے مجھے کبھی بھی کوئی مشکل پیش نہیں آئی کیونکہ میرے سائیں زندہ ہیں۔

۷۔ یہ بات غلام محمد ترکھان کپڑا فروش صاحب نے بتائی، کہ ہمارا ایک رشتہ دار مستری غلام نبی دیوبندی چک نمبر ۶ سے آیا اس کے گھر ہمارے ماموں کی بیٹی تھی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھا کسی نے فیصل آباد کسی حکیم کا بتایا وہ تیار ہو کے آیا کہ فیصل آباد حکیم کے پاس جاؤں گا میں اسے حضرت حافظ الحدیث کے پاس لے گیا جب ہم نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ یا حضرت غلام نبی کے گھر میرے ماموں کی بیٹی ہے اور اولاد نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جس طرف خیال ہے اس طرف بھی جاؤ اللہ تعالیٰ فضل فرمائیں گے۔ جب باہر نکلے تو میں نے کہا غلام نبی تم حکیم کو چھوڑو، گھر چلے جاؤ اگر نو ماہ کے بعد آپ کے گھر اولاد ہوئی تو سمجھنا حضرت حافظ الحدیث کی دعا سے ہوئی ہے۔ اگر نہ ہوئی تو سمجھنا کہ یہ سب کچھ بھی نہیں۔ وہ مان گیا ٹھیک نو ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے گھر بچی دی پھر بچہ پیدا ہوا۔ حضرت صاحب کی یہ کرامت اور دعا کا نتیجہ دیکھ کر غلام نبی مستری نے دیوبندیت سے توبہ کی اور پکا اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی مسلک سے منسلک ہو گیا اور حضرت صاحب کا بیعت ہوا، الحمدللہ اب بھی حیات ہے۔

۸۔ یہ بات ماسٹر محمد افضل صاحب عقلانہ فرزند ارجمند جناب صوفی محمد خاں صاحب نے بیان فرمائی کہ آج سے پچیس سال پہلے میں اپنے ڈیرے پر کام کر رہا تھا کہ پاؤں پر معمولی خراش آ گئی اور خون بہنے لگا کافی کوشش کی لیکن خون نہ رکا آخر تنگ آ کر میں گاؤں آ گیا دوسرے دن پاؤں میں ورم آیا پاؤں خراب ہوتا گیا حتیٰ کہ میں چلنے پھرنے سے محروم ہو گیا، پاؤں کے اس زخم میں پیپ پیدا ہو گئی تقریباً ا سال میں نہ چل سکتا تھا نہ کوئی اور کام کر سکتا آخر پھالیہ

ڈاکٹر نذیر کے پاس لے گئے اس نے ایکسرے وغیرہ کیا اور کہا کہ اندر زخم میں کوئی چیز نہیں صرف زخم خراب ہو گیا ہے اس کا اپریشن کرنا پڑے گا تم کل یا پرسوں آ جاؤ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ جب گھر آئے تو حضرت حافظ الحدیث کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ آپریشن کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ بہتر کریں گے آپ نے دعا فرمائی اور آپ کے دعا فرمانے کے تیسرے دن میں گھر کے باہر سے واپس آ رہا تھا کہ ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی چیز اس زخم سے ٹکراتی ہے جب گھر جا کے دیکھا تو ڈیڑھ انچ لمبا جوار کا چھلکا تھا، جو میں نے نکالا اس کے بعد مجھے آرام آ گیا پھر مجھ سے ڈاکٹر ظفر نے پوچھا تم آئے کیوں نہیں تو میں بتایا کہ حضرت حافظ الحدیث نے یہ دعا فرمائی تھی اور چھلکا نکلنے سے میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔ ڈاکٹر ظفر صاحب (یہ ڈاکٹر نذیر کے پاس ہوتے تھے) کہنے لگے کہ یہ کام دعا سے ہی ہونا تھا ہمارے بس کی بات نہیں تھی کیونکہ چھلکا تو شریان میں تھا اور ہم نے زخم کی صفائی کرنی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے منہ سے نکلی ہوئی دعا سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

۹۔ حضرت مولانا برکت علی جلالی صاحب مدرسہ بحر العلوم بلوچستان بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ چھٹیوں میں میں حاصلانوالہ میں پڑھنے کے لئے گیا تو میرا وہاں مستقل رہنے کا پروگرام بنا، رمضان المبارک کی چھٹیوں میں حاصلانوالہ سے کراچی جانے لگا تو میں نے اپنی ایک کتاب جو وہاں پڑھ رہا تھا چادر میں لپیٹ کر استاد صاحب کو دی کہ چھٹیوں کے بعد آ کر سبق شروع کروں گا جب رمضان المبارک کی چھٹیوں گزار کر بھکھی شریف آیا تو حضرت حافظ الحدیث سے اجازت مانگی تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ حاصلانوالہ والے استاد صاحب کو لالہ موسیٰ والوں نے بطور مدرس مدعو کیا ہے وہ تو وہاں جا رہے ہیں میں نے عرض

کی کہ ان کے زیارت کے لئے تو جاؤں آپ نے فرمایا ان کی زیارت بھی کرو اور آتے ہوئے اپنی کتاب بھی لیتے آنا یہ سن کر میں اتنا شرمندہ ہوا کہ جن سے یہ بات چھپائی ان کو پہلے ہی پتہ تھا یہ کرامت دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ جن کے پاس ہوں یہ ولی کامل ہیں ان کو قدموں میں رہتے ہوئے مجھے کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔

۱۰۔مولانا برکت علی جلالی صاحب بلوچستان بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم ''شرح تہذیب'' حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھ رہے تھے تو آپ ہمیں تکرار کی زیادہ تاکید فرماتے ہماری جماعت میں کچھ ساتھی تکرار میں سستی کرتے تھے آپ پوچھتے کہ تکرار بھی کرتے ہو کہ نہیں تو ساتھی کہہ دیتے کہ جی ہاں تکرار کرتے ہیں۔ ایک دن آپ نے پوچھا تو ساتھیوں نے کہا کہ ہاں جی ! آپ نے انتہائی غصہ میں فرمایا اتنی تو تکرار کر لیا کروں کہ جھوٹ تو نہ بنے تو میں اپنے دل میں سخت شرمندہوا اور ساتھیوں کو کہا کہ آپ اپنے کو ظاہر ہی کروانا تھا، تکرار بھی نہیں کرتے اور جھوٹ بھی بولتے ہو۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت ولی اللہ ہیں اسلئے ان کے سامنے دل کو سنبھال کر بیٹھنا پڑے گا۔

۱۱۔ مولانا برکت علی جلالی صاحب بلوچستان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حافظ الحدیث کا پروگرام ملتان شریف جانے کا بنا میں بھی اتفاقاً اپنے گھر جانے کے لئے تیار تھا بھکھی شریف سے لاہور تک میں بھی حضرت صاحب کے ساتھ آیا، لاہور جب جی ٹی ایس کے اڈے پر آئے بہت زیادہ رش کی وجہ سے ٹکٹ نہ مل سکی حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ آپ جائیں اور ملتان شریف کے ساتھیوں کو کہہ دینا کہ ہم نہ آسکیں گے۔ حضرت حافظ الحدیث اور منشی عطا محمد صاحب دربار شریف حضرت داتا گنج بخش صاحب تشریف لے

آئے جب حضرت صاحب اڈے سے واپس ہوئے تو اڈا اور بس اور وہاں کی سر زمین کھانے کو دوڑنے لگی منشی عطا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب نے فرمایا برکت علی ہوراں کتھے جاناں اے اوناں وی واپس ہوناں اے، شاہ صاحب ابھی بمشکل دربار شریف ہی پہنچے ہونگے کہ میں بھی پہنچ گیا۔

۱۲۔یہ بات مولانا نورحسین جلالی فیروز والا صاحب نے بیان فرمائی کہ ۱۹۷۱ء جنگ کے دنوں کی بات ہے کہ رات کو جامعہ سے باہر رہنے پر پابندی تھی میرا گاؤں چونکہ باڈر کے قریب تھا اس لئے اضطراب کی کیفیت کے پیش نظر کسی کو اطلاع دیے بغیر اڈے پر جاکر رات دس بجے ریڈیو پر خبریں سنکر آتا ایک دفعہ خبروں میں بتایا گیا کہ امرتسر سائیڈ پر شتاب گڑھ بارڈر پر ہندوستان کی ایک چوکی پاکستان کے قبضے میں آگئی ہے میں نے سمجھا کہ وہاں ضرور لڑائی ہوئی ہوگی اور ہمارا گاؤں بھی اس کی لپیٹ میں آیا ہوگا، صبح جاکر پتہ کروں گا، اسی بے چینی اور پریشانی میں واپس آیا حضرت حافظ الحدیث کے دروازے کے سامنے سے دوڑکر گزر رہا تھا کہ آپ نے آواز دی مولوی نورحسین یہ آواز سنتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے، پہلی پریشانی تو تھی ہی لیکن اب مزید فکر ہوئی کہ اس وقت تک جامعہ سے باہر رہنے کی وجہ سے آپ ناراض ہونگے میں ڈرتا ڈرتا حاضر خدمت ہوا تو دیکھا آپ اکیلے کھڑے ہیں ذرا سے سخت لہجے میں فرمایا اس وقت تک کہاں تھا میں نے صورت حال عرض کی تو فرمانے لگے پریشانی والی کوئی بات نہیں لڑائی کے بغیر ہی دشمن چوکی چھوڑ کر بھاگ گیا ہے یہ فرماکر آپ گھر تشریف لے گئے اور میری ساری پریشانی دور ہوگئی اور مجھے یقین ہوگیا کہ میری پریشانی دور فرمانے کے لئے یہ ساری تکلیف فرمائی ہے۔ کیا یہ فرمانا کہ دشمن لڑائی کے بغیر ہی چوکی چھوڑ کر بھاگ گیا ہے نورحسین مولوی نام لے کر آواز دینا یہ

کرامتیں نہیں تو اور کیا ہے۔

۱۳۔مولانا علامہ نور حسین جلالی صاحب فیروز والا بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ محترمی و مکرمی حکیم نذیر حسین صاحب آف دانہ ضلع سیالکوٹ حاضر خدمت ہوئے میں بھی حاضر خدمت تھا دوران گفتگو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں نماز میں آنکھیں بند کرنے سے زیادہ سرور آتا ہے جب کہ یہ خلافِ سنت ہے اگر آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنے میں سرور ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آنکھیں بند کر کے نماز ادا فرماتے۔ جب حکیم صاحب اجازت لے کر اٹھے تو میں الوداع کہنے کے لئے لاری اڈے تک گیا تو مجھے کہنے لگے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنے والی بیماری مجھ میں ہے کیا تو نے بتایا تھا میں نے کہا کہ مجھے تو علم ہی نہیں کہ آپ آنکھیں بند کر کے نماز پڑھتے ہیں نیز حکیم صاحب کے متعلق حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا تھا کہ مزارات سے حکیم صاحب کو جو کچھ حاصل ہونا تھا وہ ہوگیا ہے۔ کیا ایک آدمی ظاہری بینائی سے محروم ہے اسے کیسے پتہ چلا ہوگا کہ یہ آدمی آنکھیں بند کر کے نماز پڑھتا ہے۔ ولی کامل اور صاحب کرامت ہی اصلاح کے لئے باتیں کر سکتا ہے اسی کو تو کرامت اولیاء کہتے ہیں۔

۱۴۔آپ کے ایک خادم مولانا محمد اسلم جلالی صاحب خطیب بھنگواں نزد نوشہرہ ورکاں بیان کرتے ہیں کہ دوران تعلیم شیخ کی جستجو ہوئی حضرت حافظ الحدیث اور ایک بزرگ کی طرف میلان تھا مگر کسی ایک کو ترجیح دینے میں تردد تھا ایک رات خواب میں ایک بہت بڑے بزرگ کی حاضری میں دیکھتا ہوں استفسار پر معلوم ہوتا ہے کہ صدر مجلس مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی ہیں آپ کے دائیں طرف حضرت حافظ الحدیث بیٹھے ہیں اور بائیں جانب وہ دوسرے بزرگ بیٹھے ہیں یکا یک اعلیٰ حضرت نے میرا نام لیکر اور

حضرت حافظ الحدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا سید محمد جلال الدین شاہ صاحب تو ہمارے دولہا ہیں آنکھ کھلی تو دل میں خواب کے واقعہ کی لذت و مسرت موجود تھی۔

حدیث پاک کا سبق پڑھ کر ساتھی اٹھنے لگے تو حضرت حافظ الحدیث نے بازو سے پکڑ کر مجھے بٹھایا اور مجھے فرمایا کہ محمد اسلم رات کا خواب میری زندگی میں کسی کو نہ بتانا حالانکہ میں نے آپ کو اس خواب سے مطلع بھی نہیں کیا۔ میں سوچنے لگا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا پھر پتہ چلا یہ ہی بزرگوں کی کرامتیں ہیں۔

۱۵۔ حاجی محمد بخش صاحب گوڑھا ہاشم جو متقی اور تہجد گزار مرد تھے فرماتے تھے کہ حضرت حافظ الحدیث کے وصال کے بعد میں حج کی ادائیگی کے لئے گیا تو مکہ شریف مدینہ شریف میدان عرفات میں حج کی ادائیگی کے ارکان گنبد خضراء کے سامنے حضرت حافظ الحدیث کو حاضری دیتے ہوئے دیکھا یہ بھی نہیں کہ مجھے کوئی غلطی ہوئی ہو۔ میں یہاں پاکستان میں کئی دفعہ حضرت حافظ الحدیث کی زیارت سے مستفیض ہو چکا تھا۔ وہاں دیکھا تو یہ سوچا کہ حضرت صاحب کا تو وصال ہو چکا ہے لیکن بعد میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم حضور نبی کریم ﷺ کے لطف و کرم اولیاء کاملین سے ربط و تعلق تقوی اور پرہیزگاری ذکر و فکر کی کثرت سے حضرت حافظ الحدیث کو وہ مقام ملا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑی کرامتیں آپ کو عطا فرما سکتا ہے۔

۱۶۔ مولانا محمد اکرم نقشبندی سیالکوٹی مقیم شارجہ نے استاد العلماء علامہ محمد نواز صاحب نقشبندی دامت برکاتہم سے یہ روایت سنی اور بمشکل حضرت حافظ الحدیث سے تصدیق بھی کی کہ درسیات کے مشہور محقق و مصنف اور عظیم صوفی حضرت میر سید سند شریف رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۸۱۶) آپ کی مشہور تصنیف نحو میر، علم نحو میں پہلی درسی

کتاب مانی جاتی ہے حضرت حافظ الحدیث نے فرمایا کہ جب میں علم صرف پڑھ چکا تو نحو کی ابتداء کی تو حضرت میر سید سند شریف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے حالت بیداری میں ملاقات ہوئی اور بیداری کے عالم میں ان سے علم نحو حاصل کیا۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ آپ کو اپنے سلسلہ کے مشائخ سے فطری مناسبت تھی۔

۱۷۔ یہ واقعہ حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب قاضی آزاد کشمیر نے بیان کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ۱۹۵۸ء میں فیصل آباد جامعہ رضویہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت فرمانے کے لئے تشریف لے گئے بندہ بھی ہمراہ تھا بعد از جلسہ وزیر آباد میں دوہ قرآن مجید میں شرکت کے لئے حضرت علامہ شیخ القرآن سے اجازت درکار تھی ٹرین کے سفر کے دوران ہی نماز ظہر کی ادائیگی کے متعلق عرض کیا تو ارشاد فرمایا کہ جس نے واقع ہی نماز پڑھنی ہو اس کے لئے ٹرین رک جاتی ہے یہ ارشاد فرمانا تھا کہ ٹرین صحراء میں رک گئی آپ نے فرمایا ٹرین تو رک گئی ہے اب نماز پڑھ لیں بندہ نے جائے نماز ڈال کر عرض کی آپ اس پر نماز پڑھیں اور بندہ نے بھی نماز ادا کی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو تھوڑی دیر کے بعد ٹرین چل پڑی، اب بندہ نے پھر عرض کی کہ اگر ٹرین پورے وقت نماز میں نہ رکے تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا جس نے صمیم قلب سے نماز پڑھنی ہو اس کے لئے سنت مطہرہ کے مطابق اسباب مہیا ہو جاتے ہیں بصورت دیگر گاڑی میں نماز پڑھ لے اور پھر اس نماز کا اعادہ کرے اسی طرح نماز عصر کے وقت بھی ٹرین پانچ منٹ کے لئے بغیر اسٹیشن کے رک گئی، حضرت حافظ الحدیث نے نماز ادا فرمائی اور میں نے بھی نماز پڑھ لی بعد میں آپ اپنے اوراد میں مشغول ہو گئے اور میں سوچنے لگا کہ یہ اتفاق تھا یا حضرت حافظ الحدیث کی کرامت مجھے سوچ آئی کہ دونوں مرتبہ عین نماز کے وقت آپ نے جیسے فرمایا کہ جس نے نماز

پڑھتی ہو ٹرین رک جاتی ہے تو ٹریں کیوں رکی ..........اسے کرامت کہتے ہیں۔

۱۸۔ آپ کے خادم مولانا محمد حسین جلالی صاحب خطیب سندا ضلع منڈی بہاؤ الدین فرماتے ہیں کہ میرا گاؤں کھڈ برہمناں کوٹلی آزاد کشمیر ہے بھکھی شریف میں تعلیم کے دوران ایک دفعہ گھر سے واپس بھکھی شریف آ رہا تھا پہاڑ کی بلندی پر ایک ہی راستہ تھا جس پر ہم چل رہے تھے میرے ساتھ میرا چھوٹا بھائی بھی تھا کیا دیکھتے ہیں کہ پہاڑ کی کھائی کی طرف سے ایک آدمی آیا۔اور مجھے کہنے لگا کہ مولوی صاحب آپ بھکھی شریف پڑھتے ہیں میں نے کہا کہ ہاں تو وہ کہنے لگا کہ حضرت حافظ الحدیث کو صرف مولوی نہ سمجھنا، ہم اس کھائی کو بغور دیکھنے لگے اور سوچتے رہے کہ اس طرف سے کسی انسان کے آنے کی توقع کرنا بعید از قیاس ہے وہاں سے جہاں سے وہ آیا تھا بالکل سیدھا اور سپاٹ پہاڑ ہے وہ جو کوئی بھی تھا انسان یا جن ہمارے حضرت صاحب کی عظمت و بزرگی ہمارے دل میں بڑھا گیا اور ہمیں سخت متحیر کر گیا۔

۱۹۔ حضرت حافظ الحدیث کے مرید اول مولانا سید علی حیدر شاہ صاحب چک نمبر ۸ گھوڑ پور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا بیان فرماتے ہیں کہ میں نے گاؤں میں زمین خریدی اس وجہ سے کچھ لوگوں سے میرا جھگڑا ہو گیا اور وہ لوگ مجھ سے انتقام لینے کے لیے بیتاب ہوگئے آخر ایک دن وہ لوگ مسلح ہو کر میرے گھر آ گئے اور میرے کمرے میں داخل ہو کر مجھے زدو کوب کرنے لگے اور میں نے مدد کے لئے حافظ الحدیث کو یاد کیا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت حافظ الحدیث نے مجھے گھیرے میں لیا ہوا جو بھی وار کرتا ہے آپ اپنے بازوں پر روکتے ہیں اور ان شر پسندوں کو باہر دھکتے ہیں بالآخر وہ بھاگ گئے اور مجھے نقصان نہ پہنچا سکے، امداد اس کو کہتے ہیں ظاہری حیات مبارک کے بعد بھی اگر مدد کے لئے پکارا جائے تو

ولی کامل مدد کو پہنچ جائیں تو کیا اس کو کرامت نہیں کہنا چاہیے۔

۲۰۔ آپ کے مخلص مرید اور خادم صوفی غلام قادر دتوانہ بھکھی شریف بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کی زندگی میں ہر روز حاضری دیا کرتا کبھی بھی ناغہ نہیں کرتا تھا لیکن آپ کے وصال فرما جانے کے بعد کچھ سستی ہوگئی ایک رات میری قسمت کا ستارہ چمک اٹھا میں سو رہا تھا اور میری قسمت جاگ اٹھی میں حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے دیدار سے مشرف ہوا آپ نے فرمایا غلام قادر اتنی جلدی ملاقات کا وقت بھول گئے اس کے بعد بارش ہو آندھی طوفان ہو میری صحت جیسی مرضی ہو میں نے دربار شریف حاضری سے کبھی ناغہ نہیں کیا۔

۲۱۔ یہ بات علامہ سید نظام الدین شاہ صاحب قاضی میر پور آزاد کشمیر بیان فرماتے ہیں کہ جب میں تیسرے سال میں پڑھ رہا تھا ایک دن دوپہر کے وقت حاضر خدمت ہوا آپ بیٹھک میں تشریف فرما تھے تھوڑی دیر خیر و عافیت اور اسباق کے متعلق دریافت کیا پھر فرمایا کہ مولوی محمد دین صاحب جیہّ والے باہر گئے تھے انہیں بلا لاؤ، بندہ حسب الحکم گیا، مسجد شریف کے ساتھ والے طلباء کے کمروں اور ادھر ادھر دیکھ کر جلد ہی واپس آ گیا، اور گزارش کی کہ مولوی صاحب نہیں ملے اور نہ ہی کہیں نظر آئے ہیں، اس پر قبلہ حضرت حافظ الحدیث نے میرا بازو پکڑا اور کمرے کی دہلیز پر کھڑا کر کے مجھے ارشاد فرمایا کہ مسجد کے ساتھ ملحق تین نمبر غسلخانہ دیکھو جب بندہ نے دیکھا تو مولوی صاحب کھڑے ہو کر ازار بند باندھ رہے تھے کیفیت بیان کی تو فرمایا جاؤ اب باہر نکل چکے ہونگے بلا لاؤ میں گیا مولوی صاحب کو بلا لایا مگر اس کے بعد حضرت قبلہ حافظ الحدیث کے رخ مبارک کی طرف دیکھ کر یہ سوچتا رہا کہ آپ نے ظاہر بینائی نہ ہونے کے باوجود دیکھ لیا اور میں نہ دیکھ سکا۔ مولوی صاحب کو رخصت کرنے کے بعد

ارشاد فرمایا کہ تمہاری نظر مجھ سے زیادہ نہیں دیکھ سکتی مگر یہ بات کسی کو نہ بتانا۔

حضور قبلہ عالم سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری حضرت حافظ الحدیث کو حکم فرمایا کہ آپ پڑھایا کریں اور باطنی نظر سے دیکھ لیا کریں۔ میں حیران اور ششدر رہ گیا کہ بار بار ذہن میں یہ الجھن آتی رہی آخر کار چند دنوں کے بعد استاذ الاساتذہ مولنا الحاج محمد نواز صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت قبلہ شاہ صاحب بزرگ ہیں بزرگ ظاہری آنکھیں نہ ہوتے ہوئے بھی دیکھ لیتے ہیں۔تم حسب الارشاد کسی کو نہ بتانا، اپنے مرشد کامل کی دعا خود ولی کامل اللہ تعالیٰ کی عطا رسول پاک ﷺ کی خصوصی شفقت ہو تو غسلخانے میں مولوی صاحب کو دیکھ لینا کوئی بڑی بات نہیں آپ تو پتہ نہیں کیا کیا مشاہدے فرماتے ہونگے لیکن میرے خیال میں اس سے بڑی بھی کرامت ہوتی ہوگی۔

۲۲۔ یہ بات حضرت علامہ سید نظام الدین شاہ صاحب قاضی ضلع میر پور آزاد کشمیر بیان فرماتے ہیں کہ ایک سال مدرسہ میں نئے طالب علم بہت زیادہ آ گئے جس کی وجہ سے چارپائیاں کم ہو گئیں میری چارپائی استاد صاحب نے کسی اور کو عنایت فرما دی شکایت کرنے کی نیت سے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا، حضرت قبلہ مائی صاحبہ نے دیکھ کر فرمایا آج کسی سے لڑ بھڑ کر تو نہیں آئے میرے کچھ عرض کرنے سے پہلے حضور قبلہ حضرت حافظ الحدیث تشریف لائے اور ارشاد فرمایا لڑ کر تو نہیں آیا اس کی چارپائی استاد صاحب نے کسی اور طالب علم کو دے دی ہے۔جھل ککڑ، شکایت کرنے آیا ہے مگر مجھے علم تھا میں نے پہلے انتظام کیا ہوا ہے۔محمد مظہر قیوم (حضور سجادہ نشین دامت افضالہم) کی چارپائی کا میں نے کہا تھا کہ دھلا دو، وہ سوتر کی بنی ہوئی ہلکی پھلکی اور نئی ہے مائی صاحبہ نے عرض کیا کہ وہ میں نے اچھی طرح دھلائی ہے اور اب تک وہ سوکھ چکی ہے، حضرت حافظ

الحدیث نے فرمایا محمد مظہر قیوم کہاں ہے حضرت صاجزادہ صاحب نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں اس پر آپ نے ارشاد فرمایا ایک تکیہ اٹھا لو اور دوسرا چار پائی اور نظام الدین شاہ کے کمرہ میں ڈال کر اور کھیس بچھا کر آنا، اب تو ہمارے گھر کی چارپائی ہے جب تک پڑھتا رہے گا استاد صاحب اس سے چار پائی لے کر کسی کو نہ دیں گے۔ چار پائی لے کر واپس آتے ہوئے خوش تو تھا ہی مگر ذہن خاصی دیر سوچتا رہا کہ مدرسہ میں سے کوئی بھی مجھ سے پہلے ادھر نہیں آیا تو حضرت حافظ الحدیث کو کیسے علم ہو گیا کہ نظام الدین شاہ کی چار پائی استاد محترم نے کسی اور کو لے کر دے دی پھر معاً حضرت استاذ العلماء کے الفاظ یاد آئے کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت ولی ہے اور صاحب کرامت بزرگ ہر طرح کا تصرف رکھتے ہیں۔

۲۳۔ یہ بات سید نظام الدین شاہ صاحب قاضی ضلع میر پور آزاد کشمیر نے بیان کی آپ فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب کے ایک مرید اور خادم صوفی غلام قادر دتوانہ کی والدہ صاحبہ مدرسہ کے قریب رہتی تھیں بہت نیک اور طلباء سے محبت کرنے والی تھیں ہم طلباء عموماً ان کے گھر سے لسی لاتے اگر کوئی طالب علم بیمار ہو جاتا اور حضرت قبلہ شاہ صاحب کے در دولت پر نہ جا سکتا تو مائی صاحبہ دودھ بھی دے دیتیں۔

ایک سال علاقہ میں بھینسیں بیماری سے مرنے لگیں۔ رات کو ٹھیک ٹھاک تندرست چھوڑ کر لوگ گھر آتے صبح جا کر دیکھتے مردار ہو چکی ہوتی، مائی صاحبہ نے بندہ کے ذمہ لگایا کہ حضرت صاحب سے کوئی چیز دم کروا کے لاؤں تا کہ بھینسیں اس ناگہانی بیماری سے محفوظ رہیں۔ بندہ عصر کے وقت حاضر ہوا آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب گھر تشریف لانے کے لیے مسجد سے باہر نکلے تو بندہ فوراً

نعلین سیدھی کر کے کھڑا ہو گیا تشریف لانے پر پیش کیں نعلین پہن کر آپ نے اپنا دست کرم میرے کندھے پر رکھا اور فرمایا آج مائی صاحبہ کی سفارش کرنے آئے ہو ہم طلباء کا خیال رکھیں یا مائی کی بھینسوں کا میں نے عرض کیا حضور آپ طلباء کا خیال رکھتے ہیں اور مائی صاحبہ بھی طلباء کی خدمت کرتی ہے اس لئے ہی حاضر ہوا ہوں کہ مائی طلباء سے لسی اور دودھ تک نہیں روکتی اس پر ارشاد فرمایا کہ اچھا جاؤ مائی کو کہہ دو کہ اس کی ساری بھینسیں ان شاء اللہ محفوظ رہیں گی مائی کی تسلی کے لئے گھر سے آٹا یا نمک لے جاؤ مائی کو دینا اور کہنا کہ سب بھینسوں کو تھوڑا تھوڑا کھلا دو بندہ خوشی خوشی واپس لوٹا اور مائی کو نمک لا کر دیا اور خوشخبری بھی سنا دی اس سال علاقے میں کافی لوگوں کی بھینسیں مر گئیں لیکن اس مائی کی کوئی بھینس بیمار تک نہ ہوئی۔

۴۴۔یہ بات سید محمد عرفان شاہ مشہدی جلالی صاحب نے بیان فرمائی کہ حضرت استاذ العلماء علامہ محمد سعید احمد نقشبندی مجددی سابق خطیب حضرت داتا گنج بخش لاہور نے خود میرے سامنے بیان فرمایا۔

۱۹۶۸ء میں محکمہ اوقاف کی طرف سے میرا تقرر بطور خطیب حضور داتا گنج بخش کے مزار شریف سے متصل مسجد شریف میں کیا گیا اس سے قبل دربار حضور شاہ محمد غوث کی مسجد میں باحسن وجوہ خدمت کر رہا تھا اور مدرسہ غوثیہ حنفیہ میں بھی کام ہو رہا تھا اس کے ساتھ ساتھ مسجد داتا گنج بخش میں لاؤڈ اسپیکر میں نماز اور زائرین وزراء و روسا کی دستار بندی جیسے معاملات میں ذہن پریشان تھا سوچا استاد گرامی حضرت حافظ الحدیث جب حضور داتا گنج بخش کے مزار پر حاضری کے لئے تشریف لائیں گے تو مشاورت کے بعد استعفیٰ دے دوں گا جلد ہی حضرت حافظ الحدیث حاضری کے لئے تشریف لائے آپ مزار اقدس پر حاضری میں تھے

اور میں کمرے میں استعفیٰ لکھنے کی تیاری کر رہا تھا، حضرت حافظ الحدیث حاضری سے فارغ ہو کر کمرے میں تشریف لائے اور فرمایا مولوی محمد سعید صاحب حضرت داتا گنج بخش نے حکم فرمایا ہے کہ مولوی محمد سعید سے کہو کہ یہیں رہیں اور استقامت کے ساتھ دین کی خدمت کریں یہاں سے اب ان کی چار پائی ہی اٹھے گی۔ احقر کو یہ سعادت نصیب ہوئی حضرت مولانا محمد سعید کے انتقال کے بعد ان کی چار پائی حضرت داتا صاحب کے قدمان مبارک سے اٹھی تو احقر بھی کندھا دینے والوں میں شامل تھا۔ واقف حال جانتے ہیں کہ بیسیوں بحرانوں میں مولانا کامیابی سے حضرت داتا صاحب کی عظیم مسجد میں خدمات انجام دیتے رہے۔

۲۵۔ یہ بات مولانا محمد اشرف جلالی رکن ضلع منڈی بہاؤالدین نے بیان فرمائی کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کو کتب پر عبور کا یہ عالم تھا کہ کتابوں کے صفحات سطور تک ذہن نشین تھیں۔ جب میں رکن گیا تو دیوبندی درس قرآن کی آڑ میں اہلسنت پر کیچڑ اچھال رہے تھے میں نے بھی جواباً درس قرآن شروع کیا ایک دن دیوبندی مولوی نے حوالہ دیا کہ تفسیر عزیزی میں لکھا ہوا ہے کہ اولیاء کرام کے نام پر جو چیز منسوب کی جائے وہ حرام ہوتی ہے۔ میں حاضر خدمت جناب حضرت حافظ الحدیث ہوا اور عرض کی کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح لکھا ہے آپ نے فرمایا فتاوی عزیزیہ لاؤ فلاں صفحہ نکالو، میں نے وہ صفحہ نکالا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ جو جانور اولیاء اللہ کے نام پر منسوب ہوں وہ حلال ہیں نیز فرمایا ممکن ہے تفسیر عزیزی میں ان لوگوں نے تحریف کی ہو دوسری بات یہ فرمائی یہ مولوی چند دن رہے گا۔

پہلی بات کا تعلق قال سے تھا دوسری بات کا تعلق کشف اور حال سے تھا خدا گواہ ہے کہ تیسرے دن، اس دیوبندی مولوی کو مسجد کی کمیٹی نے جواب دے

دیا، اور حضور کے فرمان پر مہر تصدیق ثبت ہوگئی۔

۲۶۔ یہ بات مولانا محمد اکرم سیالکوٹی خطیب اعظم دوبئی نے بیان کی کہ حضرت قبلہ حافظ الحدیث کی وفات حسرت آیات سے کچھ مدت قبل ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور اس دفعہ چھٹی بیکار گئی آپ نے فرمایا اب اس وقت آنا جب میں بلاؤں جب مجھے آپ کے وصال کی اطلاع ملی چہلم کے پروگرام کا علم ہوا چہلم میں شرکت کے لئے ائر پورٹ پر پہنچا تو بکنگ کرنے والے نے بتایا کہ اب کوئی جگہ باقی نہیں کیونکہ بورڈنگ کارڈ ختم ہو گئے ہیں میں پریشان ہوگیا اسی پریشانی کے عالم میں حضرت حافظ الحدیث کو پکارا کہ یا حضرت آج آپ نے مجھے بلایا ہے کہ نہیں اگر اپنے چہلم میں مجھے بلایا ہے تو میری مدد کیجئے اتنے میں ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا آگے کچھ سیٹیں خالیں ہیں میری طبیعت اور زیادہ رقت آمیز ہوئی اور میرے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ اولیاء کرام واقعی ہی مدد فرماتے ہیں قریب ہی ایک آدمی تھا اس نے میرا یہ جملہ سن لیا تھا کہنے لگا کیسے تو میں نے کہا کہ آیا تھا تو کوئی سیٹ خالی نہیں تھی اب ایک ولی کامل کو پکارا ہے تو سیٹ بھی مل گئی ہے اس آدمی نے کہا کہ تین دن سے ائر پورٹ پر آکے رسوا ہو رہا ہوں سیٹ نہیں مل رہی آپ آتے گئے ہیں اور آپ کو سیٹ مل گئی ہے۔

آپ کی دوسری کرامت یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مولوی محمد اکرم اللہ تعالیٰ تم کو بیٹا دے گا، بحمد اللہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا ہی عطا فرمایا۔

۲۷۔ یہ بات حضرت علامہ مولانا دل محمد نقشبندی جلالی صاحب خطیب اعظم راجوری جموں وکشمیر بھارت نے بیان کی آپ فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ الحدیث بظاہر آنکھوں سے معذور تھے لیکن بڑے بڑے عالم اور بڑی بڑی کتابیں

دیکھ کر اور قبلہ شاہ صاحب کی ظاہری معذوری دیکھ کر بوجہ کم عمری یقین نہیں آتا تھا کہ یہ کتابیں کیسے پڑھ لیتے ہیں۔

یہ تو جانتے تھے کہ حافظ قرآن تو ہو سکتے ہیں لیکن حافظ الکتب کیسے ہو سکتے ہیں۔ آخر ایک دن موسم گرما میں دوپہر کے وقت حضرت حافظ الحدیث قریب ہی چار پائی پر آرام فرما رہے تھے اور میں کیکر کی چھاؤں میں اصول شاشی پڑھ رہا تھا، اچانک میں نے اس خیال سے کہ اگر آپ کو کتابیں یاد ہونگی تو مجھے غلطی پر آگاہ فرمائیں گے۔ میں نے بلند آواز میں عبارت غلط اعراب سے پڑھنی شروع کردی، آپ نے توجہ مبذول فرمائی میرا نام لے کر بلایا اور فرمایا کہ اصول الشاشی پڑھتے ہو کتاب کا صرف نام ہی نہیں بتایا بلکہ متن بین السطور اور حاشیہ تک کی عبارت زبانی پڑھی اور فرمایا غالباً اس کے بارہ محشی ہیں جن میں سے دو ایک کی عبارتیں بیان فرمائیں آپ نے ایسا پڑھایا کہ ایک دن کا پڑھانا میرے لئے علمی سرمایہ بن گیا، آج تک وہ ارشاد و الفاظ میرے کانوں میں گونجتے معلوم ہوتے ہیں اور حضرت حافظ الحدیث نے ایک دن میں نہ بھولنے والا سبق پڑھا دیا۔ اور اپنی ظاہری و باطنی کرامت سے میرے دل کے وساس کو ختم فرما دیا۔

## حاصل زندگی

یہ بات حضرت علامہ حافظ عبد اللطیف صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور نے بیان فرمائی، میرے آقا و مولانا حضرت محمد ﷺ کی حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پر خصوصی نظر عنایت تھی جب حضرت حافظ الحدیث پہلی مرتبہ فیملی ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ اتفاق سے ایک دن کم ایک مہینہ آپ زیر علاج رہے خدمات سر انجام دینے کے لئے بندہ اور محمد محفوظ صاحب مشہدی مستقل طور پر رہے۔ آپ کے پاس ایک دن صاحبزادہ سید محمد محفوظ صاحب باہر تشریف لے گئے عصر کا

وقت تھا۔ آپ زارو قطار رو رہے تھے مگر جرأت نہ تھی کہ کچھ عرض کرسکوں مگر زیادہ دیر آپ کا رونا بھی برداشت نہ ہوسکا، عرض کی حضور زیادہ درد تو نہیں آپ خاموش ہو گئے اور فرمایا ہر بات بتانے والی نہیں ہوتی اور ہر بات پوچھنے والی بھی نہیں ہوتی اس کے بعد میرے اصرار پر آپ نے فرمایا سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے نہایت کرم فرمایا۔ اپنے خوان رحمت سے روٹی کے پانچ ٹکڑے کرکے ایک ٹکڑا مجھے عطا فرمایا۔

## ملفوظات حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

طالب علم کی تعلیم و تربیت کے باب میں آپ کے ملفوظات سنہری حروف میں لکھے جائیں گے آپ فرماتے ہیں۔

۱۔ طالب علم کی تعلیم اسباق کا تکرار

۲۔ طالب علم کی تربیت مستحبات تک کی پابندی ہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اخلاق کریمانہ عطا فرمائے تھے آپ طلباء پر بہت رحیم اور مشفق تھے کس طرح بھی ان کا دل نہیں ٹوٹنے دیتے تھے آپ کے لخت جگر حضرت سجادہ نشین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ چھوٹی عمر میں میری کسی طالب علم سے تلخ کلامی ہوگئی آپ نے مجھے بلا کر تنبیہ کی اور فرمایا کہ مجھے خونی اولاد سے روحانی اولاد زیادہ عزیز ہے۔

ایک روز ایک بیمار شخص حاضر ہوا جادو کی شکایت کی تو آپ نے بیری کے تازہ پتے لانے کو کہا پتے پیش کئے گئے تو آپ نے پوچھا کہ گھر والوں کو بتا کر لائے ہو؟ (قصہ یہ تھا کہ بلا اجازت نہ ہوں) عرض کیا گیا کہ اجازت سے لائے ہیں تو آپ نے ان پتوں پر دم فرمایا اور دم سے قبل تیمم بھی فرمایا۔

ایک شخص نے تعویذ کی درخواست کی تو فرمایا، عملیات والا معاملہ میرے

پاس کوئی نہیں البتہ اللہ تعالیٰ کسی پر میرے ذریعے مہربانی فرمادے تو کوئی بعید نہیں ہے۔ بادلوں کا ذکر ہوا تو فرمایا یہ بھی مامور من اللہ ہیں پہلے لوگ باران رحمت کے لئے نماز استسقاء پڑھتے تھے مگر فی زمانہ اس کا رواج ہی ختم ہوتا جا رہا ہے۔

عرض: نماز اشراق کا صحیح وقت کیا ہے؟

سورج نکلنے کے ۲۰ منٹ بعد۔

عرض: سنا ہے نماز فجر کے بعد خاموش رہے تب نماز اشراق صحیح ہوگی۔

ایک اشراق مشروط ہے اور ایک غیر مشروط ہے مشروط کی علیحدہ فضیلت ہے اور غیر مشروط کی علیحدہ، مشروط میں نماز کے بعد وہیں بیٹھا رہے تو اسے گناہ خواہ سمندری جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں معاف ہو جاتے ہیں اور غیر مشروط میں عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ اسی مجلس میں ایک فتوی آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس کے ساتھ بعض علماء کے جواب بھی منسلک تھے آپ نے فرمایا دور کے علماء کے لئے جائز ہے کہ وہ جواب دے سکتے ہیں مگر قریب والے عالم کو تحقیق کر لینی چاہیے اس کو بر تقدیر صدق سائل لکھ کر جواب کی ضرورت نہیں۔ اگر فتوی دینے میں غلطی ہوگی تو مفتی ہی مجرم ہوگا کیونکہ اس نے قرب کے باوجود تحقیق نہ کی۔

دوران گفتگو فرمایا کہ میں اپنے مدرسہ بھکھی شریف میں ملا حسن، حسامی اور شرح وقایہ پڑھتا تھا کہ ایک مسئلہ آیا، پہلے وہ مسئلہ مولوی ولی اللہ کے پاس بھی گیا تھا کہ نابالغ لڑکے کی شادی بالغہ لڑکی سے کر دی ہے بعد میں پتہ چلا کہ ہم نے غلطی کی ہے طلاق لینے کے لئے کوشاں تھے۔ مولوی ولی اللہ نے جواب دیا کہ لڑکا جب تک بالغ نہ ہو طلاق نہیں ہوسکتی پھر میرے پاس آئے میں نے کہا ایک حیلہ ہے جس سے عند الضرورت طلاق دلوائی جا سکتی ہے۔ پھر ہم مولوی ولی اللہ کے پاس گئے اور اسے کہا کہ لڑکے کو ایسی دوا دی جائے جس سے لڑکے کو

احتلام ہو جائے تو طلاق دلوائی جا سکتی ہے مگر وہ نہ مانا میں نے کہا کہ یہی مولوی نکاح توڑے گا بھی اور جوڑے گا بھی، ہم نے مسئلہ مولوی کفایت اللہ دیو بندی کو لکھ بھیجا۔ اس نے جواب لکھا کہ علمائے بلد کے سامنے فریقین حاضر ہو کر مجبوری ظاہر کریں تو علمائے بلد تفریق کرادیں تو وہ فریقین فتوی دیو بندی مولوی ولی اللہ کے پاس لے کر گئے تو اس نے تفریق کر دی اور دوسری جگہ نکاح پڑھا دیا، اگرچہ وہ مولوی گستاخ و بے ادب تھا مگر مسئلہ فقہی ہونے کی وجہ سے میں نے اشاعت نہ کی۔

کسی مولوی کی علمی و عملی غلطی کی تشہیر بطور توہین جائز نہیں ممکن ہے اس کی تذلیل میں اپنے نفس کو خوشی حاصل ہو، یہ بری بات ہے مگر عقائد کی خرابی پر نرمی برتنا بھی بری بات ہے۔

بریلی شریف میں ایک شخص بدایوں کا رہنے والا تھا۔ سکول پڑھا ہوا اور ترجمہ قرآن بھی جانتا تھا، ہمارے ہم سبق مولانا سید مسعود علی مظہر جبلپوری سے مسئلہ دریافت کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون ترجمہ اسے پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔ حالانکہ نفس الامر میں اس کا عکس ہے۔ کہ ناپاک اور بے وضو لوگ بھی قرآن پاک کو پکڑ لیتے ہیں لیکن سید صاحب نے جواب میں مزاح سا کیا اور وہ کبیدہ خاطر ہو کر چلا گیا۔ صبح ہمارے پاس آیا میں نے بڑے آرام سے مسئلہ سمجھایا کہ آیت کریمہ۔ لا یمسہ الا المطہرون، خبر نہیں بلکہ انشاء ہے۔ نہی بصورت نفی ہے۔ لفظاً خبر اور معناً انشاء ہے وہ بہت ہی شکر گزار ہوا۔ عصر کی نماز ہمارے ساتھ پڑھی۔ دس روپے پیش کئے میں نے کہا یہ اجرت بنتی ہے اس لئے میں نے نہ لئے وہ کہنے لگا میں طالب علم سمجھ کر دے رہا ہوں۔

ایک روز ارشاد ہوا عالم کو اصولوں کی پابندی کرنی چاہیے۔ سائل کی غلطی

کو بار بار نہ پکڑے۔ محدث کچھوچھوی نے فیصل آباد دوران تقریر ایک مسئلہ کے متعلق فرمایا تھا کہ میں اس مسئلہ میں بال کی کھال اتار سکتا ہوں مگر عوام کو گمراہی میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ یہ کہہ کر آسان لفظوں میں مسئلہ بیان فرما دیا۔

ایک روز ارشاد ہوا کہ ۱۹۴۹ء میں ایک شخص میرے پاس آ کر دریافت کرنے لگا کہ میرے بھائی نے باپ کی منزنیہ سے شادی کر لی ہے اور اس سے اولاد بھی ہے میں نے پوچھا شادی کئے کتنا عرصہ ہوا ہے کہنے لگا پچاس برس میں نے کہا باپ کو فوت ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟ کہنے لگا چھیالیس برس میں خاموش ہو گیا کچھ دیر بیٹھنے کے بعد تنگ آ کر کہنے لگا یا تو تمہیں مسئلہ آتا نہیں یا تو تم بتانے سے گریز کرتے ہو۔ میں نے کہا جو مرضی ہے سمجھ لو۔ آخر میں نے اسے کہا کہ پچاس لیس سال تو کیوں خاموش رہا کہنے لگا اب وہ مجھ سے ناراض ہوا ہے تو میں نے کہا تیرا مسئلہ پوچھنا دینی غرض سے نہیں۔ نفسانی خواہش پر مبنی ہے اس لئے مسئلہ بتانے سے کوئی مقصود حاصل نہ ہوگا۔

ایک روز ارشاد ہوا قول فقہاء ہے۔

مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ اَھْلَ زَمَانِہٖ فَھُوَ جَاھِلٌ"

آج کل مفتی نفرت پھیلاتے ہیں نفرت نہیں پھیلانی چاہیے لوگ ہمیں عالم سمجھ کر آتے ہیں اگر ہمیں کچھ اور سمجھیں تو ممکن ہے ہمارے پاس آنا ترک کر دیں (موجودہ دور میں) علماء کو کم از کم اپنے لبادہ اور بھیس کا لحاظ رکھنا چاہیے (پھر ایک مثال بیان فرمائی) ایک مغل بادشاہ کے پاس ایک مراثی آیا تو بادشاہ نے اسے کچھ نہ دیا وہ جنگل میں چلا گیا اور فقیروں کے بھیس میں بیٹھ گیا بادشاہ نے جب اس کی شہرت سنی تو ملاقات کے لئے گیا اور ایک تھیلی نذرانہ کے طور پر پیش کی، اس نے رد کر دی پھر دوسرے دن آ کر اس نے شاہی دربار میں سوال

کیا بادشاہ نے پہچان کر کہا کہ کل تھیلی پھینک دی تھی آج سوال کرتے ہو، اس نے کہا کل درویشی بھیس میں تھا اگر قبول کر لیتا تو درویشی پر حرف آتا تھا، پھر ارشاد فرمایا:

اَلدُّنْيَا زُومر" لَا يَحْصُلُ اِلَّا بِالدَّوْرِ

اگر دین کے ذریعے دنیا حاصل ہوتی ہو تو اسے دنیا نہ سمجھنا چاہیے۔ فرمایا حضرت ابراہیم منصوری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سے ایک عورت گزری، عورت نے غور سے دیکھا وجہ پوچھنے پر عرض کرنے لگی، زیارت مرداں کفایت گناہ، تو آپ رو پڑے اور فرمایا وہ لوگ قبروں میں چلے گئے ہیں اسی طرح ہم عالم نہیں ہیں بس عالم کا لیبل لگ گیا ہے، اسے نبھانا چاہیے، اور حسن خلق اور حسن معاشرت کو اپنانا چاہیے مثال دی کہ سکول ماسٹروں کے لئے جیوی وغیرہ کورس ہوتے ہیں۔ اگرچہ بغیر کورس بھی پڑھا سکتے ہیں مگر علماء کے لئے بھی کورس ہے۔ "تزکیہ نفس" مگر اب مفقود ہے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

حضرت غوث اعظم نے فرمایا۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً

ایک روز آپ کی مجلس مقدس میں اجزائے ایمان پر مولانا حافظ کریم بخش صاحب اور بندہ (ظہور احمد جلالی) کی گفتگو ہوئی آپ خاموش رہے حافظ صاحب فرماتے تھے کہ جمہور کے نزدیک تصدیق بالجنان اقرار باللسان اور عمل بالارکان کے مجموعہ کا نام ہے جن لوگوں میں عمل بالارکان پایا جاتا ہے ان میں ایمان کا ایک جز پایا گیا انہیں من وجہ مومن کہنا چاہیے، تو بندہ (ظہور احمد جلالی)

نے کہا ان کے نزدیک چونکہ ایمان کل ہے، تو کل اس وقت پایا جاتا ہے جب تمام اجزا پائے جائیں اور جز کے انتفاء سے کل منتفی ہو جاتا ہے (کلی اور کل میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جز کے انتفاء سے کل منتفی ہو جاتا ہے اور جزی کے انتفاء سے کلی منتفی نہیں ہوتی عمل بالارکان میں باقی دو جز نہیں پائے جاتے آپ ساعت فرماتے رہے تو پھر اس پر ارشاد فرمایا۔ اجزاء دو طرح کے ہوتے ہیں اجزائے حقیقیہ جو موقوف علیہ بنتے ہیں (۲) اجزائے فرعیہ جو موقوف علیہ نہیں بنتے، اجزائے فرعیہ، جیسے ناخن، بال، ہاتھ اور پاؤں، اجزائے حقیقہ، جن پر انسانی زندگی موقوف ہے مثلاً دل، سر وغیرہ۔

اہلسنّت (ماتریدیہ) کے نزدیک عمل بالارکان اجزائے فرعیہ کی مانند ہیں اور معتزلہ کے نزدیک اعمال اجزائے حقیقہ میں داخل ہیں نیز فرمایا تصدیق ہمارے نزدیک۔ لَـــو لَاهُ لا مْتَـــنَـــعَ کے درجہ میں ہے اور دیگر علماء کے نزدیک مُصَحِّحِ لِدَخُوْلِ الْفَاءِ کے درجہ میں ہے۔

ایک دفعہ میں گجرات گیا مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت گلزار مدینہ میں تقریر فرما رہے تھے اور جمعہ کسی دوسری جگہ پڑھاتے تھے۔ میں بھی تقریر سننے کے بعد مفتی صاحب کے ساتھ تانگے میں بیٹھ گیا، راستہ میں مفتی صاحب نے پوچھا آپ کون سی کتاب پڑھ رہے ہیں عرض کی ملاحسن انہوں نے پوچھا اجزائے ذہنیہ اور اجزائے خارجیہ میں کیا فرق ہے؟ تو میں نے کہا اجزائے ذہنیہ کا آپس میں حمل ہو سکتا ہے اسی طرح کل پر بھی حمل ہو سکتا ہے مگر اجزائے خارجیہ کا نہ آپس میں حمل ہو سکتا ہے نہ کل پر۔ اَلنَّـاطِقُ حَيَوان" لَو الْإِنْسَانُ حَيَوَان" نَاطِق" بھی کہہ سکتے ہیں مگر اَلْبَيْتُ سَقْف" یا اَبَيْتُ جُدَار" کہنا جائز نہیں اس پر مفتی صاحب بہت خوش ہوئے فرمانے لگے آپ کی کوشش بہت

مبارک ہے مگر جو مقام فقہ اور اصول فقہ کا ہے وہ منطق کا نہیں علماء کو جو مقام فقہ اور اصول فقہ سے حاصل ہوتا ہے وہ منطق و فلسفہ سے نہیں ہوسکتا ہے اس پر میں نے کہا کہ اگر آدمی فقہ اور منطق دونوں میں کوشش کرے تو؟ مفتی صاحب نے فرمایا یہ تو بہت ہی اچھا ہے۔

ایک روز مولانا محمد بشیر مصطفوی میر پوری نے عرض کی کہ نبی پاک ﷺ کے متعلق کملی والے کے لفظ استعمال کرنا کیسا ہے ارشاد فرمایا۔ اشتیاق محبت میں اگر کوئی غیر محتاط لفظ استعمال ہو بھی جائے تو معاف ہو جاتا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور چرواہے کا واقعہ مشہور ہے۔ سرور کائنات ﷺ کے فضائل بے شمار ہیں اگر محبت سے صرف یہ بھی کہہ دے تو صحیح ہے دوران مجلس یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مولوی کو محتاط رہنا چاہیے۔ عوام کو "کیوں کیوں" کی عادت نہیں ڈالنی چاہے۔ ابتداء ابتداء میں بھکھی کے لوگوں نے مجھ سے جمعہ کے بعد احتیاط الظہر کا مسلہ پوچھا میں نے کہا کسی اور عالم سے پوچھو مجھ پر تمہیں اعتبار نہیں ہے۔ تمام لوگ یک زبان کہنے لگے کہ ہمیں آپ کی زبان پر اعتبار ہے۔ میں نے کہا اگر اعتبار ہوتا تو مسئلہ دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی میرا ہمیشہ کا عمل ہے کہ احتیاط الظہر پڑھتا ہوں۔

مولانا محمد بشیر مصطفوی نے کہا کہ تصور شیخ میں کبھی لطف کی کمی محسوس ہوتی ہے؟ فرمایا ذکر قلبی بھی ساتھ ہو تو انشاء اللہ کام بنا رہے گا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا مقام ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ ہے کہ بعض کا نام ذکر کرتا ہے اور جزا و سزا مرتب فرما دیتا ہے جیسے فرعون، ہامان، قارون اور حضرت ابراہیم و اسماعیل و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام لیکن یہ طریقہ بہت کم ہے اور اکثر طریقہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نام ذکر نہیں کرتا بلکہ

کوئی خاص وصف ذکر فرماتا ہے، خواہ برا ہو یا اچھا اور اس پر وعدہ وعید مرتب فرما دیتا ہے۔ جسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور یہ ہی مستعمل ہے قرآن مجید میں آپکا نام تو صراحۃ ذکر نہیں بلکہ آپ کا وصف خاص ذکر کیا ہے جیسے ارشاد فرماتا ہے سورہ انفال رکوع نمبر ۶ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وھَاجَرُوْا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا اولئک ھم المومنون حقا: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جو اوصاف بیان کئے ہیں وہ تمام صدیق اکبر میں موجود ہیں یہاں دو قسم کے لوگوں کا بیان ہے ایک مہاجرین کا دوسرا انصار کا، مہاجرین کی صف اول میں نام صدیق اکبر آتا ہے جس کو مخالفین بھی تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکے چنانچہ شیعوں کی کتابوں میں موجود ہے عرب کھوجی تھے اس لئے صدیق اکبر حضور ﷺ کو تین میل اپنے کندھے پر اٹھا کر غار ثور میں لائے اور سواری بننے کا شرف حاصل کیا ادھر فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کے بت گرائے جا رہے تھے لیکن کچھ بت اونچے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کو فرمایا کہ میرے کندھوں پر بیٹھ کر ان بتوں کو گرا دو لیکن حضرت علی نے معذرت پیش کی اور عرض کیا کہ حضور آپ میرے کندھے پر سوار ہو کر گرا دیں اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم بار نبوت نہیں اٹھا سکتے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے اپنا قدم مبارک رکھا تو حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے ریزہ ریزہ ہو گیا ہو چنانچہ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق جب حضرت علی آپ کے کندھے پر بیٹھے تو فرماتے ہیں کہ جب میرا جسم آپ کے جسم کے ساتھ مس ہوا تو میں نے اوپر نگاہ کی تو عرش تک میری نگاہ پہنچ گئی ساتوں آسمانوں کے حجاب اٹھ گئے یہ بات شواہد النبوت میں ہے یہ تو حضرت علی کی شان ہے جن کے لئے تمام حجابات اٹھ گئے جن کے جسم کے ساتھ صرف

کندھے مبارک مس ہوئے اور جن کا جسم پورے کا پورا نبی اکرم کیساتھ مس ہوا ان کی کیا شان ہو گی جب غار ثور میں آپ صدیق اکبر کی گود میں جلوہ فرما تھے تو آپ ﷺ اچانک مسکرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا اے صدیق تیرے وہ ساتھی جو حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے ہیں میں نے ان کو دیکھا وہ کشتی میں سوار ہیں اور خوش و خرم ہیں اس پر صدیق اکبر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے دکھا دیجئے تو آپ نے فرمایا ابھی تک نظر نہیں آئے بس یہ کہنا تھا تو صدیق اکبر نے عرض کی کہ حضور اب مجھے نظر آ گئے ہیں، آپ ﷺ کے جسم سے جو چیز بھی مس کر گئی اس کے سامنے کوئی حجاب نہ رہا یہ اس کا ہی کرشمہ ہے کہ سینکڑوں کوس دور صدیق اکبر حبشہ میں ان کو کشتی میں سوار دیکھ رہے ہیں یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب نبی کو مان کر مس ہو ورنہ تو کافروں کے جسم بھی آپ کے ساتھ لگتے رہے۔ حضرت علی نے دل و جان سے مان لیا تب ان کو یہ مقام حاصل ہوا، تو اگر صدیق اکبر نے دل و جان سے نہ مانا ہوتا تو آپ کے حجاب کیونکر اٹھتے، صدیق اکبر کو یہ مقام عطا ہونا اس چیز کی غمازی کرتا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو دل و جان سے مان لیا تھا، اس طرح ایک دفعہ حضرت امیر معاویہ اونٹنی پر نبی پاک ﷺ کے پیچھے سوار تھے اور امیر معاویہ کا شکم ذرا بڑا تھا اس لئے اپنے شکم کو سکیڑنے کی کوشش کرتے اور اپنا پیٹ پیچھے کھینچتے تو حضور ﷺ نے فرمایا اے معاویہ! اپنا پیٹ پیچھے نہ کھینچ تیرے جسم کا جو حصہ میرے ساتھ لگ گیا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی تو حضرت امیر معاویہ آپ کے ساتھ لگ گئے۔ تو مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ آپ کے جسم مبارک سے جو چیز لگ گئی اس پر آتش دوزخ حرام ہو گئی تو پھر کہنا صدیق اکبر معاذ اللہ دوزخی ہیں کتنی بڑی خباثت ہے۔ دوسری بات یہ کہ اگر صدیق اکبر کی شان میں اس قسم کے الفاظ جیسے بے ایمان کہنا اور

دوزخی کہنا وغیرہ بولے جائیں تو یہ صدیق اکبر کی توہین نہیں بلکہ خود حضور ﷺ کی شان میں گستاخی ہے کیونکہ صدیق اکبر پورے تیس برس آپ کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے اور نبی پاک ﷺ ہر نماز میں یہ پڑھتے تھے۔

**اهدنا الصراط المستقیم** : تو مطلب یہ ہوا، معاذ اللہ آپ ﷺ کی دعا قبول نہیں ہوئی حالانکہ رب فرماتا ہے جس وقت بھی میرا کوئی بندہ مجھے پکارے اور دعا کرے میں قبول کرونگا اور کرتا ہوں اگر مومن کی دعا رد نہیں ہوسکتی تو نبی بلکہ سید الانبیاء کی دعا کیسے رد ہوسکتی ہے، یہ اعتراض ہے اور حضور ﷺ کی نا فرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے صدیق اکبر کی کوشش سے پانچ صحابی جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں ایمان لائے جن کو دنیا میں جنت کی خوشخبری دی گئی تو جن کی کوشش سے جو ایمان لائے جن کو دنیا میں جنت کی خوشخبری دی ہو ایمان لانے والے تو جنتی ہوں تو کیا جن کی وجہ سے ایمان لائے وہ جنتی نہیں اور ان میں سے دو ایسے صحابی ہیں جن کو خود حضور ﷺ نے فرمایا فداک ابی وامی ( یعنی سعد اور حضرت زبیر حضرت صدیق اکبر جب ایمان لائے تو آپ ﷺ کے پاس چالیس ہزار اشرفیاں تھیں وہ تمام راہ خدا میں صدقہ کر دیں اور ان کو رفاہ عامہ کی خاطر خرچ کیا گیا اور کچھ رقم سے مسجد نبوی کی زمین خریدی گئی جس کی شان یہ ہے جس نے چالیس نمازیں پڑھ لیں اس پر جنت ضروری ہوگئی۔ صدیق اکبر جس وقت ایمان لائے اس وقت حضور نبی کریم علیہ السلام کے پاس نہ تو ظاہری مال و دولت تھی اور نہ لاؤ لشکر تھا تو پھر اس وقت کیا لالچ ہوسکتا ہے بلکہ اس وقت ایمان لانا تو اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ آلہ وسائر صحابتہ وسلم

## اخلاق کریمانہ

اہلیہ محترمہ جناب حضرت پیر سید محمد محفوظ مشہدی بیان فرماتی ہیں کہ ہم بچپن میں اپنے دادا حضور سے اکثر بزرگوں اور صوفیائے کرام کے متعلق ان کے حالات زندگی اور کرامات کے متعلق سنا کرتے تھے کہ کس طرح برصغیر پاک و ہند میں صوفیائے کرام اور مشائخ عظام نے مسلم معاشرے کے استحکام اور تبلیغ اسلام کے ضمن میں گراں قدر خدمات انجام دیں شاہاں و سلاطین ملک اور علاقے فتح کرتے تھے اور صوفیائے کرام قلوب مسخر کرتے تھے اور ان مردان خدا کے آگے بڑے بڑے کج کلاہ سر تسلیم خم کرتے تھے یہ بزرگان دین عوام میں گھل کر ان کو اسلام کی تعلیم دیتے اور اس طرح تبلیغ و تزکیہ کے فرائض انجام دیتے تھے کہ قبیلے کے قبیلے اور گاؤں کے گاؤں دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے تھے۔

لیکن یہ باتیں صرف سننے سنانے پر ہی موقوف تھیں کسی ایسے بزرگ کی زیارت نصیب نہیں ہوئی تھی تاہم قسمت نے آہستہ سے رخ بدلا اور مجھے ایسے ہی ایک بزرگ کے گھر میں بحیثیت بہو آنے کی سعادت ملی اور کافی عرصہ آپ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا میں نے ابا جان قبلہ میں وہ تمام خوبیاں علی وجہ الکمال دیکھیں جو کبھی اپنے دادا جان سے سلف صالحین کے متعلق سنا کرتے تھے، آپ دینی اور دنیاوی لحاظ سے ہر طرح کامل شخصیت تھے جس بات کی قولاً تعلیم فرماتے عملاً بھی اس کا درس دیا جاتا نامحرم خواتین سے کلام و اختلاط سے مکمل احتراز فرماتے، اگر کسی عورت نے کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہوتا تو وہ کچھ فاصلہ پر بیٹھ کر عرض کرتی آپ اسے اچھی طرح سمجھاتے اور اس کی تشفی فرماتے۔

ایک بار ایک عورت نے کہا کہ شاہ صاحب میرا خاوند اکثر مجھے پاؤں کی جوتی کہہ کر پکارتا ہے جس سے مجھے بہت زیادہ کوفت ہوتی ہے اس کے ازالہ کی

کوئی تدبیر فرمائیں اس پر آپ نے اسے نہایت شفقت سے سمجھایا اور دلاسہ دیا اور کہا میں اس بیوقوف کو سمجھاؤں گا اور وہ یہ نہیں سمجھتا کہ عورت سب سے پہلے ماں ہے جو کہ انتہائی قابل احترام ہے، دوسرا روپ بہن اور بیٹی کا ہے جو کہ اپنے بھائی اور باپ کی سلامتی کے لئے ہر وقت دعا گو رہتی ہے اور ان کا تقدس کسی صورت پامال نہیں کرنا چاہتے، بیوی ہر صورت میں اپنے خاوند کی خیر خواہ رہتی ہے اس کو ایسے نہیں کرنا چاہیے بہر حال وہ عورت قلبی طور پر مطمئن ہو گئی، ہم چاروں بہوؤں کو وہ اپنی بیٹیوں کی طرح سمجھتے تھے آپ کا اخلاق ایسا تھا کہ ہم چاروں سمجھتی تھیں کہ میں انہیں سب سے زیادہ عزیز ہوں کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں سیالکوٹ سے ہو کر آؤں اور وہ میرے دادا جان

کی خیریت نہ پوچھیں جتنی دیر میں ان کے پاس رہی ہوں میں نے دیکھا کہ گھر میں آپ کا رویہ مساویانہ اور انداز متوازن تھا ہر ایک کی عزت نفس کا خیال رکھتے کفایت شعاری کی تلقین فرماتے گھریلو اخراجات میں تجاوز سے منع فرماتے، تحریری حساب دینے پر خوشی کا اظہار فرماتے۔ ۱۹۸۰ء کی بات ہے جب میرے ہاں تیسری بیٹی پیدا ہوئی تو خواتین افسوس کے لئے آنے لگیں قبلہ ابا جان کو نہ جانے کیسے پتہ چل گیا آپ نے اسی وقت موجود خواتین کو بلا کر فرمایا یہ تو کافروں کی علامت ہے اور یہ آیت پڑھی۔ واذا بشر احدھم بالانثی ظل وجھہ مسودو ھو کظیم (۱۶۔۵۸) ترجمہ اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے۔

المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا والبقیت الصلحت مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگھار ہے باقی رہنے والی بات نہیں اور ان خواتین کو سمجھایا کہ آئندہ کبھی ایسا نہ کریں اور ساتھ ہی بچی کے لئے دعا فرمائی اس دعا کا نتیجہ ہے

کہ وہ بچی گھر میں سب سے زیادہ ذہین ہے آپ اس بچی سے بہت زیادہ پیار فرماتے، اللہ تعالیٰ آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

## اصلاح نفس

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کسی بھی طالب کو ارادت میں لیتے وقت فرمایا کرتے کہ ہر کسی کے ساتھ نیکی اور خیر خواہی کرنا اس امید پر نہیں کہ وہ تیرے ساتھ بھلائی کرے گا بلکہ اس امید پر کہ رب کریم راضی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہی فوز عظیم کا باعث ہے اور فرماتے کہ چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب کرنا اور پھر اس طرح اصلاح فرماتے کہ جب تو اس دنیا سے جائے تو کم از کم تیرے ذمے کوئی فرض نماز نہ رہی ہو۔ بلکہ ساری نمازیں ادا کر دی گئی ہوں فرماتے کہ نماز کی کوتاہی سے رب تعالیٰ سخت ناراض ہوتے ہیں آپ اصلاح اس طرح بھی فرماتے کہ قول سے نہیں بلکہ عمل سے ایک دفعہ آپ سفر کے دوران اڈا کنگ روڈ پر اترے اور مسجد شریف میں تشریف لائے اس وقت بندہ (حافظ محمد اقبال سرائے عالمگیر) زمانہ طالب علمی میں اڈا کنگ روڈ کی مسجد میں امامت و خطابت کی ذمہ داری نبھاتا تھا میں نے عرض کی حضور چائے لاؤں خوش ہوکر فرمایا ضرور لاؤ میں نے چائے پیش کی تو فرمایا کہ بغیر نیت اعتکاف مسجد میں کھانا پینا اور آرام کرنا ناجائز ہے اعتکاف کی نیت ضرور کرنی چاہیے۔ میں نے عرض کی حضور یہاں بیٹھے بیٹھے اعتکاف کی نیت فرمالیں فرمایا ایسے جائز نہیں بلکہ مسجد کی حد سے باہر نیت کر کے پھر مسجد میں داخل ہونا چاہیے۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ باوجود ظاہری معذوری کے اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور مسجد کے باہر سے اعتکاف کی نیت کر کے پھر مسجد شریف میں داخل ہوئے اور چائے نوش فرمائی اور اپنے عمل سے مجھ پر اور کئی ساتھیوں پر واضح فرما دیا کہ

شریعت کے مسائل میں کوئی چھوٹ نہیں اور انکو اسی طرح کرنا چاہیے جس طرح شریعت اور فقہ نے بتایا ہے آپ نے اپنے عمل سے ہمارے نفس کی اصلاح فرمائی۔

## وصیت نامہ

یہ حضرت مولانا محمد نواز صاحب کی خاص الخاص باتیں جو کہ ان کے گھر ( راجہ محمد مظہر حسین جلالی ) راقم الحروف نے آڈیو کیسٹ میں ریکارڈ کیں تھیں اس محفل میں حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب اور صاحبزادہ سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب بھی کچھ وقت کے لئے موجود تھے اس دن ہی آپ نے حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب، حضرت صاحبزادہ سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب اور حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کو حدیث پاک پڑھانے کی اجازت عطا فرمائی اور سند عطا فرمانے کا وعدہ کیا آپ نے یہ فرمایا کہ ہم نے سند پریس کو چھاپنے کے لئے دی ہوئی ہے جب چھپ کر تیار ہو جائے گی تو ایک سند ( حضرت پیر سید مظہر قیوم شاہ صاحب سے مخاطب ہو کر ) آپ کو دیں گے ایک نوید الحسن کو ایک اشرف آصف کو دیں گے۔ اس کے بعد فرمایا

میرے اور حضرت حافظ الحدیث کے تعلقات ایسے تھے کہ ہم اڑتالیس سال اکٹھے رہے پینتیس (۳۵) سال برابر میں نے آپ کو مطالعہ کروایا ان سالوں میں میں اور حضرت صاحب کبھی بھی ناراض نہیں ہوئے اتنا عرصہ میں نے اپنی مرضی سے شاہ صاحب سے اختلاف بھی نہیں کیا۔ دس سال بالکل اکٹھے رہے ہیں تعلیم کے دوران بریلی شریف حاصلانوالہ، ڈنگہ، میانہ گوندل میں کھانا کھانے سے لیکر کپڑے بدلنا کپڑے دھونا وغیرہ میں آپ کا ہر کام کرتا تھا، میرا نظریہ یہ تھا کہ آپ میرے پیر نہیں بلکہ پیر بھائی تھے لیکن میں نے ساری زندگی آپ کو اپنا پیر ہی سمجھا ہے میں نے ادب ان کا پیروں والا ہی کیا ہے ایک بات

اور بھی ضروری ہے کہ میں نے آپ کو رسول کریم ﷺ کی ایک حدیث پاک ہے کہ میری آل حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا، میں آپ کو نوح علیہ السلام کی کشتی سمجھتا رہا ہوں اور اپنے آپ کو کشتی کے ساتھ ایک سنگل ہوتا ہے جب کشتی کو روکنا ہو تو سنگل کو گرا دیتے ہیں کی ایک کڑی سمجھتا رہا ہوں حدیث تو ہے لیکن قرآن کی آیت بھی تو ہے الــــا المودة فی القربی میری قریبی لوگوں سے محبت کرو۔

شرقپور شریف میں عرس ۳ ربیع الاول شریف کو ہوتا ہے اس دن ہمارے مدرسہ بھکھی شریف میں چھٹی ہوتی ہے۔ میں ۲ ربیع الاول شریف حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اجازت فرمائیں کہ میں شرقپور شریف عرس پاک میں شرکت کروں حضرت صاحب فرمانے لگے کہ آپ کو اجازت ہے اور ساتھ ہی فرمایا کہ اگر اللہ کو منظور ہوا اور اگر گاڑی کا انتظام ہو گیا تو میں بھی حاضر ہو جاؤں گا میں نیچے بیٹھا ہوا تھا جب کہ حضرت صاحب چار پائی پر تشریف فرما تھے حضرت صاحب پر زیادہ بیماری یا موت کے آثار بالکل نہیں تھے میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا کہ شاہ جی ہم کافی مدت اکٹھے رہے ہیں بچپنا بھی تھا اور جوانی بھی اگر اس عرصہ میں جانے یا انجانے میں کوئی غلطی یا گستاخی ہو گئی ہو تو مجھے اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے واسطے معاف فرما دیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار آدمی ٹھیک اور تندرست ہو جاتا ہے اور تندرست آدمی کسی بھی حادثے میں فوت ہو جاتا ہے کیا پتہ میں نے پہلے مرنا ہے یا آپ کا وصال شریف پہلے ہو گا آپ کے یہ لفظ ہیں کہ اتنے سالوں میں میرے ذہن میں آپ کی کوئی غلطی نہیں اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو میں آپ کو معاف کرتا ہوں پھر حضرت حافظ الحدیث فرمانے لگے کہ اگر اس دوران مجھ سے

کوئی غلطی ہوگئی ہو تو آپ بھی مجھ کو معاف کرنا میں نے عرض کیا حضرت جی میں
نے بھی معاف کیا میری یہ سعادت ہے کہ میں نے اور شاہ صاحب نے ایک
دوسرے کو بخش لیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میں پہلے فوت ہوا تو اپنے تمام سنگی
ساتھیوں کو کہنا کہ ہر آدمی میرے لئے ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف پڑھ کر لائے تو
میں نے کہا کہ حضرت جی ادھار کوئی نہیں میں نے اس رمضان شریف میں اعتکاف
کے دوران ایک لاکھ مرتبہ کلمہ شریف پڑھا ہوا ہے وہ آپ کی ملک کرتا ہوں آپ
نے قبول فرمالیا میں نے آپ سے عرض کی کہ اس دفعہ شرقپور شریف سے واپسی
پر میں اپنے گاؤں بھی جاؤں گا۔ اس کے بعد میں چلا گیا، عرس شریف کے بعد
میں اپنے گاؤں چلا گیا میرا ارادہ تین دن قیام کا تھا لیکن میرا دل کہتا کہ بھکھی
شریف چلو لہٰذا ایک رات اپنے گاؤں، بلو میں رہنے کے بعد میں واپس آگیا
جب کنگ روڈ پہنچا تو حیران رہ گیا کہ گاڑی میں لاہور گجرات کے سنگی موجود تھے
مجھے دیکھ کر پوچھنے لگے آپ کدھر جب میں بتا چکا تو انہوں نے حضرت صاحب
کے وصال کی خبر دی۔

## وصال شریف

شبانہ روز مجاہدہ ریاضت علمی اور تحقیقی مصروفیات نے آپ کی صحت پر بڑا
اثر کیا قویٰ میں اضمحلال پیدا ہوا تو عوارض نے حملہ کر دیا اس پر مستزاد حاجتمندوں
کا ہجوم اور آپ کا کسی کو بھی رد نہ فرمانا آپ کی ہم عصر شخصیات کا مطالعہ کریں تو
پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کام کے وقت کام اور آرام کے وقت آرام کو معمول
بنایا۔ مگر آپ کے متعلق مشاہدہ یہی ہے کہ جس وقت بھی کوئی سائل حاجت مند
دینی و دنیاوی امور میں راہنمائی کے لئے حاضر ہوا آپ نے اسی وقت اسے
اذن باریابی عطا فرمایا اس کے لئے کسی چھوٹے بڑے کی بھی قید نہیں تھی صبر کا یہ

عالم تھا کہ انتہائی تکلیف میں بھی اگر دریافت کرتے تو فرماتے بالکل ٹھیک ہوں اکثر فرماتے رضائے رب پہ راضی رہو منہ سے کچھ نہ کہو جبکہ حاضرین کے دکھ سن کر تسلی اور دعائیں دیتے صحت روز بروز بگڑتی چلی گئی اور بالآخر علماء عصر کا امام الاتقیاء کا تاج شفقت و شرافت کا پیکر علم و عمل کا مخزن رشد و ہدایت کا آفتاب ۷۰ سال پورے عالم اسلام کو اپنے فیوض و برکات سے منور فرمانے کے بعد ۴ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۸ نومبر ۱۹۸۵ بروز سوموار صبح سات بج کر تین منٹ پر سینکڑوں تلامذہ ہزاروں ارادت مندوں لاکھوں محبین کو پرنم چھوڑ کر خود مقصود حقیقی کا وصال پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

چند ساعتوں میں یہ خبر شہر شہر گاؤں گاؤں پہنچ گئی فضاؤں نے غم کی چادر اوڑھ لی ماحول سوگوار ہوگیا ایوان تقوی تاریک ہوا کہ شہر یار اٹھ گیا بزم عشاق لٹ گئی کہ صدر محفل نہ رہا۔ جامعہ کا دارالحدیث حیران اور خاموش تھا کہ مجھ میں علم و حکمت کے موتی لٹانے والا محبت رسول ﷺ کے زم زمے بہانے والا کدھر گیا قیامت صغری بپا تھی اہل زمین کے ساتھ ساتھ زمین و آسمان بھی رو رہا تھا ایک عالم دین بولا حافظ الحدیث کے بیٹوں تم ہی یتیم نہیں ہوئے آج دنیائے اہلسنت یتیم ہوگئی ہے۔ محبین قافلہ در قافلہ پہنچنے لگے راستے دبی دبی سسکیوں سے اٹ گئے صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ چھوٹ جاتا۔ سنت رسول ﷺ کے مطابق نماز مغرب کے بعد آپ کو غسل دیا گیا، حضرت مولانا محمد نواز صاحب، صاحبزادہ محمد مظہر قیوم شاہ صاحب، صاحبزادہ سید محمد محفوظ مشہدی صاحب، صاحبزادہ سید محمد عرفان شاہ صاحب صاحبزادہ سید محمد انوار شاہ صاحب، مولانا حافظ نذیر احمد صاحب، مولانا حافظ محمد کریم بخش، مولانا کامل دین رضوی. مولانا مفتی مہر علی صاحب، سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب' مولانا محمد حسین صاحب، مولانا لیاقت علی

صاحب، مولانا زین العابدین صاحب، مولانا کامل دین رضوی صاحب، مولانا مفتی اصغر علی صاحب، مولانا عبدالجلیل صاحب' مولانا عبد الرشید صاحب، مولانا عبداللطیف صاحب' جناب میاں محمد اسلم صاحب، حافظ محمد عظمت اللہ صاحب اور مولانا ظہور احمد جلالی مانگا منڈی نے آپ کو غسل دینے کی سعادت حاصل کی۔ ساری رات حاضرین زیارت کرتے رہے اور مسلسل تین گھنٹے کھڑے ہو کر محبت رسول ﷺ سے سرشار صلوۃ وسلام اور نعت شریف پڑھتے رہے قرآن خوانی کا سلسلہ رات بھر جاری رہا۔

۱۹ نومبر بروز منگل صبح ہزاروں عشاقان جمع تھے قرآن خوانی اور قصیدہ بردہ شریف پڑھتے ہوئے ہر عاشق کو دارالحدیث میں پھر آپ کی زیارت کرائی گئی جامعہ محمدیہ سے آپ کا جنازہ نو بجے اٹھایا گیا اور برلب سڑک ہائر سیکنڈری سکول بھکھی شریف کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں لایا گیا جہاں صوفی غلام سرور صاحب بی اے بی ایڈ صوفی محمد افضل حیات صاحب عربی ٹیچر اور حافظ اصغر علی نے لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کر رکھا تھا نماز جنازہ اسپیکر کے بغیر ہی ادا کی گئی جنازہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے پاکستان کے کونے کونے کے عشاق اور متعلقین کا تاریخی اجتماع تھا۔ صاحب الرائے لوگوں کے اندازہ کے مطابق ایک لاکھ سے زیادہ افراد نے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی آپ کے مریدین اور فضلاء کے علاوہ ملک کے جید علماء کرام اور مشائخ عظام سینکڑوں کی تعداد میں موجود تھے دس بجکر تیس منٹ پر نماز جنازہ ادا کی گئی امامت کے فرائض قبلہ عالم حضرت حافظ الحدیث ﷫ کے ۱۹۳۶ء کے سفر و حضر کے رفیق استاد العلماء مولانا محمد نواز صاحب نے انجام دیئے نماز جنازہ کے فوراً بعد پھر زیارت کرائی گئی بعد ازاں جنازہ اٹھایا گیا بے شمار لوگ زیارت نہ کر سکے، اس لئے پھر پہلے مردوں کو

اور پھر عورتوں کو زیارت کروائی گئی۔

آپ کے صاحبزادے سید محمد انوار پیر شاہ نے اپنے معاونین مستری محمد عرفان، سید محمد بوٹے شاہ صاحب اور سید سرور حسین شاہ مشہدی، وغیرہ سے ملکر آپ کے مکان سے مشرق کی طرف واقع قبرستان میں قبر انور تیار کرائی تابوت کے اردگرد لگنے والی اینٹوں پر رات گئے تک اور صبح نماز فجر کے بعد سینکڑوں علماء حفاظ اور طلباء نے قرآن خوانی کی نصف سے کچھ کم اینٹوں پر دو دو پارے اور باقی اینٹوں پر ایک ایک پارہ پڑھ کر دم کیا۔

نماز ظہر کے بعد تدفین کے لئے جنازہ اٹھا مضبوط سے مضبوط دل بھی ضبط نہ کر سکا ہر ایک کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے دل بیقرار اور روحیں بے چین تھیں قبر شریف کے پاس پھر زیارت کروائی گئی ٹھیک پونے چار بجے آپ کی تدفین مکمل ہوئی مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب گوجرانوالہ نے انتہائی سوز سے صلوۃ وسلام قصیدہ بردہ شریف کے اشعار پڑھے اور دعا فرمائی۔

## باب دوم

# سوانح حیات جانشین حضرت حافظ الحدیث پیر سید مظہر قیوم شاہ مشہدی جلالی

# سوانح حیات جانشین حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

## ولادت باسعادت

حضور جانشین حضرت حافظ الحدیث ۴ محرم الحرام بروز جمعرات بوقت اشراق ۱۳۷۰ھ بمطابق ۱۹۵۰ء کو حضرت حافظ الحدیث پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپکی پیدائش سے پہلے ہی خواب میں حضرت مولانا محمد نواز صاحب کو اشارہ ہو چکا تھا کہ حضرت حافظ الحدیث کے گھر نیک اور صالح فرزند کی ولادت ہونے والی ہے۔

بسم اللہ شریف حضرت حافظ الحدیث نے پڑھائی۔ بعد ازاں حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم فاضل جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف سے قرآن مجید ناظرہ پڑھا اور منشی مہر دین صاحب مرحوم سے ابتدائی کتب پڑھیں۔ تحصیل درسیات کیساتھ ساتھ میٹرک کا امتحان سرگودھا بورڈ سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔

## دینی تعلیم

آپ نے درسیات کی تکمیل جامعہ محمدیہ بھکھی شریف سے کی یہاں آپ نے استاد الاساتذہ مولانا محمد نواز صاحب مجددی' مولانا حافظ کریم بخش صاحب جلالی' مولانا حافظ نذیر احمد جلالی سے موقوف علیہ تک تعلیم حاصل کی۔

حضرت پیر سید عظمت علی شاہ صاحب آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب مشہدی جلالی جامعہ کے اساتذہ سے اسباق پڑھنے کے بعد حضور قبلہ حضرت حافظ الحدیث پیر

سید محمد جلال الدین شاہ صاحب کو سنایا کرتے اس طرح ہم دیگر طلباء سے زیادہ محنت اور لگن سے پڑھتے اور قبلہ حضرت حافظ الحدیث ہمیں زیادہ سختی اور محنت سے اسباق پڑھاتے۔ ہم اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ چھٹی نہ کرتے بلکہ آپ کے پاس چھٹی کے بعد بھی پڑھا کرتے۔

حضور جانشین حضرت حافظ الحدیث پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب نے حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب کی زیر نگرانی انتہائی محنت لگن اور جانفشانی سے درس نظامی کی کتب پڑھیں۔ آپ نے درسیات کی تکمیل کے دوران ہی ابتدائی کتب کی تدریس جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف شروع کر دی آپ نے صرف، نحو، فلسفہ، منطق و معانی، فقہ، اصول حدیث اور علم حدیث پاک کو نہایت محنت کیساتھ پڑھاتے اور اپنے والد گرامی سے ۱۹۷۳ء میں دورہ حدیث شریف مکمل کیا اور تنظیم المدارس کے امتحان منعقدہ ۱۹۷۳ء میں امتیازی کامیابی حاصل کی۔

## جناب حضرت صاحب بحیثیت معلم

۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۵ء تک آپ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف میں باقاعدہ تدریس فرماتے رہے اور جامعہ کے ناظم اعلیٰ کے فرائض بھی بخوبی سر انجام دیتے رہے۔ آپ نے جامعہ کے معاملات کو انتہائی خوش اسلوبی اور مہارت سے سرانجام دیا۔ اور جامعہ کے موجودہ بلاک کی تعمیر اور تزئین و آرائش کا کام آپ ہی نے کروایا۔

## اقامت دین حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

شروع ہی سے آپ کے دل میں دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تڑپ حمیت محبت

کے جذبات موجزن تھے۔ جب ملک کے اندر تحریک ختم نبوت زوروں پر تھی اور آپ کی امنگیں جوان جذبات میں جوش اسباب اور ضروریات کی طرف توجہ دیئے بغیر آپ نے فضلائے جامعہ کی قیادت کرتے ہوئے ۱۹۷۴ء میں ضلع گجرات کے مختلف شہروں میں جلسوں کے ذریعے رائے عامہ کو ہموار کیا اور مرزائیوں کی ناپاک جسارتوں سے عامۃ المسلمین کو آگاہ فرمایا۔ ان ہی جذبوں کے امین بن کر ۱۹۷۷ء میں سوشلزم کیخلاف جہاد کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ قومی اتحاد کے ٹکٹ پر انتخاب لڑا تا کہ ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ ہو سکے۔ اس جدوجہد کے دوران قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں تین ماہ تحریک کی کامیابی تک سنٹرل جیل گجرات میں قید رہے اس دوران اپنی ضمانت کروانے کیلئے منع کر دیا اور ان انتخابات میں شمولیت سراسر دینی جذبے کے تحت تھی جو کہ آپ کی آئندہ زندگی ثابت کرتی ہے کافی عرصہ جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے جوائنٹ سیکرٹری بھی رہے۔

جب جماعت اہلسنت کے تارو پول بکھر چکے تھے ہر کوئی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کے بیٹھ گیا تھا جب ہر کوئی جماعت اہلسنت کا لیڈر بننے کے چکر میں تھا تو حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کے رقیق دل میں ہی اہلسنت و جماعت کے ورکروں کا درد جاگا اور آپ نے جماعت اہلسنت کے اتحاد کے لیے کوشش شروع کر دی۔ آپ کی ان کوششوں کے اعتراف میں جماعت اہلسنت کے اتحادی اجلاس منعقدہ حزب الاحناف لاہور جماعت اہلسنت کے اساسی ادارہ کی سپریم کونسل کے تاحیات رکن مقرر کیے گئے۔

## بیعت و اجازت

حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء بمطابق ۱۳۹۹ھ

بروز ہفتہ بعد نماز مغرب اپنے والد بزرگوار غوث زماں حضرت قبلہ حافظ الحدیث کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور آپ سے رجب المرجب ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۹۸۵ء سلاسل اربعہ میں اجازت کا شرف حاصل کیا مزید برآں حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی چہلم کی تقریب میں سلاسل عالیہ نقشبندیہ قادریہ اور چشتیہ کے مندرجہ ذیل بزرگوں نے اجازت و اخلافت سے نوازا۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ: بدرالمشائخ حضرت قبلہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری اور حضرت قبلہ سید انیس المجتبیٰ شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ چراغیہ واٹن لاہور

سلسلہ عالیہ قادریہ: شہزادہ محدثِ اعظم پاکستان حضور قبلہ قاضی فضل رسول حیدر صاحب آستانہ عالیہ محدثِ اعظم پاکستان فیصل آباد

سلسلہ عالیہ چشتیہ: زینت المشائخ حضرت پیر سید برکات احمد شاہ صاحب آستانہ عالیہ جلال پور شریف

## شادی خانہ آبادی

آپکی شادی خانہ آبادی ادیاں شریف ضلع سرگودھا کے ایک معزز مشہدی سادات گھرانے میں ۱۹۷۰ء میں ہوئی۔ آپکے تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں۔

سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے پوتے ہیں اس لئے آپ کی خصوصی توجہ سید محمد نوید الحسن پر رہی۔ جب سید نوید الحسن کی پیدائش ہوئی تو آپ نے سارے گاؤں میں بتاشے تقسیم کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ کی وجہ سے نوید الحسن شاہ صاحب کافی ذہین ہیں آپ نے ابتدائی تعلیم بھکھی شریف کے ہائر سیکنڈری سکول سے حاصل کی۔

میٹرک تک تعلیم بھکھی شریف سے حاصل کرنے کے بعد آپ نے ایف اے بی اے گورنمنٹ کالج سرگودھا سے پاس کیئے۔ اس کے بعد آپ نے درس نظامی کی ابتداء استاد العلماء حضرت علامہ مولانا ظہور احمد جلالی صاحب مانگا منڈی سے کی منطق، فلسفہ اور دیگر فنون کی تعلیم آپ نے شیخ القرآن حضرت علامہ منظور احمد صاحب دارالعلوم غوثیہ رضویہ نیو جنڈاں والا بھکر سے حاصل کی۔ اور دورہ حدیث شریف حضرت علامہ مولانا غلام نبی صاحب سبزی منڈی فیصل آباد سے مکمل کیا۔ جبکہ سند و اجازت حدیث شریف استاد الاساتذہ مولانا محمد نواز صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ تنظیم المدارس کے امتحان میں آپ نے پورے ملک میں تیسری پوزیشن حاصل کی پھر آپ نے اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد میں ایل ایل بی آنرز کیا اور آج کل ایل ایل ایم (اسلامک جیورس پروڈنس) کر رہے ہیں۔

<u>صاحبزادہ سید مسعود الحسن شاہ صاحب</u> آپ نے ابتدائی تعلیم قاری نذر حسین جلالی صاحب سے حاصل کی۔ قاری صاحب نے اپنی علالت کی وجہ سے درس دینا چھوڑ دیا تو پھر آپ ادیاں شریف میں قاری محمد اعظم صاحب سے تعلیم حاصل کرتے رہے اور قرآن کریم آپ نے ادیاں شریف میں حفظ کیا۔ حفظ کے بعد آپ نے میٹرک پرائیویٹ کیا اور بی اے اسلامیہ کالج چنیوٹ سے کیا اور ایل ایل بی آپ نے پنجاب لاء کالج لاہور سے کیا۔

<u>صاحبزادہ سید شبیہ الحسن شاہ صاحب</u> آپ نے ابتدائی تعلیم جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کے مدرس قاری محمد صفدر جلالی صاحب سے حاصل کی۔ ساتھ ساتھ سکول کی تعلیم بھی جاری رہی آپ نے میٹرک گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول بھکھی شریف سے کیا۔ اب اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

سے بی اے آنرز انگلش کر رہے ہیں۔ آپ بہت لائق اور شاداب طبیعت کے مالک ہیں ہر کسی کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والے اور ہر کسی کی مدد کرنے والے ہیں اللہ تینوں بھائیوں کو صحت و ایمان کی دولت سے مالا مال کرے۔

## حج وزیارات مقامات مقدسہ

حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب ۱۹۸۰ء میں پہلے حج مبارک کی سعادت حاصل کی پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رسول پاک ﷺ کے روضہ اقدس کی حاضری کیلئے ۱۹۹۱ء میں براستہ دوبئی تشریف لے گئے۔ ۱۹۹۳ء میں مسقط کے پاکستانیوں نے آپ کی قیادت میں حج مبارک ادا کیا۔ آپ پاکستان سے مسقط تشریف لے گئے اور وہاں سے آپ نے براستہ روڈ حج مبارک کی سعادت حاصل کی۔

۱۹۹۶ء میں آپ معتمر عالم اسلامی کی دعوت پر عراق تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں معتمر عالم اسلامی کے اجلاس میں بحیثیت مندوب شرکت کی اور مزارات اولیاء اور صحابہ کرام کی زیارت بھی کی۔ آپ نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ، حضرت شاہ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ، حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ، حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ، کربلائے معلیٰ، نجف اشرف اور کئی مزارات کی زیارت کی ۱۹۹۸ء میں خانہ کعبہ اور در رسول ﷺ کی حاضری کے شرف سے مشرف ہوئے۔

۱۹۹۹ء میں کویت میں رہنے والے مسلمانوں نے آپکو کویت میں تشریف لانے کے لیے عرض کیا اور آپ تبلیغ و اشاعت دین کے لیے کویت تشریف لے گئے۔

۲۰۰۰ء میں مسقط اور دوبئی میں رہنے والے پاکستانیوں نے آپکی قیادت

میں حج ادا کرنیکی خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے اس قافلہ کی قیادت کی منظوری دی اور آپ مسقط تشریف لے گئے اور وہاں سے براستہ دوبئ سعودی عرب بہت بڑے قافلے کی قیادت فرماتے ہوئے حج بیت اللہ اور روضہ محبوب پاک ﷺ کیلئے حاضر ہوئے پھر تو آپ کے دل میں در رسول ﷺ کی حاضری کی تڑپ دو چند ہوتی گئی۔ جب کسی کل چین نہ آیا تو ۲۰۰۳ء کو پھر عمرہ کے لیے رختِ سفر باندھا اور ۲۰۰۳ء کو برستی آنکھوں اور دھڑکتے دل کیساتھ آپ دیار حبیب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو قرار نصیب ہوا پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ کی وہی کیفیت ہوگئی۔ حبیب پاک ﷺ کی سرزمین سے دوری آپ کو بے چین رکھنے لگی تو آپ نے پھر مدینہ پاک کی حاضری کا اہتمام کیا اور ۲۰۰۵ء میں آپ عمرہ کیلئے تشریف لے گئے اور آپ نے عمرہ ادا کرنے کے بعد اپنے دل کے تمام ارمان مدینہ شریف حاضری کے پورے کئے اور درحبیب کی کافی زیارت کی۔ اور نمازیں ادا کی اب پھر حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کی یہ کیفیت ہے کہ نہ دل کو چین ہے نہ رات کو آرام ہے ہر وقت مدینے کی تڑپ ہے کہ کب بلاوا آتا ہے اور آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو قرار آتا ہے۔

## مشائخ عظام کی توجہ

حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کی طرف مشائخ کی توجہ بچپن ہی سے ہے۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دفعہ بچپن میں آپ کو ٹائی فائیڈ بخار ہوگیا جو کہ انیس دن رہا۔ آپ گھر کے اندر دوپہر کے وقت برآمدے میں چارپائی پر بخار کی کیفیت میں تھے ایک چارپائی حضرت مائی صاحبہ اور ساتھ تیسری چارپائی پر حضور حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ آرام فرمارہے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری قسمت نے یاوری کی مجھے خواب میں تاجدار شرقپور

شریف حضور میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے اپنی شہادت کی انگلی میری پسلی میں چبھو کر فرمایا کہ تمہارا بخار اتر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنا خاص فضل و کرم فرمایا ہے۔ شاہ صاحب سے کہو کہ پہلی فرصت میں شرقپور شریف حاضری دیں اور آتے ہوئے حضرت کیلیانوالہ شریف سے ہو کر آئیں۔ اس خواب کی لذت اور سرور سے میں اتنا مرعوب ہوا کہ میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ آنسو دیکھ کر والدہ صاحبہ فرمانے لگیں کہ زیادہ تکلیف تو نہیں میں نے عرض کیا نہیں لیکن میں خواب کو یاد کر کے رونے لگا میرے رونے کی وجہ سے حضرت قبلہ ابا جی حضور بھی بیدار ہو گئے پوچھنے پر میں نے خواب بیان کیا آپ نے والدہ صاحبہ کو فرمایا اس کی قمیض ہٹا کر دیکھو آپ نے قمیض ہٹا کر دیکھا تو انگلی کا نشان پسلی پر موجود تھا۔ آپ فرمانے لگے کہ مظہر قیوم بیٹا گھبرانے کی کوئی بات نہیں یہ بزرگوں کی توجہ اور نظر عنایت کی دلیل ہے اور واقعی آپ کا بخار اسی دن اتر گیا اور آپ بالکل ٹھیک ہو گئے۔

آستانہ عالیہ کے دیرینہ خادم حکیم فتح محمد ساقی جلالی صاحب کے بھائی میاں غلام یٰسین جلالی ساکن نصیر پور کلاں ضلع سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے چند دن قبل بھکھی شریف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کیلئے نصیر پور کلاں سے کافی سارے ساتھی حاضر خدمت ہوئے تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ کا وصال بالکل قریب ہونے والا ہے۔ ایک ساتھی نے عرض کیا کہ حضور آپ کے بعد ہمارا والی وارث کون ہوگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آنے والا وقت خود بخود بتا دے گا پھر چند دنوں کے بعد آپ کا وصال بکمال ہو گیا مجھے خواب میں حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی آپ دار العلوم کے بڑے گیٹ کے پاس کھڑے

ہیں اور آپ کے دائیں طرف موجود حضرت صاحب پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب مشہدی مدظلہ العالی کھڑے ہیں۔ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ میرے وصال کے بعد کوئی ولی نہیں رہا ادھر دیکھو میرا یہ بیٹا محمد مظہر قیوم اللہ تعالیٰ کا ولی ہے اور یاد رکھو کہ کوئی بھی ولی اللہ یہ نہیں کہتا کہ میں ولی اللہ ہوں بلکہ وہ تو اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔

## حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی تعمیر

حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا مزار آستانہ عالیہ سے مشرق کی طرف واقع دس کنال رقبے پر مشتمل ہے۔ جس کی ڈیزائننگ بہت ہی شاندار ہے۔ اس کی بنیادوں میں سے ہی مضبوطی اور خوبصورتی کا انتہائی خیال رکھا گیا ہے۔ دربار شریف کی تزئین و آرائش کے کام کی نگرانی حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب خود فرماتے ہیں۔ آپ نے اپنا گھر تعمیر کرنے کی بجائے دربار شریف کی تعمیر کو فوقیت دی اور مہمانوں کی خدمت کیلئے بیٹھک بھی دربار شریف کے پاس ہی بنائی ہے جس میں مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام ہوتا ہے۔

دربار شریف کا فرش انتہائی خوبصورت پتھر سے مزین ہے اور دیواروں پر سفید اور سیاہ ٹائیلوں کا حسین امتزاج حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کے نفیس ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہے اور گنبد شریف میں شیشہ کاری کا کام ملتان سے کاریگر منگوا کر کیا گیا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک سے سجایا گیا ہے اور جابجا فارسی اشعار لکھے گئے ہیں جو کہ حضرت صاحب کے ذوق کے آئینہ دار ہیں (نقشہ نویس نے دربار شریف کی تعمیر کا تخمینہ پچاس لاکھ لگایا تھا۔ لیکن حضرت صاحب کے ذوق اور مہنگائی کی وجہ سے پچھتر لاکھ سے اوپر خرچ ہوگا۔

دربار شریف کی دیدہ زیب چار دیواری اور دربار شریف کی کھڑکیاں جن پر نبی پاک ﷺ کے نعلین پاک اور عمامہ شریف بنے ہوئے ہیں باذوق لوگوں کو دعوت نظارہ دیتے ہیں گنبد شریف کے اوپر سفید سنگ مرمر کی ٹائلیں لگی ہوئی ہیں اور سب سے اوپر سفید مرکری بلب رات کے اندھیروں میں جگمگاتا ہے اور دربار شریف کا وسیع وعریض پارک بھی صاحب ذوق لوگوں کو دعوت نظارہ دیتا ہے۔

یہ سب حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کی کاوشوں کا نتیجہ ہے اور قدرت کی طرف سے کبوتروں کا تحفہ ہے جو کہ بکثرت ہیں اور دن رات حضرت حافظ الحدیث کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

## کشف وکرامات

اس واقعہ کا راقم الحروف (راجہ محمد مظہر حسین جلالی) شاہد ہے۔ حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب' سید انوار پیر شاہ صاحب اور بندہ عرس پاک چھالے شریف کڑیانوالہ جارہے تھے۔ آستانہ عالیہ سے تقریباً ظہر کی نماز کے بعد روانگی ہوئی۔ ہم کھاریاں سے دولت نگر کے راستے جارہے تھے کہ راستہ بھول کر ایک کچی سڑک پر چل پڑے مغرب کے بعد ہم ایک برساتی نالے سے گزرنے لگے' گاڑی کچھ گہرے پانی میں پھنس گئی گاڑی میں بھی چار پانچ انچ پانی آ گیا اور اس کا سلنسر بھی ڈوب گیا پیر انور صاحب فرمانے لگے کہ اب نیچے اتر کر دھکہ لگانا پڑے گا لیکن حضرت صاحب نے فرمایا تم اسٹارٹ تو کرو جیسے ہی پیر صاحب نے سوئچ آن کیا ادھر حضرت صاحب نے زور سے اللہ کہا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ ہوتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں گاڑی اسٹارٹ ہوگئی اور ہم وقت پر منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

راقم الحروف کو کچھ عرصہ حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب کی خدمت

میں رہنے کا موقع ملا ہے۔ آپ انتہائی غریب پرور اور مہربان ہیں غریبوں کی اتنی امداد فرماتے ہیں کہ میں خود حیران رہ جاتا تھا۔ میں خود جب زیادہ بیمار ہوا تھا تو کافی دفعہ آپ نے میری پیسوں سے مدد فرمائی۔ گھر سے امی جان بھی غریب پروری میں سبقت لے جانے کی کوشش فرماتی رہتی ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ میں جانشین حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پیر طریقت رہبر شریعت سید محمد مظہر قیوم شاہ کو صحت کاملہ اور عمر خضر عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

(آمین)

# ماضی۔ حال۔ مستقبل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ حَمْدِ الشّاکِرِیْن۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا حَمْدَہِ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمُلَائِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ۔ وَعِبَادُ اللّٰہِ الصّٰلِحُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ وَاذْکُرُ اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ وَّ اعْلَمُو اَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ٥ وَاَنَّ للّٰہَ لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم اَلْبِرُّ لَایُبْلٰی والذَّنْبُ لَایُنْسٰی والدَّیَّانُ لَایَمُوْتُ اِعْمَلْ مَاشِئْتَ کما تُدِینُ تُدَانْ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاَمَّا مَنْ اعطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ باالحسنی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

اللہ تبارک و تعالیٰ دی حمد و ثنا۔ اللہ تعالیٰ دے محبوب نبی پاک ﷺ تے درود وسلام دا ہدیہ پیش کرنے توں بعد ایہہ آیت کریمہ ساڈے مستقبل دی نشان دہی کر دی اے۔ اور مستقبل نوں واضح کر دی اے۔ ایہہ وی آکھ سکی دا اے کہ انسان نوں ساری زندگی دے واسطے ایسا سبق اے جیہڑا اگر انسان دے پیش نظر رہوے تے انسان بندہ بن جائے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ بندہ بنانا چاہندے نے اللہ تعالیٰ فرماندے نے دنیا اتے انسان اپنے ماضی حال اور مستقبل نوں اک آن وچ پہنچان سکدا اے۔ اگر انسان جوانی وچ اے تے ایہہ اپنے بچپن دا مطالعہ کرنا چاہیئے تے کئی بچے اہدے سامنے موجود نے جیہڑے کہ روٹی کھانے توں عاجز نیں۔ ہضم کرنے توں عاجز نیں دنیاوی کوئی غذا اور کوئی اچھی چیز وی انہاں نوں کماحقہ، فائدہ نہیں دیندی۔ اگر انسان جواناں نوں ویکھے تے اپنے آپ دا مطالعہ کرے کہ میرا وقت جوانی اے۔ اپنے ماضی دا اندازہ لگاوے۔

اپنے ماضی دا مطالعہ کرنے واسطے اس بچے ولوں ویکھے جیہڑا اجے ماں دے دُدھ توں بغیر کوئی چیز استعمال نہیں کر سکدا۔ گویا کوئی اچھی تو اچھی چیز وی کھاوے تے ہضم نہیں کر سکدا۔ لہٰذا اللہ تبارک و تعالیٰ دے انعام و اکرام توں فائدہ نہیں اٹھا سکدا۔ اللہ تعالیٰ جیہڑیاں نعمتاں انسان نوں عطا کیتیاں نے ایہہ بچہ انہاں نعمتاں توں اجے محروم اے۔ عن قریب اہدے وچ ایہہ استعداد صلاحیت پیدا ہو جائے دی جیہڑی کہ تمام انعامِ خداوندی کولوں کماحقہ فائدہ اٹھانے وچ مدد دے گی۔ پہلے بچے دا مطالعہ کیتیاں اپنا ماضی یاد آ جاندا اے۔

جے کدی ایہہ بڈھا ہو جائے تے جوان نوں سامنے رکھ کے تے اُہدی جوانی دا مطالعہ کرے کہ اُہدی اور میری جوانی وچ کی فرق اے۔ ہن اہدیاں ساریاں امنگاں آرزواں شباب نوں پہنچ گیاں نیں۔ اس وقت ایہہ بندہ اپنے

آپ نوں سمجھدا اے کہ میں سب تے قادر آں میں سب کجھ کر سکدا آں۔ بلکہ دو جیاں نالوں میں قوت شباب وچ آں میں اَنج کر دیاں گا۔ اس نوں کدی خیال وی نہیں آیا۔ اپنی قوت اُتے اعتماد اے اتنا اعتماد اے جتنا خدا تعالیٰ اتے اعتماد اے۔ ایہہ جوانی دی خرابی اے۔ اور ایہہ بڈھا ویکھے اہن جوانی ایہہ کنج آئی اے تے میں جوانی کنج آئی اے۔ ایہہ اپنی جوانی دا مطالعہ کرے۔ اوہ اگر بڈھا اے تے اوہ ہور وی بڈھے آدمی ویندا اے۔ جوان وی بڈھیاں نوں ویندا اے۔ اور آہندا اے میں وی انج ہونا این مطالعہ کرے کہ جو کجھ ایہہ کر رہے نیں۔ جس طرح ایہہ معذور ہو رہے نیں۔ جس طرح ایہہ اپنی قوت شباب نوں تور رہے نیں الوداع کہہ رہے نیں۔ قوت شباب انہاں نوں جواب دے رہی اے۔ ات ویلے ایہہ سمجھ سکدے نیں کہ ساڈی قوت شباب تے سن جواب دے کے جا رہی اے۔ عن قریب اساں وی انج ہی ہو جانا ایں۔

اک نے دوجے دا تے دوجے نے تریجے دا مطالعہ کیتا تے سارے زمانیاں دی سمجھ رل جانی ایں لیکن اک وقت اے جہدا مطالعہ کوئی نہیں اس دا حکم اللہ تبارک و تعالیٰ خود فرماندے نے جت ویلے ایہہ حیاتی ایہہ زندگی مک جانی ایں اس توں بعد کی ہونا ایں۔ اج تے بندے آہدے نے کہ بندہ بیماری نال مر جاندا اے یا بڑھاپے نال مر جاندا اے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے موت دینی ہی دینی اے خواہ بیمار کر کے دیوے یا تندرستی وچ دیوے۔ موت تک تے اک دوجے دے مرنے نال یقین اے مرنے توں بعد یقین کوئی نہیں۔ قرآن کریم نیں کئی جگہ اُتے ارشاد فرمایا اے کہ مرنے توں بعد ڈہن اس قسم دی زندگی ملنی اے اس زندگی دے اندر ڈہاڈے ایہہ حالات ہونے نیں۔ لیکن اج بندہ اپنے آپ ایہہ سوچی پھیرے کہ میں مطالعہ نہیں کرنا تے ناں کرے۔ اس گل دا علم

اپنے مطالعہ نال اپنے تجربے نال اپنے ماضی مستقبل نوں ویکھ کے نہیں آؤندا۔ ایہہ علم آؤندا اے وحی خداوندی نال۔ تین اپنا ماضی مستقبل ویکھ کے یقین آسکدا اے کہ میں وی انج کرلواں۔ اللہ تعالیٰ دا پیغام سن کے تن یقین نہیں آؤندا۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے محبوب ﷺ جس چیز دا علم انج ڈہاڈے کول نہیں ایہہ علم میں وحی نال عطا فرماناں۔ وحی ایہہ علم اے جس نال کسے ہوری چیز دا مقابلہ نہیں۔ کیوں وحی آؤندی اے اس مالک حقیقی دی طرفوں جس دی طاقت لازوال اے اس دی طاقت دا کوئی اندازہ نہیں ایہہ کدی عاجز آنے والی ذات نہیں ایہہ ہمیشہ لازوال اے۔ اس دی قدرت کاملہ اتنی اے کہ کائنات دی کوئی وی شے اہدے مقابلے وچ نہیں آسکدی۔ اس نے جت ویلے وحی نبی پاک ﷺ اتے فرمائی علم وحی اس گلے قطعی نہیں یقینی اے کہ میرے محبوب ﷺ تک وحی پہنچے دے اندر شیطان دخل نہیں دے سکدے۔ اللہ تعالیٰ کولوں نبی پاک ﷺ تک وحی پہنچے دا اک طریقہ نہایت اہم ایہہ وی کہ حضرت جبرئیل دے اگے پیچھے کئی فرشتے ہوندے نے جیہڑے کسے وی جن شیطان کسے ہوری فساد آلی چیز نوں انہاں دے قریب نہیں آون دیندے۔ چوکیداری نال وحی آؤندی اے کوئی وی چیز نیڑے نہ آوے۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے باطل اُہدے اگے پیچھے وی نہیں آسکدا قریب تے بڑی دور دی گل اے۔ چہ جائیکہ اُہدے نال ملاوٹ کرے۔ وحی جیہڑی اے ایہہ انبیاء واسطے قطعی اے۔ وحی اتے اتنا یقین اے جتنا ماضی، مستقبل دے مطالعہ نال تن یقین آؤندا اے۔ اُہدے نالوں زیادہ یقین اے ساڈی حس غلطی کرسکدی اے۔ ساڈا عقل کسے ویلے برباد ہو جاندا اے۔ کسے ویلے کجھ ہوندا اے کسے ویلے عقل تیز ہوندا اے کسے ویلے عقل خراب ہوندا اے۔

لیکن وحی خداوندی تبدیل نہیں ہوندی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماندے نے۔

جدوں میں حکم کراں گا کہ نافرمان تے بدکار لوکاں نوں سزا دیو۔ تے انہاں نوں جہنم وچ جلایا جائے گا۔ تے لوک چیکاں مارن گے۔ آکھن گے کہ یا اللہ ساڈے اتے رحم کر۔ اک واری سن ایتھوں کڈھ۔ اسی جا کے نیک عمل کریئے۔ اس طرح دے نیک عمل کریئے۔ جیہوجے اساں اگے دنیا اتے رہ کے تے نہیں کیتے۔ اگے اسی ماڑے عمل کردے رہے آں ہن نیک عمل کراں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے بجے جا کے تساں نیک عمل کرنے ہون اگے دہن عمر دے کے وقت دے کے سوچنے دا موقعہ دے کے تہن نصیحت کرنے آلا بھیج کے من دوجی جگہ دہن ڈرانے آلا بھیج کے۔ نہ تے تساں آپ سوچیا نہ تساں کسے سوچنے آلے دی گل قبول کیتی اے ایہہ دووے تساں نہیں کیتیاں ہن جا کے تساں نیکی کی کرنی اے۔ اللہ تعالیٰ فرماندے نے من ہن وی کجھ مشکل نہیں کہ میں دہن دوزخ وچوں کڈھ کے دنیا اتے گھل دیواں۔ تسی تے آہدے او اسیں نیک عمل کراں گے۔ تسی ایہہ جیہڑی گل کردے او۔ ایہہ جھوٹی اے تسی جھوٹے پے بولدے او۔ تساں دنیا اتے ٹرجان تو بعد آکھناں اے کہ اساں ہن مرنا کوئی نہیں دہن ایہ غلطی لگ جائے دی کہ اساں جانا کوئی نہیں نیک عمل من تساں کرنے کوئی نہیں۔ تے مطلب ایہہ اس دنیا وچ رہ کے جس نوں یقین آ گیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دے پیغام وچ بھل نہیں لگدی اُہدے وچ کدی وی نسیان تے کسے قسم دا فتور نہیں آوندا۔ تے اس نے دنیا وچ رہ کے کسے نال نیکی دے معاملات کیتے تے پرہیزگاری وی اختیار کیتی قرآن پاک، حدیث پاک تے شریعت محمدی ﷺ دی ایسی تصدیق کیتی اے کہ ذرہ بھر وی اہدے وچ شک نہیں رہ گیا۔ یقین کامل نال اتباع کیتی اے ہر چنگی گل نوں تسلیم کیتا اے ہر بری گل توں ہوڑیا اے۔ تے ایہہ جیہڑے کم من تے دوہن مشکل لگدے نے دنیا دے معاملات۔ اسی آکھ

دے آں کہ دنیا دے معاملات رکھے تے دین دے کم ساڈے کولوں نہیں ہوندے۔ دین رکھے تے دنیا نہیں راہندی۔ انہاں دے نزدیک ایہہ گل بنی ہوئی اے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماندے نے میں دنیا دے سب کم انہاں واسطے آسان کر دیتا۔ جس نے نیکی کیتی۔ میرے حکم دی تصدیق کیتی۔ قرآن و حدیث دی تصدیق کیتی۔ اور جس نے پرہیزگاری اختیار کیتی۔ اس دے سارے کم دین دنیا دے میں اس نے آسان کر دیتا۔ ایہہ تے آہدے نے دنیا راہندی نہیں۔ دنیا جاندی ہی نہیں دنیا اصل ہے ہی انہاں کول جہاں اللہ تعالیٰ دی تصدیق کیتی اے جہاں پرہیزگاری اختیار کیتی اے۔ صحیح دنیا جیہڑی اے اصلاحی دنیا جیہڑی اے۔ ایہہ دنیا جیہڑی نقصان نہیں دیندی ایہہ ہے ہی انہاں کول۔

اور فرمایا دوجے لوک کون نے وامامن بخل۔ جیہڑے بخیل بن باہندے نے بخیل ایہہ ہوندا اے جہدے کول جائز مال آیا اے۔ اس دا حقیقتاً جائز مصرف دی اے تے ایہہ اہدے اتے خرچ نہیں کردا۔ اس واسطے بخیل ایہہ ہوندا اے۔ جیہڑا مال دا انج پیارا ہووے کہ عمل یا ایمان جاندا اے تے جاندا رہوے لیکن ایہہ اپنا مال نہ کڈھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس بخیل دے متعلق فرماندے نے بخیل بھانویں جتنیاں عبادتاں کرے جنگل وچ وی کرے خشکی وچ وی کرے تری وچ وی کرے اس بہشت کوئی نہیں جاتا کیونکہ اہدے وچ بڑی بری صفت اے۔ اس مال نوں جائز کماں اتے خرچ کرنا اے۔ ایہہ مال نرا بندھ وی نہیں رکھنا۔ تے نرا ضائع وی نہیں کرنا اگر اک پیسہ وی ضائع کیتا دنیا دے ایسے کماں اتے جہدی شریعت اجازت نہیں دتی تے اس اک پیسے دا وی تن حساب دینا پوسی۔ ایہہ مال تیرا تے نہیں۔ اگر ایہہ مال تیرا ہوندا تے حساب ناہی ہوندا۔ قیامت آلے دن اک اک پیسے دا حساب ہونا اے تے معلوم ہویا کہ ایہہ مال

سارا اپنا نہیں ایہدا حساب ضرور ہونا اے۔ اگر اک پیسہ وی ناجائز ضائع ہویا۔ اسراف دی شکل وچ یا ضرورت اتے اوتھے استعمال نہ ہویا تے ایہدا حساب ہو سی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماندے نے جیہڑا بخیل بن جائے تے لاپرواہ بن جائے۔ شریعت دا مسئلہ سنایا اے تے اس لاپروائی کیتی اے۔ جے ایہہ لاپروائی کردا اے تے قیامت دے میدان وچ اللہ تعالیٰ وی لاپروائی فرمان گے۔ نبی پاک ﷺ حدیث پاک دے وچ ارشاد فرماندے نے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جیہڑی وادی وچ وی توں ہلاک ہو جائیں من نہیں پروا۔ جتھے پیا ہلاک ہو۔ ہوجا۔ اللہ تعالیٰ نوں لاابالی نہیں پسند۔ اللہ تعالیٰ نوں تیری لاپروائی نہیں پسند۔ اللہ تعالیٰ دا ڈر سنے وچ ہونا چاہی دا اے۔ اگر اس دا ڈر سینے وچ نہ ہووے تے ایہہ بندہ ایتھوں تک وی برا ہوسکدا اے کہ ایہہ مشرک بن جائے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ تے بے نیاز اے تے بندہ وی بے نیاز ہو جائے۔ بندہ تے محتاج اے ہر شے اہدی محتاج اے۔ زندگی دے اندر دنیادی ہر چیز حاصل کرنے دے اندر اہدی محتاج اے۔ کوئی بندہ ایہہ نہیں آکھ سکدا کہ میں محتاج نہیں۔ بعض بندے بڑ ماردے نے کہ میں نہ غریب آں نہ میں کسے دامحتاج آں۔ دنیا دے کماں وچ وی انسان دوجے انسان دامحتاج اے۔ ایہہ انبیاء دی ہی شان اے کہ ایہہ اللہ تبارک و تعالیٰ توں بغیر کسے دے وی محتاج نہیں۔ اوہ وی اہدے وچ اللہ تبارک و تعالیٰ دے محتاج نے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ فرماندا کہ جیہڑا لاپروا ہووے ایہہ کی کرے۔ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى میری تے میرے نبی پاک ﷺ دی کلام دی تکذیب کرے۔ جھوٹھا آکھے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

قرآن پاک نوں اور نبی پاک ﷺ دی حدیث پاک نوں جھوٹھا آکھے

فرمایا۔ اہدے واسطے دین دنیا دے کم اوکھے نے۔ اہدے واسطے دین دنیا رکھن
مشکل اے ایہہ تنگ ای تنگ اے۔ جیہڑی گل کردا اے کہ میں انج کیتا تے انج
ہوگیا۔ میں انج کیتا تے انج ہوگیا۔ ان خرابیاں ہی نظری آوندیاں نے۔ صحت
مند چیز نظری ہی کوئی نہیں آوندی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماندا اے دین دنیا دے
کم آسان کر دینا ایہہ وی میرا ای کم اے مشکل کر دینا ایہہ وی میرا ای کم اے
پر کردا میں تاں آں جے بندہ میرے ول آجاوے۔ جے ایہہ بندہ بن کے آ
جاوے، تے مشکل وی آسان ہوجاندی اے۔ جے آپ ایہہ کجھ بن کے آوے
تے آسان وی کم مشکل ہو جاندے نے اللہ تعالیٰ ایہہ جیہڑی خبر سنادتی اے
تے فیر ایہہ صرف ایہہ آکھے کہ میں نیک عمل کراں جیہڑے اگے نہیں کیتے۔ ایہہ
تے دنیا دی گل اے۔ ایس توں معلوم ہویا کہ اللہ تعالیٰ اگے لاپروائی کم نہیں
دینی اہدے اگے عاجزی تے انکساری کم دیندی اے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سن ایہہ
عجز اللہ تعالیٰ اپنا فیض ایہہ اپنی محبت عطا فرمائے۔ من اوہ دنیا اتے ہی مرنے
توں پہلے اللہ تعالیٰ دیاں خوشخبریاں فرشتیاں دے ذریعے حاصل کردا اے۔ اک
بزرگ مرنے توں پہلے آہندے نے کہ میرے اتے بڑی آسانی ہوگئی۔ اے
ایہہ کیوں آہدے نے اک دن پہلے انہاں نوں خوشخبریاں ملدیاں شروع ہو
جاندیاں نے کہ تیری زندگی کامیاب ہوگئی اے تیری حیاتی کارآمد بن چکی اے
ہن توں میرے کول آجا۔ ایہہ من کہہ سکدا اے کہ میرا کم بن گیا اے۔ میں ہن
جانے والا آں۔ الہہ سب کجھ کہہ سکدے نے۔ ایتھوں تک وی اے کہ اک
نقشبندی بزرگ وی ۲۰ ویہہ سال پہلے فوت ہوئے نے جس وقت فوت ہون
لگے تے ایہہ ہولی ہولی پواندی ول آون لگ پئے۔ سراندی ولوں پواندی ول
آون لگ پئے تے انہاں نوں عرض کیتا گیا کہ حضرت جی ایہہ غلط اے تسی

سرہانے اتے رہوو۔ پیٹھاں کدے ٹر پئے او انہاں فرمایا۔ میں سرہاندی کیکن رہواں کہ میں ایہہ جا پیا دیناں نبی پاک ﷺ نوں۔ میں سرہاندی کیکن بہواں ایتھے آقا و مولا نبی پاک ﷺ تشریف فرما نیں۔ ایہہ گلاں وی ہین اللہ تعالیٰ انہاں دے سایے ہیٹھ رکھے۔ آمین۔

# شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ حَمْدِ الشَّاکِرِیْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا حَمْدَہِ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمَلَائِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ۔ وَعِبَادُ اللّٰہِ الصّٰلِحُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ وَاذْکُرُ اللّٰہَ عِنْدَ کِلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ وَّ اعْلَمُوْ آاَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ٥ وَاَنَّ للّٰہَ لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم اَلْبِرُّ لَایُبْلٰی وَالذَّنْبُ لَایُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَایَمُوْتُ اِعْمَلْ مَاشِئْتَ کما تُدِیْنُ تُدَانُ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا ٥

اللہ تبارک و تعالیٰ دی حمد و ثنا نبی پاک ﷺ دی خدمت دے اندر ہدیہ درود و سلام عرض کرنے توں بعد اک مسئلہ ایہو جیہا بیان کرنے دی ضرورت اے۔ انشاء اللہ دریا کوزے وچ بند کرنے والا مسئلہ ہے کیونکہ وقت کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پہلا ارشاد فرمایا۔ اے جیہڑے ایماندار اوہ ایہہ اللہ تعالیٰ کولوں انج ڈرو جیویں ڈرنے دا حق اے۔ اللہ تعالیٰ دا ڈر رکھیا کرو۔ دوجا فرمایا میرے کول آون توں پہلے مسلمان ہووو۔ جس وقت دہن موت آوے اس وقت تسی ایماندار ہو کے مرو۔ بے ایمان ہو کے نہ مرو۔ اسلام بڑی پیاری چیز اے اس نال مشرف ہو کے دربار خداوندی وچ حاضر ہوو۔

اللہ پاک جل شانہ تیرے واسطے کی فرماندے نے **واعتصمو بحبل الله جميعاً و لا تفرقوا** سارے اللہ تعالیٰ دی رسی نوں مضبوطی نال پکڑلو۔ اکٹھے ہو کے پکڑلو۔ فرقہ فرقہ نہ بنو۔ ایہہ فرما کے تے اگے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ دہاڈے اتے جیہڑی نعمت بھیجی اے اس نوں وی یاد کرو۔ **اذ كنتم اعداء**۔ تسی آپے وچ اک دوجے دے جانی دشمن آؤ اک دوجے دے خون دے پیاسے آؤ لیکن اللہ تعالیٰ تہاڈے درمیان الفت و محبت پیدا کر کے بغض و عداوت دور کر کے دہن سب نوں بھائی بھائی بنا دیتا۔ تسی لہٰذا فرقہ فرقہ نہ بنو اک اللہ تعالیٰ دی رسی مضبوط پکڑلو۔ اکٹھے ہو جاؤ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہاں نے عمل کر کے ویکھایا۔ لیکن عمل کر کے ویکھایا۔ اختلاف ضرور ہوندے نے ہر اک بندے دے درمیان رائے دے اعتبار نال اختلاف ہوندے نے۔ کوئی ایسی چیز اللہ تعالیٰ دی نعمت ہووے کہ جس نعمت دے ذریعے اختلاف مٹ جان۔ اس نعمت دے ذریعے اک چیز تے متفق ہو جان ایہہ شان صحابہ رضی اللہ عنہم اے اس دور توں پیچھے بڑا مشکل دور اے۔ لیکن نبی

پاک ﷺ اللہ تعالیٰ دی ایسی نعمت نے۔ آپ ﷺ دے حکم دے سامنے جدوں ساریاں گردن جھکائی اے من اختلاف رہنا کی اے۔ ورنہ اختلاف عرض کر دینا۔ نبی پاک ﷺ دی حیات ظاہری دے اندر آپ اختلاف مٹا دیندے نے لیکن جدوں آپ ﷺ نے پردہ فرمایا۔ جدوں آپ ﷺ نے رحلت فرمائی۔ جدوں آپ ﷺ نے وصال شریف فرمایا۔ مسلماناں دا پہلا اختلاف کی اے۔ اک جماعت کہندی اے نبی پاک ﷺ فوت ہو گئے نے لیکن ہین زندہ۔ جیہڑا کوئی آپ ﷺ نوں فوت آکھے اہدی گردن تلوار نال لاہی جائے آپ ﷺ زندہ نے تو نبی پاک ﷺ دی زندگی اور موت دے اندر پہلا اختلاف۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تے فرمایا۔ جیہڑا اللہ تعالیٰ دے رسول اللہ ﷺ نوں من کے اللہ دا رسول ﷺ نبی پاک ﷺ تے ایمان لیا یا۔ اس نے رسول ﷺ من کے ایمان لیاندا اے رسول پاک ﷺ دے چلے جانے نال ایمان ختم نہیں ہوندا۔ نبی پہلے وی آئے تے تشریف لے وی گئے۔ دین باقی رہیا کجھ عرصہ تک۔ لہٰذا نبی پاک ﷺ نوں جس نے رسول ﷺ من کے ایمان آندا اے نبی پاک ﷺ اگر فوت وی ہو جان تے اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ اے قائم اے دائم اے کدی وی فوت ہونے آلا نہیں معبود ساڈا اوہ اے نبی معبود نہیں ہوندے لہٰذا معبود زندہ اے عابد چلا جائے تے ایمان نہیں جاسکدا۔ جت دیلے آپ رضی اللہ عنہ نے ایہہ تقریر فرمائی ایہہ اختلاف ختم ہو گیا۔ سب آکھن لگے نبی پاک ﷺ دنیا تو تشریف لے گئے نے اگرچہ ہین زندہ۔ فیر دوجا اختلاف کی ہویا۔ آپ ﷺ نو غسل کپڑیاں وچ دینا یا کپڑے اتار کے دینا۔ کجھ صحابی رضی اللہ عنہم کپڑیاں وچ دینا کجھ آکھن کجھ کپڑے اتار کے دینا۔ ایہہ اختلاف ہو گیا۔ اک صحابی رسول ﷺ نے اٹھ کے حدیث پڑھ دیتی اس آکھیا کہ نبی پاک ﷺ

نے ارشاد فرمایا کہ جدوں کوئی نبی فوت ہو جائے۔ اپنی موت نال ان قمیض دے اندر ہی غسل دیوں قمیض اتارنی نہیں جت ویلے ایہہ حدیث پڑھی ایہہ اوہ نورانی زمانہ سی۔ حدیث شریف دا واعظ سن کے تے سب خاموش ہو گئے۔ قمیض سمیت غسل دینے آلے وی تے ننگیاں غسل دین آلے وی۔ اختلاف مٹ گیا۔ تریجا اختلاف ایہہ ہویا کہ آپ ﷺ دی قبر انور کتھے بنائی جائے۔ کئی مختلف راواں کوئی آکھے آپ ﷺ نوں بیت اللہ شریف وچ لے جاتا اے اوتھے آپ ﷺ دی قبر بنانی اے کوئی آکھے آپ ﷺ نوں جنت البقیع وچ دفن کرنا اے کوئی کتھے دا آکھے کوئی کتھے دا آکھے۔ جیویں سمجھ لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اٹھ کے حدیث پڑھ کے فرمایا۔ نبی پاک ﷺ ارشاد فرمایا اے جتھے کسے نبی دی فوتگی ہووے اوتھے ہی نبی دی قبر ہوندی اے۔ ایہہ نبی دی شان اے۔ اختلاف ختم ہو گئے۔ انتشار مٹ گیا۔ مہاجر نے انصار سارے حدیث شریف اگے جھک گئے۔ حدیث شریف دے مطابق آپ ﷺ دی قبر انور حجرہ مبارک دے اندر ہی ہے۔

چوتھا اختلاف ایہہ بنیا کہ نبی پاک ﷺ دی قبر پاک کس طرح دی بنائی جائے۔ دوہن پتہ اے قبر دے دو نمونے ہوندے نے۔ اک صندوقچی دے نمونے دی قبر بنائی جاندی اے۔ جن چیرویں قبر آندے نے۔ تے اک ہوندی اے لاہندے آلے پاسے سامی آلی قبر بنائی جاندی اے۔ بس ایہہ دو نمونے نے۔ اس وچ اختلاف آ گیا۔ کوئی آکھے اللہ دے محبوب ﷺ دی قبر صندوقچی دی طرح بنائی جائے کوئی آکھے سامی آلی بنائی جائے۔ اِک صحابی رضی اللہ عنہ اٹھے تے عرض کیتا کہ میں نبی پاک ﷺ دا ارشاد سنیا اے۔ چیرویں قبر دوجیاندی اے ساڈی قبر سامی آلی اے۔ لہٰذا نبی پاک ﷺ دی قبر انور سامی آلی بنائی جائے۔ جت ویلے ایہہ ارشاد سنیا سب خاموش ہو گئے تے اختلاف مٹ گیا۔ چار گلاں

دا اختلاف مٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ دے حبیب ﷺ جت ویلے قبر انور دے اندر تشریف فرما ہوئے اختلاف شروع ہو گیا کہ امیر کون بنے گا خلیفہ کون بنے گا۔ انصار نے آکھیا انصار وچوں خلیفہ بنے گا۔ دوجیاں آکھیا نہیں مختلف قبائل وچوں اک اک بندہ لے کے تے خلیفہ بنسی ایہہ اختلاف بڑا شوروغل نال بنیا فیر کی ہو یا ات ویلے حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایہہ حدیث بیان کیتی کہ الامام القریش۔ جیہڑا قریشی ہووے ایہہ امامت دا حق دارا ے جت ویلے ایہہ حدیث پاک بیان کیتی۔ انصار تے باقی قبائل دے جیہڑے وی امیدوار آئے سب خاموش ہو گئے۔ ہن قریشیاں وچوں خلیفہ بننا اے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے تے عرض کیتی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تسی خلافت دے حق دار کیوں جے تساں نبی پاک ﷺ دے حکم نال ستاراں نمازاں آپ ﷺ دی زندگی وچ پڑھایاں نے۔ نبی پاک ﷺ دا ارشاد پاک اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ لوکاں نوں نمازاں پڑھاؤ میں بیمار آں۔تساں ستاراں نمازاں پڑھایاں۔ لہٰذا تسی امامت دے حق دار او خلافت دے وی تسی حق دار او۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ دے ہتھ تے بیعت کیتی لوک جوق در جوق آپ رضی اللہ عنہ دی بیعت وچ آگئے تے اختلاف مٹ گیا۔

چھیواں اختلاف کی بنیاں۔

زکوٰۃ دینے والے لوک نبی پاک ﷺ دی وفات توں بعد زکوٰۃ دینے تو انکار کیتا کہ اساں امام نوں زکوٰۃ کوئی نہیں دینی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا۔

جیہڑے لوک نبی پاک ﷺ دے زمانے وچ زکوٰۃ دیندے رہے نے اج ایہہ زکوٰۃ دا انکار کردے نے میں انہاں نال جنگ کراں گا۔ اگر ایہہ اک

ہٹھ دا بچہ وی زکوٰۃ دیندے آئے تاں وی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اللہ دے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کہ میں چاہنا کہ میں لوکاں نال جنگ لڑاں کتنے تک حتیٰ کہ قولو اشھدان لا الہ الا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ کہہ دین اتنے وقت تک میں لڑاں گا۔ ایہہ کہہ کے تے انہاں اپنا خون تے مال بچالیا۔ لہٰذا اپنا خون تے مال بچا لیا میرے کولوں ہن اللہ جانے تے انہناں دے دل جانن ظاہر اسلام کریں انہناں نال لڑنا نہیں۔ لہٰذا اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ انہناں نال لڑو نہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمایا اے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یاد رکھ اللہ تعالیٰ قرآن پاک دے اندر ارشاد فرماندا اے۔

واقیمو الصلوٰۃ و الزکوٰۃ ولاتکونوا من المشرکین۔

نماز پڑھو زکوٰۃ دیہو مشرک نہ بنو۔ نماز جیسا حکم اے زکوٰۃ دا۔ اگر زکوٰۃ داوی کوئی انکار کرے تے کفر اے۔ اگر کوئی نماز داوی انکار کرے تاں وی کفر اے میں اتنے تک انہاں نال لڑاں گا جتنے تک ایہہ زکوٰۃ نہ دہن لہٰذا اختلاف مٹ گیا۔ کدھرے حدیث پاک پیش کیتی کدھرے قرآن کریم پیش کیتا اختلاف ختم ہوگیا۔ ساتواں اختلاف کی اے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دادور اے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ لڑ رہے نے کئی حافظ قرآن شہید ہو گئے نے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آکھیا۔

اے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تو نوجوان وی ایں قرآن کریم دا حافظ وی ایں۔ قریش دی لغت دا حاوی وی ہیں۔ میں تینوں حکم کرنا قرآن کریم نوں ایک جگہ تے لکھ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اعتراض کیتا۔

اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیہڑا کم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کیتا ایہہ ہن تسی کیکن

کرنا چاہندے او۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آکھیا نہیں تو ں لکھ۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ آہدے نے میں سوچی پے گیا۔ میرے واسطے پہاڑ ڈھنا آسان ایں اس حکم دی نافرمانی کرنی میرے واسطے مشکل ہوگئی۔ پہاڑ ڈھانا آسان اے جیہڑا کم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کیتا ایہہ کم مشکل اے۔ ایہہ اختلاف کیکن مُکا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دے روضے مبارک کول بیٹھے۔ غور کیتا غنودگی جئی آئی۔ غنودگی وچ غیب دے وچوں آواز آئی۔ ایہہ کم کرنا اے۔ انہاں نوں سمجھ آگئی کہ ایہہ کم کرنا چاہئی دا اے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کیتی۔

یااللہ جس طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دے سینے نوکھولیا ای میرا سینہ وی کھول۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ آہدے نے میں وی اس کم نوں اچھا ناہیں سجھدا لیکن میرا وی سینہ اللہ تبارک وتعالیٰ کھول دیتا کہ ایہہ کم کیتیوں بغیر ٹھیک نہیں۔ میں لکھنا شروع کر دتا کسے کولوں کوئی سورت کسے کولوں کوئی سورت ساریاں سورتاں جمع کر کے تے تصدیق کروا کے تے قرآن پاک جمع کر دتا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دے زمانے وچ قرآن پاک مکمل لکھیا گیا۔ دنیا دا اختلاف مٹ گیا۔

میں دُوہن چھ ست اختلاف دسے نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دے اندر وی اختلاف ہوندا اے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم توں بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دی ذات اقدس واسطے وی تن چار اختلاف دہن سنائے نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نے یا فوت ہوگئے نے۔ غسل کیکن دینا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دی قبر انور کیکن بنانی اے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دی قبر کتھے بنانی اے۔ قرآن لکھنے والا۔ زکوٰۃ دے منکراں نال لڑائی ایہہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دے اختلاف کیکن مکدے رہے جدوں کسے حدیث سنائی سب نے آکھیا

لبیک آمَنَّا صَدَّقْنَا لہٰذا اختلاف مت گئے۔ اج ایہہ دور اے جس دے اندر اختلاف باوجود اس دے قرآن پاک دی موجود اے پوری حدیث پاک جیہڑی ﷺ دے اختلاف مٹا دیندی اے ساڈے کول موجود اے لیکن فیر وی اختلاف نہیں مکدے ایہدی وجہ کی اے۔ ایہدی وجہ ایہہ کہ اساں قرآن و حدیث نوں اپنی غرض دے مطابق بنا لیا۔ کدی اپنی غرض نوں قرآن و حدیث دے مطابق نہ بناندے کوئی اختلاف ایہو جیا نہ ہوندا۔ ہن اساں قرآن و حدیث نوں اپنی طرف کھینچ لیا اے۔ تے ایہہ قرآن و حدیث دے پچھے چلدے آئے۔ اس واسطے اختلاف ہن مٹ دے نہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماندے نے **واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا** سارے اللہ دی رسی نوں پکڑ لو۔ ایہہ رسی کی اے۔ سلام اے۔ ایہہ رسی قرآن ایہہ رسی حدیث اے۔ ایہہ نبی پاک ﷺ دی ذات گرامی اے۔ انہاں نال تعلق بنا لو تے اختلاف مٹ جاہن گے۔ انہاں نوں اپنے پچھے لانا چاہندے او تے اختلاف ہور زیادہ ہون گے۔ فتنیاں دی بارش ہووے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماندے نے فرقے فرقے نہ بنو۔ تساں اپنی غرض نوں قرآن بنا لیا اے تے قرآن دا حکم چھڈ دیتا اے۔ اس واسطے فرمایا۔ **فَاذْكُرُوْا نعمت الله عليكم**۔ اللہ تعالیٰ دی نعمت جیہڑی تہاڈے اتے نازل ہوئی اے یا دہاڈے دل آئی اے اس نوں یاد کرو۔ جتنا یاد کرو گے اتنے تہاڈے اختلاف مٹ جاہن گے۔ نبی پاک ﷺ نوں وی صبح یاد کرو۔ لیکن اج یاد نہیں کرنا کہ آپ ﷺ دے افعال یعنی فعل جیہڑے آپ ﷺ نے فرمائے نے ایہہ وی مٹا دیئے۔ آپ ﷺ دے ارشاد مبارک ایہہ وی مٹا دیئے تے۔ آکھے میرے سینے وچ آپ ﷺ دی بڑی محبت اے۔ محبت ہوندی اے محبت جہدی ہووے اوہدا عیب نظر نہیں آوندا۔

بندہ ڈورہ بن جاندا اے اہدا عیب نہیں سن سکدا۔ محبت جہدے نال ہووے اہدے عیب نہ زبان بیان کر دی اے تے نہ کن سندے نے۔ نبی پاک ﷺ دے عیب کیکن کڈھیے تے سنیے۔ بے عیب ذات اے نبی پاک ﷺ دی۔ ہر عیب کولوں تہن یا رسول اللہ ﷺ پاک اللہ تعالیٰ بنایا اے۔ ہر عیب کولوں پاک تے فیر عیب کیتھوں لبھے۔یا رسو اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ تہن انج بنایا اے جس طرح بندہ آکھے میں انج بنا اے۔ اللہ تعالیٰ تہاڈی مرضی دے مطابق تہن بنا کے تے ساری امت نوں اہدے اتے شکر یہ ادا کرنے دا حکم دتا۔ قیامت تک اس نعمت دا شکر یہ ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماندا محبوبہ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ۔

قیامت دے میدان وچ تیرا تن اتنا دے گا اتنا دے گا کہ تن راضی کر کے چھڈے گا۔ نبی پاک ﷺ راضی کدوں ہونا اے آپ ﷺ نے خوش ہونا ہی نہیں کیوں۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے بالمومنین روف الرحیم۔ موموناں واسطے آپ ﷺ مہربان نے۔ مہربان خوش کدوں ہوندا اے جہدے نال آپ ﷺ مہربان نے ایہہ دوزخ وچ پیا ہووے آپ ﷺ خوش ہوسن گے۔ غلام نوں آپ ﷺ دوزخ وچوں کڈھا کے تے خوش نے۔ غلام دوزخ وچ رہیا رہوے تے آپ ﷺ خوش نہیں۔ لیکن غلام بننے دی کوشش اساں کرنی اے تے منظور اللہ تعالیٰ کرنی اے۔ ایہہ غلام جیہڑا ایہہ ساڈے کولوں نہیں بنن ہوندا۔ تیریاں نعتاں پڑھ کے تے ثبوت دیہے ایہہ ثبوت نہیں۔ ثبوت دینا عملاً قولاً تے فعلاً۔ جو کم آپ ﷺ دا ہے۔ اس نوں محبت دے انداز نال اسی اپنایئے اور ادا کریئے۔ اور کما حقہٗ پورا کرنے دی کوشش کریئے ایہدے ناں غلامی اے۔ نبی پاک ﷺ دی غلامی بہت بڑا مقام اے۔ لیکن اوہ ہوندا کیکن اے۔ کدی ساڈے کولوں عمل وچ کوتاہی وی ہو جائے لیکن نیت ایہہ کہ میں انج نہیں کرنا ایہہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا۔

ایہدے سو حیلے بخشش دے نے۔ کیونکہ ایہو ہی حیلہ اے۔ کہ جدوں ساڈے کولوں کوتاہیاں ہووی جاہن تے اسی کی کرنے آں۔ یا اللہ اس گناہ توں میں توبہ کرنا میری توبہ قبول فرما اور من آئندہ گناہ کرنے دی توفیق نہ دے۔ اجتنابی گناہ دی توفیق دے۔ انج آکھیں فیر کجھ کم ہولا ہوجاندا اے اللہ کروائے لہٰذا اختلاف تو گھبرانا نہیں۔ لیکن قرآن و حدیث نال اختلاف نہیں۔ گھبرانا نہیں۔ اختلاف مٹانا اے اللہ تبارک و تعالیٰ سن ساریاں نوں توفیق دے۔ اسی اختلاف توں بغیر نبی پاک ﷺ تے ایمان لیائے آں کسے اختلاف نال ایمان نہیں آندا کہ فلاں دی گل مناں دے فلاں دی گل نہیں منی۔ گل منی اے نبی پاک ﷺ دی۔ اگر ایہو جیا کسے دا حقیقی مرشد ہووے سارے مرشد ایہہ ای نے جیہڑے آپ ﷺ دے غلام نے۔ دوجے مرشد کوئی نہیں۔ لیکن آپ ﷺ دے غلام جیہڑے مرشد نے ایہہ انہاں دے ہر پہلو دا بڑا احترام کرنے آلے تے انہاں اتے مرمٹ جانے آلے نے۔ نبی پاک ﷺ دے ہر حکم تے مرمٹ جانے آلے۔ اوہ مرشد حقیقی نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ دے حکم تے مرمٹ جاندے آہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رومیاں نال صلح کیتی۔ صلح دے دن مقرر نے۔ تن سال یا دو سال۔ ایہہ مدت صلح دی جدوں ختم ہون لگی اس ویلے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فوج نوں آکھیا تسی سرحد اتے ٹر چلو۔ مسلماناں دیا فوجاں سرحد ول چل پیاں تا کہ سرحد اتے پہنچ کے تے عین جس وقت ساڈے معاہدے دی مدت ختم ہووے فوراً حملہ کر دیویں تا کہ انہاں نوں تیاری دا موقع ہی نہ مل سکے فوراً حملہ کر کے تے انہاں دا ملک فتح کر لیے۔ صحابی رضی اللہ تعالیٰ فرماندے نے جس وقت اسی روم دی سرحد اتے پہنچے تے ساری فوج پہنچ گئی تے ادھر وا اک بڈھا آدمی سواری نوں دوڑاندا آوے اوہ کی

آکھدا اے۔ اے قوم میری گل سن لیتا چنانچہ اساں آکھیا فرماؤ انہاں آکھیا نبی پاک ﷺ فرمایا عہد پورا کرو عہد شکنی مت کرو۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما جدوں ایہہ حدیث سنی لشکر نوں آکھیا فوراً واپس چلو۔ ایہہ وی دھوکہ اے۔ نبی پاک ﷺ ایہن وی دھوکہ فرمایا اے جہدے نال پہلاں صلح ہووے اہدے نال اعلان کر کے لڑی دا اے۔ دھوکہ دے کے اہدے نال نہیں لڑی دا۔ لہٰذا لشکر واپس ہوگیا۔ سوچو لشکر ٹریا جاندا سرحد کول پہنچیا اے۔ اتنا خرچ کر کے آئے تے اک حدیث پاک سنی اے تے واپس ہو گئے نے اہدے وچ کوئی تردد نہیں کیتا۔ کوئی حیلہ بہانہ نہیں کوئی زیر زبر کوئی حربہ استعمال نہیں کیتا۔ فوراً واپس ہو گئے نے جدوں صلح دی مدت مک گئی۔ آپے اعلان کر کے لڑاں گے جے من صلح ہو گئی تے صلح ہو جاسی لہٰذا ایہہ نبی پاک ﷺ دے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ دی حدیث اتے اپنی جان اپنا مال خرچ ہو جائے اہدی پرواہ نہیں کردے۔ کیونکہ حدیث پاک دا اتنا احترام اے۔ آج کل دے بے باک تے گستاخ لوک حدیث پاک دی پرواہی نہیں کردے۔ آہدے نے خورے کدو دی بنی اے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ نبی پاک ﷺ دی حدیث دا مذاق کردے نے۔ لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اہدے اتے جان دیندے نے۔ خون بہاندے نے حدیث پاک اتے مرمٹ دے نے ایہہ انہاں تے ساڈے وچ فرق اے۔ اللہ تعالیٰ ایہہ فرق دور کرے انہاں دی ایہہ زندگی ساڈے واسطے لائحہ عمل بن جائے۔

# سرداری تے حکمرانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ حَمْدِ الشَّاکِرِیْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا حَمْدَہٗ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ۔ وَعِبَادُ اللّٰہِ الصّٰلِحُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ وَاذْکُرُ اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ وَّ اعْلَمُوْ اَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ وَاَنَّ للّٰہَ لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم اَلْبِرُّ لَایُبْلٰی والذَّنْبُ لَایُنْسٰی والدَّیَّانُ لَایَمُوْتُ اِعْمَلْ مَاشِئْتَ کما تَدِیْنُ تُدَانُ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ○

اللہ تعالیٰ دی حمد و ثنا اللہ دے محبوب تمام کائنات دے آقا و مولا نبی پاک ﷺ دی خدمت دے اندر ہدیہ درود و سلام عرض کرنے تو بعد اللہ تبارک و تعالیٰ ہر اک آدمی نو کجھ نہ کجھ اختیار کجھ نہ کجھ حکمرانی کجھ نہ کجھ اپنی سرداری ہر بندے نوں عطا فرمائی اے۔ کسے بندے نوں جن بڑی قلیل تے بڑی معدوم بڑی تھوڑی سرداری ملی اے۔ ان اپنے گھر دے اندر ملی اے۔ اگر چہ اوہ سب دی رعایا اے۔ اگر چہ ایہہ سب نالوں غریب اے اگر چہ لوگ ان گھٹیا درجے دا سمجھدے نے لیکن اپنے گھر دے اندر اوہ وی سردار اے۔ اپنی اولاد اپنی بیوی اپنے بچے انہاں اتے اللہ تعالیٰ اہدی سرداری قائم کیتی اے۔ من جملہ کسے نوں سو کسے نوں حکومتاں عطا کیتیاں نے۔ ایہہ حکومتاں کدی کسے دیاں کدی کسے دیا۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نبی پاک ﷺ نوں چند صورتاں دے اندر بڑی خصوصیت نال یاد فرمایا اے۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے۔

اے محبوب تیری شان وی اس قسم دی اے اگر چہ بظاہر لوگ ایہہ کہن گے کہ اساں کسے استاد کول پڑھیا نہیں۔ میرے آقا و مولا نبی پاک ﷺ پوری نوع انسانی دے اندر آپ نے کسے نوں استاد نہیں بنایا۔ استاد ہے ہی کوئی نہ آپ ﷺ دا۔ فرشتیاں دے اندر کوئی آپ دا استاد ہووے۔ اوہ وی کوئی نہیں۔ جناں وچوں کوئی استاد ہووے ایہہ وی کوئی نہیں۔ انہاں وچاریاں استاد کی بننا ایں انہاں نے آپ ﷺ کولوں کوئی سکھ کے دین وی دنیا دا شعور نبی پاک ﷺ کولوں آیا اے انہاں استاد کیکن بننا اے۔ جن وی نہیں بن سکدے فرشتے وی نہیں بن سکدے۔ تو انسان وی نہیں بن سکیا۔ نبی پاک ﷺ دے اساتذہ نہیں۔ بلکہ اک استاد وی نہیں دنیا دے اندر مخلوق وچوں کوئی استاد نہیں نبی پاک ﷺ دا۔ اگر استاد اے اللہ پاک سکھانے آلا تے اوہ آپ رحمٰن اے۔ فرماندا اے

الرحمٰن علم القرآن۔ رحمٰن نے تن قرآن سکھایا۔ اے رحمٰن دا قرآن سکھیا اے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اک تے ایہہ گل اے نبی پاک ﷺ ارشاد فرماندے نے اللہ تعالیٰ مین پنج خصوصیات ایہو جیاں عطا فرمایاں نے جیہڑیاں ہور کسے نوں وی عطا نہیں فرمایاں۔ ایہہ اک اے فرمایا پہلے انبیاء انہاندے مقتدی انہاندیاں امتاں، انہاندیاں قوماں۔ ایمان لیونے والا۔ بے ایمان تے اگے سب ایمان ایمان لیونے والے دین نال تعاون کرنے والے تورات، انجیل، زبور یا دوسرے صحائف نوں پڑھنے والے آسمانی کتاباں پڑھنے والے آسمانی دین قبول کرنے والے آسماناں اتے جیہڑا اجھ کسی تے اتریا اے اس اتے ایمان لیونے والے فرمایا لیکن نبی وی آئے نے خدائی کتاب وی دہاڈے کول آئی اے۔ اللہ تعالیٰ دے پیغام تہن پہنچ چکے نے۔ لیکن زمین ساری وچھی ہوئی اے لیکن تساں نماز کتھے پڑھنی اے۔ مذہب وچ۔ اپنی مسجد وچ اپنے نبی دے پچھے۔ اپنے نبی دے نال نماز پڑھنی اے کوئی جگہ نہیں فرمایا۔

اس زمین اتے تسی نماز نہیں پڑھ سکدے۔ نری مسجد وچ پڑھ سکدے او۔ اپنے عبادت خانے دے اندر اپنے اس گرجے دے اندر اہدیوں باہر تسی اللہ وی یاد نہیں کر سکدے۔ جدھے ناں نماز اے اُہ نہیں ہوندی۔ تے ایہہ زمین نے۔ اور ایہہ آسمان اے تے ایہہ دن تے رات اے۔ انہاں حکم اے اپنے عبادت خانے دے اندر جا کے عبادت کر سکدے نے باہر نہیں۔ حضور ﷺ فرماندے نے۔

مین اللہ تعالیٰ خصوصیت دتی اے۔ کیہڑی فرمایا۔ محبوب توں تیری ساری قوم تے امت جیہڑی تیرے دین نوں قبول کرے اہ جتھے نماز پڑھے پئی پڑھے ساری زمین انہاں واسطے اے۔ پہلے نبیاں واسطے کی حکم رکھدی اے کہ اہدے

اتے نماز نہیں پڑھی جا سکدی۔ لیکن محبوب تیرے واسطے ساری زمین مسجد دے حکم وچ آ گئی اے اگر چہ بازار وچ نماز پڑھو۔ پڑھ سکدے او۔ لیکن فرمایا ایہہ زمین تے نمازاں کیوں ہون لگ پیاں نے کیسے اک لاکھ چوبیں ہزار کم و بیش نبی گزرے نے کسے نوں اجازت نہیں ملی۔ اجازت مل گئی۔ زمین تے نماز پڑھنے دی ایہہ مسئلہ قابل غور اے۔ ایہہ معلوم ہوندا اے ساڈی ساری زمین بابرکت ہو گئی۔ ساری زمین دی نحوست اٹھ گئی ایہہ کس نے قدم رکھیا جس دا ایہہ حکم آ گیا۔ ایہہ رحمۃ العالمین قدم رکھیا زمین دیاں نحوستاں اڈ گیاں۔ فرمایا۔

ہن زمین اس قدم مبارک نال اتنی بابرکت ہو گئی اے جتھے نماز پڑھو تہاڈی نماز قبول اے۔ جد زمین وچ ایہہ خصوصیت آئی اے تیرے میرے وچ دلیاں وچ ایہہ خصوصیت کیوں نہیں آئی۔ قابل غور ایہہ مسئلہ اے کہ زمین نوں اتنی برکت مل گئی نبی پاک ﷺ دے قدم مبارک نال تن من کسے وی کجھ نہیں ملیا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ ایہہ مسئلہ زمین تے تری منفے آلی آشی اسی منفے آلے وی آن تے عن من وی آن ایہہ مصیبت اے ساڈے واسطے۔ ساڈے وچ ایہہ طاقت وی موجود اے جیہڑی راتی اٹھ کے خانے کعبے دی دیواراں نوں پکڑ کے ساری رات رونا سارا دن قرآن پاک پڑھنا ایہہ وی ساڈے وچ طاقت اے پر ایہہ وی اے کہ قبلے نوں قبلہ ہی نہ سمجھنا۔ ایہہ وی ساڈے وچ موجود اے۔ ایہہ مرض اے دل چاہیے تے نبی دا پیا دکھ لگے کہ نبی توں اتنی شان کیوں مل گئی۔ ایہہ کس قدر ساڈے اندر شر اے اور کس قدر ساڈے اندر شیطانی موجود اے کہ نبیاں نال ٹکر لے لئی کہ نبیاں نوں اے شان کیوں ملی۔ ساڈے اندر خرابی اے تے رج کے خرابی اے اگر نیکی اے تے اوہ وی بتیری اے۔ ایہہ لوگ وی ہین جیہڑے نبی پاک ﷺ دے مدینہ طیبہ دے اندر رہ کے پوری زندگی گزار کے

پیری جتی نہیں پاندے گلیاں وچ اُنجے ٹُردے نے کہ سنے جتی اس جگہ تے قدم نہ آجائے جتھے نبی پاک ﷺ دا قدم مبارک آیا ہووے ایہہ آخر پیشاب وی کر دے نے کھانا کھاندے نے۔ لہٰذا اوہ براز وی کردے نے۔ ایہہ کتھے کردے ہوسن ایہہ مسئلہ انج اے۔ جیہڑا جوتی نہیں پاندا کہ میری جوتی نبی پاک آلے قدم اتے نہ ٹُر جائے اوہ پیشاب کی سمجھ کے کردا اے۔ اوہ پیشاب کرلیندا اوہنی وچ لیکن واہنی وچ احتمال کوئی نہیں اس واسطے پیشاب وی کرلیندا اے۔

حضرت بشر حافی دے متعلق آپ نوں جدوں اللہ تعالیٰ دی شوق لگی محبت ہوئی جدوں اللہ تعالیٰ دی محبت عشق دل وچ دوڑی ات ویلےتو بعد آپ نے جوتی نہیں پائی۔ بندے اس واسطے آپ نوں حافی آہندے نے۔

حافی اس بندے نوں آہدے نے جہدے پیر ننگے ہوون جوتی نہ ہووے۔
اہ لوکاں اہدے وجوہات بیان کیتے نے ایہوجیہی توجیہ بیان کیتی اے کہ والارض زشدابا نعمت مادون۔

ایہہ زمین اللہ تعالیٰ دا فرش اے۔ واہ واہ بچھونا اے انہاں ایہہ اکھیا اساں فیر اللہ دے فرش اتے جوتی کی پانی اے لیکن ایہہ وجہ صحیح نہیں بنی کیوں جے زمین اتے پورے اللہ دے فرش اتے اس گلے جوتی نہیں پانی کہ ایہہ اللہ تعالیٰ دا فرش اے تے فیر اوتھے پیشاب کس طرح کرسکدے ہاں۔ اسے زمین اتے ہی کرنا اے کدے جاوے بندہ اس واسطے ایہہ وجہ درست نہیں اصل وجہ ایہہ اے حضرت بشر حافی خدا تعالیٰ دی تلاش وچ دن رات مغموم نے اللہ تعالیٰ دے فکر اندر مبتلا نے دل وچ ایہہ ہے کہ میرے اتے اللہ تعالیٰ دی رحمت نازل ہوسی اس گل دی فکر وچ نے غم وچ نے میری عمر مکدی جاندی اے اللہ تعالیٰ میرے اتے اپنی خاص مہربانی نال اجے نوازیا نہیں میری عمر ختم ہونے آلی اے۔ ہر

وقت میری عمر زوال وچ اے میں آخر مرجانا اے اسے حال وچ مرجانا اے۔
میں دنیا تو کی لے کے گیا اس سوال تو پیا فرماندا کون اگو جواب آیا۔
جس چیز دا تو متلاشی ایں ایہہ ہی تیرا دروازہ کھٹکھٹا رہی اے ڈر اے اٹھ کے دوڑے جوتی نہیں پائی دروازہ کھولیا من واپس آئے۔ ایس حال نال ملنے نال ایہہ حال ملاقات دا اے من جس حال وچ قلب کھلیا اے اس حال وچ رہنا چاہندے آہے۔ ات ویلے جوتی نا ہی لہٰذا مڑ پائی ہی نہیں ایہہ وجہ اصلی صحیح اے لیکن انہاں جوتی نہیں پائی جانور وی سمجھ گئے نے فرمایا اگر ایہہ اللہ دا بندہ جتی نہ پائے گدھے تے خچر وی سمجھ گئے نے کیوں اک بزرگ فرماندے نے کہ میں حضرت بشر حافی دے جنازے وچ نہیں پہنچیا۔ اونڈی موت دا من پتا نہیں لگیا۔ میں اونہاندی موت ڈھوڈی کنج انج ڈھوڈی کہ اک دن میں مسجد وچوں نکلیا تے گلی وچ لِد ہوئی اور کسے گدھے خچر یا گھوڑے کر چھڈی۔ میں سمجھ گیا جتنے تک بشر حافی زندہ نے اتنے تک جانور وی گلی وچ لد نہیں کر دے۔ ولی اے اللہ دا پیارا۔ ایہہ اس گلی وچوں گزرے گا تے ایہہ ساڈا لید یا گوبر اہدے پیراں نال لگے گا۔ جانور وی سمجھ گئے کہ ایہہ اللہ دا پیارا۔ لیکن ایہہ اللہ دے بندے اہدے نے میں آج لید ویکھی اے۔ من پتہ لگ گیا کہ بشر حافی دی موت واقع ہو گئی اے۔ ورنہ لید نہ ہوندی۔ چنانچہ میں آ کے خبر لئی انہاں آکھیا کل جنازہ ہویا اے تو معلوم ہویا جس نوں پہچان دندے نے اس بندے وچ نورانیت آوندی اے اس نوں انساناں نالوں جانور ودھ پہچاندے نے لیکن جانور خدائی حکماں دے مکلف نیں۔ بندہ خدائی حکماں دا مکلف نیں۔ ایہہ اُہدے اتے پابندیاں نے اہدے اتے نیکی دا حکم اے۔ برائی تو روکنے دا حکم اے۔ اہدے اتے نمائش اے جیدے اتوں پتہ وی نہیں لگدا۔ ان نہیں سمجھ ایڈی جھب جھب آوندی من جے

آوے تے نفس جے شیطان مڈھ نالوں شکارا ے۔ دو شکاری اہدے مگر تے کت ویلے آہدے نے کوئی نہیں ایڈی گل۔

حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ کول اک بندہ آیا۔ انہاں ان روٹی کھوائی۔ بسترا دتہ۔ لوٹا پانی دسیا۔ پیشاب دی جگہ دسی۔ نماز دی جگہ دسی۔ سارے کم دسے۔ اوہ رہیا۔ اوہ آخر بیمار ہوگیا۔ بیمار ہویا تے اہدا علاج کی اے علاج اے کہ اک گھوڑا ذبح کر کے تے اہدے خون دی اہدے اتے تھوڑی جئی مالش کرو۔ ایہہ حکیم کے نسخہ لکھ دیتا۔ ہن غریب آدمی گھوڑا کدوں لوے۔ مسافر آدمی راہ گزر لیکن ایہہ خبر پہنچی حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ دے کول۔ آپ نے فرمایا۔

میرے اصطبل وچ جیہڑے گھوڑے نے جتنے گھوڑیاں دی ضرورت اے اتنے ہی ذبح کرلو۔ اک گھوڑا ذبح کیتا اللہ تعالیٰ نے اُن شفاء عطا فرمائی۔ اس عرض کیتا عرض کی کیتا۔

حضرت جی میں ڈھاڈے کول ہدایت واسطے آیاں قبول ہدایت کرن آیاں لیکن میں دھاڈی کرامت کوئی نہیں دیکھی تے مال بڑا ویکھیا۔ اے دولت بڑی ویکھی اے مکان بڑے ویکھے نے۔ اس گلے میں کچھ بدظن آس۔ بھئی ایڈی دنیا جیدے کول اے۔ ایہہ خدا دا بندہ و درویش اللہ والا کیکن ہوسکدا اے پر من جت ویلے اللہ تعالیٰ بیماری لیاندی اے سمجھ آ گئی اے تہاڈے کول جتنا مال اے ایہہ ساڈے لوکاں واسطے اے۔ خدا واسطے اے۔ معلوم ہویا دہاڈے کول دنیا دا مال کوئی نہیں جتنا دی مال اے فی سبیل اللہ اے۔ من سمجھ آ گئی اے ہن مہربانی کرو۔ آپ نے فرمایا برائے خدا مال میرا۔ برائے اپنی ذات مال مرا نہیں جو مال اے خدا واسطے اے من سمجھ آ گئی اے تے کم بن گیا۔ ایہہ ایہہ گل اے کہ ساڈیاں نظراں ہی فیصلہ نہیں دے سکدیاں۔ دو شکاری ساڈے مگر نے جیہڑے

سن مجھن ہی کجھ نہیں دیندے دین وی ساڈے ہتھوں لے لیندے نے اور ایمان وی لے لیندے نے۔ کدی انج ہوندا کہ اللہ تعالیٰ سن انہاندے ہتھوں بچائے۔ من دین وی آجاندا اے سب کجھ آجاندا اے۔ اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے۔ انہاں دی مدد دی بڑی ضرورت اے۔ مدد اہدی ہووے تے کم بن جاندا اے۔ اللہ تعالیٰ ایہہ جئی مہربانی وی کرلیندا اے کہ اک بندہ جرم کرلیندا اے۔ اللہ تعالیٰ فرماندا کہ میری شان کی اے جرماں ولوں نہیں میری شان ایہہ ویکھو قرآن کریم دا فیصلہ اے۔ فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ شرک نوں معاف نہیں کر دا۔ شرک تو سوا چاہے توں کوئی وی گناہ کیتا ہووے تے معاف کر دیوے تے اک جگہ کی فرماندا اک جگہ فرماندا اے کتنا نقص اے۔ فرمایا۔ اللہ

اہدا کی معافی اے کہ اللہ تعالیٰ ایسی ذات اے کہ ہر گناہ معاف کر دیے تے کر دیے۔ کیا شرک وی معاف کرلیندی اے۔ شرک تے اگے فرمایا۔ اس نہیں معاف کرنا۔ ایتھے پیا آہدا کہ میں ہر گناہ معاف کرلیندا آں معلوم ہویا کہ شرک وی معاف کر لیندا اے ایک شان اہدی ول ویکھو اک نظام اہدے ول ویکھو۔ نظام اہدے اندر اے کہ شرک توں بغیر سارے گناہ معاف کردا اے۔ شرک نہیں معاف کر دا۔ ایہہ اہدا نظام اے ایہہ اہدا قانون اے اور وے صفی وچ شرک وی معاف ہوندا ایہہ اہدی شان اے۔ شان اہدی شرک دی معاف کرے تے کر دیندی اے قانون اہدا کہ شرک معاف نہیں ہوندا۔ معلوم ہویا اللہ جل جلال اگر کسے نوں شرک معاف کرنا تے انج کرنا اے لیکن دنیا اتے ایہہ مشرک اے توبہ دا وقت دیتا ہویا اے لیکن کسے وقت اہدے کولوں توبہ ہو جائے ایہہ مسلمان بن جائے۔ ہن اہدے سارے شرک وی مٹ گئے۔

حکیم ابن حیوان دربار رسالت وچ حاضر ہوے عرض کیتی یا رسول اللہ ﷺ! سٹھ ٦٠ سال میری زندگی کفر وچ گزر گئی اے تے ہن ٦٠ دے نیڑے اپڑیاں۔ اسلام لیاندیاں وی ١٢٠ سال عمر ہو گئی اے۔ انہاں ایہہ عرض کیتا۔ جیہڑے ٦٠ سال کفر وچ لگے انہاں وچ میں دو کم چنگے کردا رہیاں آں۔ اک غلام آزاد کردا رہیا آں جتنے غلام من لبھدے آن انہاں وچوں کجھ میں آزاد کر چھڈ دا رہیا آں۔ دوجا کجھ صدقے وی کردا رہیا آں۔ گو کفر اے میں سنیا کفر دے زمانے دی نیکی کفر وچ رہویے تے ایہہ نیکی راہندی اے کہ کوئی نہیں راہندی۔ ہن اے کے چالیس سال یا پنجاہ سال اسلام لیاندیاں وی ہو گئے نے کیا ہن ایہہ اسلام توں پہلے دیاں نیکیاں باقی نے یا مٹ گیاں نے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

**الاسلام یعد ما کان قبل۔**

گناہ اسلام مٹا دیندا اے تے نیکیاں نہیں مٹاندا۔ اگر تیریاں کفر دے زمانے دیاں نیکیاں نے اللہ تبارک و تعالیٰ اسلام لیاندیاں گناہ مٹا دیندا اے نیکیاں نہیں مٹاندا۔ لہٰذا تیریاں نیکیاں باقی نے۔ معلوم ہویا اسلام نال ہی ہر شے اگلی مٹ جاندی اے جیہڑے گناہ ہون اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ انج وی سجھا دیندا اے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابہ اگے اک بجھارت پاندے آ ہے۔ کی بجھارت اے۔ بجھارت پاندے آئے۔

اک نماز نہیں پڑھی اک روزہ نہیں رکھیا۔ حج نہیں کیتا۔ زکوٰۃ نہیں دیتی بندہ ایک اجیحا اے دنیا اتے ساہ اہدا انکلدا گیا تے اہدا قدم جنت وچ پے گیا اے نماز وی کوئی نہیں اک نماز وی نہیں۔ روزہ کوئی نہیں حج وی کوئی نہیں زکوٰۃ وی کوئی نہیں جان نکلی اے تے جنت ٹر گیا۔ ایہہ بوجھو کیہڑا بندہ اے۔

ایہہ بجھارت پاندے آہے۔ ایہہ کیہڑا بندہ اے جے کوئی بوجھ لوے تاں تے ٹھیک اے نہیں تے دسدے آہے۔ کی اک بندہ آگیا اسی اک جنگ وچ موجود آہے نبی پاک ﷺ دی سنگت وچ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے نے اک بندہ آگیا۔ لڑائی شروع اے تلوار چلدی اے پئی۔ تیر چلدے نے پئے۔ سارے لڑائی دے ہتھیار استعمال ہو رہئے نے اک بندہ دربار رسالت وچ حاضر ہوگیا۔ یارسول اللہ اگر میں اس وقت اللہ دے رستے وچ جان قربان کراں تے میرے واسطے وی گنجائش ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کلمہ پڑھ! اس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا۔ آپ ﷺ فرمایا۔ ہن تیرے واسطے گنجائش ہے۔ اس تلوار پھڑی۔ میدان وچ دوڑ گیا۔ اجے اک وقت وی نماز دا نہیں آیا تے ایہہ مسلمان ہو یا اجے نماز دا ٹائم نہیں آیا۔ میدان وچ ایہہ کود گیا۔ میدان وچ کئیاں نوں مار کے تے ایہہ اتھے شہید ہو گیا۔ فرمایا اک نماز نہیں پڑھی۔ اسلام لیاندیاں اجے اک وقت نماز دا نہیں آیا۔ ہن جیدا وقت ہی نہیں آیا۔ کجھ وی نہیں آیا تے ایہہ جنت وچ ٹر گیا اے۔ گیا کیویں مسلمان ہو کے دربار رسالت وچ ایمان قبول کر کے میدان وچ دوڑ گیا۔ شہید ہوگیا۔ نہ اوہدے دفتر وچ نماز اے نہ روزہ اے نہ حج اے نہ زکوٰۃ اے۔ لیکن فقط اللہ تعالیٰ آکھی دا اے نے من گناہگار ہو گیا آں حکم کی کیتا ہو یا اے۔ کسے گلے دا حکم ادا نہیں کیتا ہو یا۔ لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماندے نے ایہہ جنتی کون نے؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔

تن ساریاں لغزشاں معاف نے ایتھوں ایہہ صحابی شہید ہو گیا۔ شہید دا مقام کی اے۔ فرمایا۔

شہید تسی زبان نال کلمہ پڑھدے او تے تسی مسلمان بن جاندے او۔ شہید کیکن ہوندا اے۔ فرمایا۔

شہید کون ہوندا اے تو زبان نال گواہی دیندا اں اے تے اللہ اک اے۔
نبی پاک ﷺ سچے رسول نے اور شہید دا خون گواہی دیندا اے کہ اللہ پاک اک
اے تے نبی پاک ﷺ سچے رسول نے۔ جیدا خون گواہی دیوے اہدا ایمان نکی
جئی گل اے۔ اہدا ایمان کامل اے لہٰذا بھاویں نماز عمل وچ نہیں آئی۔ روزہ عمل
وچ نہیں آیا۔ لیکن چوں کہ وقت وی نہیں آیا لیکن اس واسطے ایہہ گناہ وی نہیں
بنیا۔ اور ادوں جنتی کیوں اے۔ اہدے خون شہادت دیتی اے کہ خدا اک اے
میں اہدی ذات واسطے اپنی جان دے رہیا آں۔ اس واسطے ایہہ جنتی اے۔ انج
دی صورت وچ آدی بندہ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ؟ اپنے محبوب نوں ایہہ
خصوصیت وی عطا فرمائی کہ ساری زمین رحمۃ العالمین اس رحمت نے قدم رکھیا
ساری زمین بابرکت ہوگئی۔ ایہہ زمین بابرکت ہوگئی۔ جیہڑی منے آلی آہی نہ
منے آلا بندہ اس گلے بندہ نہیں بندا جھب جھب کہ ایہدے وچ منے آلی چیز وی
اے تے نہ منے آلی دو نے ایہہ اک نکلے ایہہ مسئلہ اے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ
فرمایا کہ زمین وی مسجد بن گئی۔ فرمایا کوئی قوم کوئی امت کوئی نبی کسے طرح زبور،
انجیل، تورات صحف دے اندر ایہہ مسئلہ سمجھا دیوے کہ یارسول اللہ ﷺ پانی وی
استعمال نہیں کرنا۔ بیمار آں اپنے نبی نوں آکھے۔ اے موسیٰ علیہ السلام میں بیمار
آں پانی استعمال نہیں کرنا۔ نماز کیکن پڑھاں کوئی وجہ نہیں کوئی گل نہیں۔ اے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام میرے کولوں پانی استعمال نہیں ہوندا یا لبھدا نہیں۔ نماز
کیکن پڑھاں فرمایا جا کے پڑھ لے۔ میل تے جا کے پڑھ لے پانی توں بغیر
نماز کنج ہوندی اے۔ میرے آقا و مولا نبی پاک ﷺ ایک دن خیمہ لگایا ہویا
اے۔ جنگل وچ سفر کر دے نے پئے جہاد واسطے جا رہے نے خیمے لگے ہویاں
وچ ڈھیر صحابہ آرام کیتا اے۔ پانی نیڑے نیڑے نہیں ہن۔ پانی نہ ہووے تے

جھب جھب مسح کرنی دا اُت ویلے مشکل آہی۔

حضرت مائی صاحبہ گئے تے ڈھل لگ گئی۔ آپ دا اونٹ بیٹھا ہویا اے تے اہدے بیٹھ آپ دا ہار آ گیا۔ ہوٹھ اٹھے تے ایہہ لبھنا اے انج تے نئی لبھنا ڈھل لگ گئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما نوں لوگ آکھن لگ پئے کہ ایہہ تہاڈی صاجبزادی مسلماناں دی ماں حضرت عائشہ صدیقہ دی وجہ تو ایسی جگہ پھس گئے آں جتھے پانی نہیں نماز کتھے پڑھنی اے فجر وی ہوگئی اے۔ پانی کوئی نہیں نماز کیکن پڑھنی اے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے نے۔ حضرت مائی صاحبہ دے لنگ مبارک تے سر مبارک رکھ کے تے ستے پئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما پریشان ہوئے کہ لوگ من پئے اولاماں دیندے نے پئے۔ ڈھونڈیا تے کوئی نہیں پانی۔ آپ خیمے وچ آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما نے۔ مائی صاحبہ فرماندے نے من ناراضگی دا اظہار کیتا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما نے اک دو طمانچے وی من مارے۔ بھئی تیری وجہ توں سن ساریاں نوں ایہہ مصیبت آ گئی اے ہن نمازاں دا کی کریئے۔ مائی صاحبہ فرماندے نے من برداشت کیتا۔ سب کچھ اس واسطے کہ میں حرکت نہ کراں جسم وچ کہ مت آپ صلی اللہ علیہ وسلم دی نیند وچ خرابی آوے اس گلے میں ایہہ طمانچہ جھل کے وی من درد وی ہو یا تکلیف وی ہوئی۔ پر میں برداشت کیتی۔ میں حرکت کراں تے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دی نیند خراب ہوندی اے۔ اس گلے لیکن آپ صدیق اکبر خیمے توں باہر ہوئے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جاگ پئے۔ جاگدیاں ہی پوری امت دی قسمت جاگ پئی۔ فرمایا کی گل اے۔ حضرت ام المومنین نے عرض کیتا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز دا وقت اے پانی کوئی نیڑے نہیں سارے آپ دے غلام گھبرائے بیٹھے نے۔ آپ نے فرمایا۔

میرے اللہ حکم اتار دیتا کہ اگر پانی نہ لبھے تے تیمم کر لو۔ پاک مٹی تے ہتھ مار کے منہ تے مارو۔ دوجی واری پاک زمین تے ہتھ مار کے تے اپنے بازو اور ہتھاں تے مار لو تے بس نماز پڑھ لو۔ سارے جھیڑے گھابرے ہوئے آئے۔ ایہہ مبارکاں دین لگ پئے۔ مبارک دینی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما نوں اک صحابی فرماندے نے۔

صدیق اکبر تیرے گھر وچ تیرے خاندان وچ کتنیاں برکتاں اللہ رکھیاں نے جو مصیبت دا وقت آؤندا اے تیرے گھر دی گل ہووے تاں اتار دیندا اے۔ ایہہ آسانی ایہہ نعمت ایہہ تیمم دی۔ نہ ابراہیم دی قوم نوں ملی نہ نوح دی قوم نوں ملی۔ نہ موسیٰ دی قوم نوں ملی۔ کسے نوں وی نہ ملی۔ اج صدیق اکبر رضی اللہ عنہما دی صاحبزادی مسلماناں دی ماں انہاں دی وجہ تو ڈھل ہو گئی۔ لوگ گھبرائے تے اللہ تیمم دی اجازت دے چھڈی۔ ایہہ کن انعام ملیا تیمم دا ہن ایہہ ساری زمین پاک ہو گئی۔ اے جتھے نماز پڑھ کے تیمم کر سکدا ایں۔ تیری خصوصیت ایہہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماندے نے اللہ تعالیٰ من اک رعب دے دیتا اے ایہہ کدوں۔ فرمایا۔

مدینہ طیبہ بیٹھ کے تے فرمایا اے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ من ایہہ رعب عطا فرمایا پورے مہینے دا سفر کر کے جتھوں تک اپڑی دا پورے مہینہ سفر کر پئے نے تو روز ۵ یا ست کوہ سفر روز دا ہوندا اے لیکن فرمایا جتھوں تک مہینے دا سفر کر کے ایک مسافر جاوے اوس ۳۰ دناں دا سفر مکے اتنے تک مدینے توں لگ کے اس مسافر دا سفر مکے من اللہ تعالیٰ ایہہ رعب دیتا اے ہن حدیبیہ دے سارے مشرکین میرے کولوں کمبدے نے۔ اک ایہہ وقت آیا کہ مشرکین سارے میرے گل پوندے آئے آج ایہہ اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائی اے مہینے دے سفر اتے جیہڑا مشرک اے ایہہ وی میرے کولوں ڈردا اے۔

# برہان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ حَمْدِ الشَّاکِرِیْن۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا حَمْدَہِ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمَلَائِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ۔ وَعِبَادُ اللّٰہِ الصّٰلِحُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ وَاذْکُرُ اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ وَّ اعْلَمُو اَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم اَلْبِرُّ لَایُبْلٰی والذَّنْبُ لَایُنْسٰی والدَّیَّانُ لَایَمُوْتُ اِعْمَلْ مَاشِئْتَ کما تُدِینُ تُدَانُ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَاءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ○

اللہ تعالیٰ دی حمد و ثنا اللہ دے محبوب تمام کائنات دے آقا و مولا نبی پاک ﷺ دی خدمت دے اندر ہدیہ درود و سلام عرض کرنے تو بعد میں پہلے جمعے ایہہ عرض کیتا اے نبی پاک ﷺ رحمت نے فیر عرض کیتا۔ نعمت نے اج اک نئی گل جیہڑی تہن دس نی اے میں ایہہ وی سنا دیواں میں عرض ایہہ کرنی چاہنا قرآن دی زبان نال۔ قرآن دی کلام نال ایہہ میں دسناں چاہنا نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ دا برہان نے۔ قرآن پاک نے نبی پاک ﷺ داناں رکھیا اللہ تعالیٰ دی طرفوں نبی پاک ﷺ دلیل نے۔ برہاں تے دلیل دا اکو مقصد اے اللہ تعالیٰ نبی پاک نوں اپنی ذات واسطے اپنی طرفوں اپنی ذات اتے برہان بنا کے گھلیا اے معلوم ہویا کہ یا فرمایا:

اے جناں اور انساناں او۔ کیوں تاس دا لفظ معنی انساناں واسطے نہیں بولیا جاندا معنے جناں اتے وی نہیں بولی دا۔ بلکہ جن اور انساناں دوناں اتے ایہہ لفظ بولی دا اے۔ اللہ تعالیٰ جناں اور انساناں نوں فرماندا اے کہ تہاڈے رب دی طرفوں تہاڈے طرف کی آیا اے برہان تے دلیل۔ رب دی طرفوں دلیل آئی اے نبی پاک ﷺ دلیل نے اور دلیل کیہڑی گل دی اے دلیل دا معنی کی ہوندا اے دلیل دا معنی ایہہ معنی کہدا اے دلیل دا۔ دلیل دا لغوی معنی اے شے دا بھولنا۔ اصطلاحی معنی ایہہ اک شے ویکھیے اہدا علم آجائے اس شے دے علم نال دوجی شے دا علم آجائے۔ شے اک ویکھیے اہدے علم دی وجہ توں کسے ہوری شے دا وکھرا علم آجائے۔ اہدا معنی دلیل اے۔ نبی پاک ﷺ اللہ دی دلیل نے آپ ﷺ دے علم نال کہدا علم آوندا اے۔ اللہ تعالیٰ دلیل فرمایا اے۔ دسیا ایہہ اے کہ اس میری دلیل نال علم تہن ہو گیا۔ تے میرا وی تہن علم ہو جائے گا۔ اگر اُہدا علم نہ ہویا تے میرا وی علم تہن نہیں ہون لگا۔ تے دو چیزاں کیکن ملیاں۔

مشین پئی چلدی اے اساں مشین نہیں ویکھی۔ اساں مشین آلا کوٹھا وی نہیں ویکھا۔ لیکن ٹک ٹک پئی کر دی اہی۔ سن ٹک ٹک دا علم ہو گیا۔ ٹک ٹک دا علم اے۔ بھئی ایہہ ٹک ٹک پئی کر دی اے من الیہہ دوجا علم اے کہ ایہہ چلدی پئی اے ٹک ٹک دا علم دوجی شی دے علم نوں جانن واسطے اے ایہہ کی کہ مشین چل رہی اے کھلی ہوئی نہیں انجے ہارسن دھواں نظر آیا۔ اتھے کوئی اگ تاں نظر نہیں آئی۔ دھواں تے بڑا اے دھوئیں دا علم ہو گیا تے دوجی شی دا علم خود ہو گیا اگ پئی بلدی اے۔ معلوم ہو گیا کہ جتھے دھواں پیا نکلادا اے اتھے اگ پئی بلدی اے۔ من جملہ دھوئیں نال آگ دا علم ہو گیا۔ مشین دی ٹک ٹک نال مشین دا علم ہو گیا۔ اسے طرح اندر بیٹھے ہوئے آں تے سورج تکیا وی نہیں۔ ایہہ علم کہدا اے دھپ دا۔ دھپ دے علم نال سورج دا علم آگیا اے۔ سورج دے نور اتے دلیل کی اے دھپ۔ دھپ دلیل اے۔ دھپ دلیل بن گئی سورج دی۔ دھواں اگ دا علم بن گیا۔ جے ٹک ٹک دا علم ہویا تے مشین دے چلنے دا علم ہو گیا۔ اسے طرح سمجھ لو نبی پاک ﷺ نوں جس ویلے حقیقت تک ویکھے اس نوں اللہ تعالیٰ دا علم آجاندا اے۔ ایہہ دلیل اے۔

اسے طرح کسے فرمایا۔ یاد آتا ہے خدا آقا دیکھ کے صورت تیری

صورت نبی پاک ﷺ دی ویکھی دی اے۔ چہرہ مبارک نبی پاک ﷺ دا ویکھی دا اے ایہہ تے جیہڑا بے صورت اے اہدا علم آجاندا اے بے صورت کون اے اللہ تعالیٰ جدی مثل کوئی نہیں۔ جہدی مشابہت کوئی نہیں۔ اور نبی پاک ﷺ نوں تسی اپنی مثل آکھ دے او۔ جہدی مثل آدھے او۔ اوہدے علم نال خدا دا علم آؤندا اے۔ جیہڑا بے مثل اے معلوم ہویا مثل ویکھیاں بے مثل دا علم۔ دھپ ویکھیاں سورج دا علم آؤندا اے۔ اسے طرح نبی پاک ﷺ دی زیارت کیتیاں

اللہ تعالیٰ دی یاد آوندی اے۔ ایہہ دونویں اک دوجے دے غیر نے۔ خدا ہور۔ نبی پاک ﷺ ہور نے۔ اک دوجے نال تعلق کوئی نہیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

ایہہ سورج کیکن اے۔ سورج دی ٹکی جیہڑی اے اس واسطے دھپ لازم اے۔ ایہہ عین سورج نہیں۔ دھپ جیہڑی اے اینہوں آکھ سکدے او کہ ایہہ سورج اے یا سورج نوں آکھ سکدے او کہ ایہہ دھپ اے۔ نہ سورج دھپ اے تے نہ دھپ سورج اے۔ لیکن اسی طرح دھپ سورج کولوں جدا نہیں دھپ سورج وی نہیں۔ اس طرح سمجھ سکدے او کہ محمد مصطفےٰ ﷺ خدا نہیں۔ خدا جیہڑا ایہہ محمد مصطفےٰ ﷺ نہیں۔ ایہہ گل یقینی اے۔ لیکن جس طرح سورج کولوں دھپ جدا نہیں۔ انج محمد مصطفےٰ ﷺ کولوں خدا وی جدا نہیں تے خدا کولوں محمد مصطفےٰ ﷺ جدا نہیں۔ اسے طرح جس ویلے حضرت آدم آپ ﷺ دی زیارت کیتی ات ویلے وی آپ ﷺ دی ہی زیارت کیتی۔ ایہہ آپ ﷺ دی زیارت کنجی کیتی کہ حضرت آدم تو آپ ﷺ توں تیراں ہزار سال پہلے دنیا اتے تشریف لیائے۔ آپ ﷺ حضرت آدم توں تیراں ہزار سال بعد تشریف لیائے۔ اصلی پیدائش دے حساب نال نبی پاک ﷺ پہلے نے حضرت آدم ﷺ بعد وچ نے۔ لیکن روحانیت دے اعتبار نال حضرت آدم نے پہلے تے نبی پاک نوں آخر وچ مبعوث فرمایا۔ اس واسطے حضرت آدم تیرا سو سال دنیا اتے رہ کے تے اپنی توبہ قبول کرائی۔ کیہڑے ویلے نال۔ عرض کیتی یا اللہ تیرا ایہہ محبوب جہدا عرش دے ہیٹھ ناں لکھیا ای جہدا نور میرے توں وی پہلے چمک دا رہیا اے تے میری پیدائش توں بعد وی چمک دا رہیا اے۔ ایہہ تیرا محبوب اے۔ میں اس دے وسیلے جلیلہ نال دعا کرناں توں میری دعا قبول کر۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ اجے محبوب خدا دنیا اتے نہیں آئے تے دعا قبول ہوگئی اے۔ حضرت آدم نبی

پاک ﷺ نوں پچھانیا اے۔ کیوں انہاں وسیلہ جے پیش کیتا اے۔ جے پچھانیا ای نہیں۔ پچھان کے ہی تے اللہ تعالیٰ اگے وسیلہ پیش کیتا اے۔ اک بندہ جا آکھے مولوی ہی ہووے کہ نبی پاک ﷺ نوں چالیس سال اعلان نبوت توں پہلے پتہ ہی کوئی نہیں کہ میں نبی وی آں کہ کوئی نہیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ ایہہ کیکن آکھے۔

آدم بین الماء والطین

حضرت آدم اودوں وی پچھان لیا تے اس مولوی نہیں پچھانیا کہ پہلوں وی نبی آہن لیکن حضرت ابوہریرہ عرض کردے نے یا رسول اللہ ﷺ! آپ کدوں دے نبی اوہ۔ ایہہ گل پچھنے آلی آہی۔ کس واسطے لوکاں آکھنا اے چالی سال پہلے پتہ نہیں کہ نبی ہونا یا نہیں ہونا۔ اس گل دا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نوں وی علم آہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کدوں دے نبی او۔ آپ ﷺ ایہہ نہیں آکھیا کہ من تے اجے (۴۰) ویہہ سال نہیں ہوئے نبی ہویاں۔ اس توں پہلے نبی کوئی ناہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ابوہریرہ تو بڑا سوال کیتا اے۔ میں اودوں دا نبی آں آدم۔ حضرت آدم دا وجود اجے نہیں بنیا۔ اجے چیکو مٹی اے میں اودوں وی نبی آس۔ کتاباں پڑھیا کرو تہن پتا لگے کہ نبی پاک ﷺ فرمایا۔

حضرت آدم دا ڈھانچہ اجے نہیں بنیا۔ اجے آپ دا چہرہ نہیں بنیا۔ آپ دے لنگ تے پیر نہیں بنے۔ من اودوں وی نبی آس۔ لیکن ابوہریرہ نہیں آکھیا۔ یا رسول اللہ تہن تے چالیاں سالاں توں پہلے تے علم کوئی ناہ کہ میں نبی ہے وی آں کہ کوئی نہیں۔ لیکن اج دا مولوی ایہہ گل کر سکدا اے انہاں نوں ایہہ جرأت نہیں ایہہ نبی پاک ﷺ دی بے ادبی کرنی ایہہ جرأت کدوں ہوئی۔ ایہہ اودوں ہوئی ساتویں صدی وچ شروع ہو گیاں۔ من وی انج جیکن ہن بے ادبی تے

گستاخی ہوندی اے اج ناہی ہوندی کجھ اعتراض کر دے نے جائز جے طریقے
نال۔ چوہدویں صدی وچ لوکاں اعتراض کرنے شروع کیتے بے ادبی کرنی شروع
کیتی۔ لوکاں آکھیا چالی سال آپ نوں نبوت دا پتہ نہیں لگیا تے آپ نے فرمایا
اے کہ میں اودوں وی نبی آس جدوں حضرت آدم چیکڑ تے پانی وچ آن۔

معلوم ہویا کہ آدم نوں وی پتہ لگ گیا کہ ایہہ اللہ دا نبی اے کہ جہدے
ذریعے من معافی مل جانی اے۔ معافی وی انہاں دے ذریعے۔ جنہاں نوں
معافی نہیں ملنی حضرت آدم دی اولاد نوں ایہہ بے ادبی نہ کرن تے ہور کرن کی۔
انہاں نوں ملنی بے نہیں اس واسطے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ایہہ تے دس چھڈیا کہ
آپ اودوں وی نبی آہن۔

دلیل کہدی بن کے آئے نے خدا دی دلیل۔ خدا دی ہستی مبارک اتے
نبی پاک ﷺ دلیل بن کے آئے نے۔ تو فرمایا دلیل کیکن نے کہ آپ نور وی
نے۔ دلیل وی نے تے نور وی نے۔ قرآن کریم اج وی موجود اے نبی پاک
دے زمانے وچ وی موجود آہی۔ چودہ سو سال نبی پاک ﷺ توں بعد وی قرآن
کریم موجود رہیا اے۔ حرف دا حرف موجود اے۔ ایہہ ہی قرآن موجود اے
جیہڑا اللہ تعالیٰ نے آسماناں اتے اپنی کلام اتاری اے ایہہ ہی موجود اے کوئی زیر
زبر دا فرق نہیں۔ لیکن ایہہ قرآن کریم اودوں وی موجود تے اج وی موجود۔
اودوں بندے ٹھیک اج بندے غلط۔ اودوں ٹھیک کیوں تے اج غلط کیوں۔
معلوم ہویا نبی پاک ﷺ دی نورانیت دا انکار کیتا قرآن پاک دی سمجھ ٹھیک نہیں
راہندی۔ جدوں سمجھ ہی نہ راہندی ہووے۔ اک بندہ اے قرآن کریم آکھیا اے
میں کی آں لوکاں واسطے بصیرت آں۔ یعنی سینے دا وی نور آں۔ ہور کی آں
ہدایت میں آں رحمت وی آں۔ قرآن کریم ساڈے کم نہیں آوندا۔ جھگڑے نہیں

مکاندا۔ ساڈے فیصلے نہیں کردا۔ اہدی وجہ کی اے۔ میں انہاں واسطے ہدایت وی
تے نور وی آں جنہاں لوکاں نوں میرے اتے یقین اے۔ یقین آلیاں واسطے
میں ہدایت وی تے نور وی آں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم وچ فرماندے نے۔

تہاڈی طرف کھلا نور آیا۔ ایہہ نبی نہ ہووے تے قرآن پھولیے پئے
حروف پورے نہیں دسدے۔ انج مثال سمجھو نبی پاک تے ہی ایمان پورا نہ
ہووے۔ آپ دی شفاعت تے پورا یقین نہ ہووے۔ آپ نوں دلیل نہ منیے۔
قرآن کریم دی ایہہ روشنی حاصل نہیں ہوندی۔ صحابہ کرام دے کول نور وی اے
تے قرآن وی اے۔ ساڈے کول قرآن ہے نور کوئی نہیں۔ نور نہیں یقین کوئی
نہیں۔ ایہہ سینے دی بصیرت کوئی نہیں۔ اس واسطے سن قرآن دی سمجھ کوئی نہیں
آوندی۔ علم دی پڑھیا عربی وی پڑھی اے قرآن دے حروف پڑھے ہوئے نے
پر قرآن نوں جیہڑا نور اے اہدی روشنی وچ نہیں پڑھیا۔ کیونکہ نبی پاک نوں نور
نہیں منیا۔ اس واسطے سمجھ وی نہیں آئی ایہہ کون اہدا اے۔ ایہہ گل میں نہیں اہدا۔
قرآن کریم خود آکھدا اے۔

اللہ تعالیٰ اس دے ذریعے کی عطا فرماندا اے اپنی واحدانیت نبی پاک
دے نورنوں منیے۔ نبی پاک ﷺ دے نور منے دے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی رضا
مندی عطا فرماندا اے۔ ایہہ وی قرآن نے آکھیا اے تے جے نور ہی ناں منیے
نہ قرآن دی سمجھ نہ اللہ دی رضا مندی۔ ایہہ نہیں مندا۔ جیہڑا وی عربی پڑھیا ہویا
اے جیہڑا مرضی اے معنی کرلو۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نبی پاک نوں نور وی
فرمایا۔ حاضر وی فرمایا۔ نبی پاک نوں اک ہور لفظ وی اللہ تعالیٰ فرمایا۔ رسول
تہاڈے کول آرہیا اے کیوجہ رسول فرمایا۔ من انفسکم۔
اگے اللہ دی مخلوق توں سب توں وی پہلے سی دنیا دے قانون دے

مطابق سب توں پیچھے نے۔ انہاں دے متعلق فرمایا ایہہ کی نے تہاڈے واسطے۔
ایہہ نبی اے تہاڈے نال حرص رکھدا اے۔ تہاڈے نال روف الرحیم اے۔
تہاڈے نال جانی عظیم اے اگر تہن تکلیف ہووے تے ان تکلیف ہوندی اے کی
کرو۔ حضرت عمار بن یاسرؓ ایہہ دل جانی صحابی اے آپ دا۔ ایٹاں تے پتھر
مسجد نبوی شریف دے آپ ڈھورہے نے۔ عمار بن یاسر عرض کردے نے۔ یا
رسول اللہ ﷺ میں وی اک ہی پتھر چالاندا پیاآں تے تسی وی اک ہی پتھر
لیاؤندے پے او۔ مہربانی کرو تسی بیٹھو میں دو پتھر اک اپنے حصے دا ایک تہاڈے
حصے دا اٹھا کے لیاؤنداآں۔ آپ نہ ڈھوؤ۔ میں ڈھوناں۔ ایہہ گل ہوئی۔ جس وقت
عمار بن یاسر نے دو پتھر اٹھا کے لیاندے تے سٹے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔
عمار چھڈ دے اک اٹھا کے لیا۔ اک میں ہی لیاواں دا۔ انہاں عرض کیتی
یارسول اللہ کیوں میرے نال کوئی ناراضگی اے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تو
قرآن نہیں پڑھیا۔ آکھیا پڑھیا اے۔ قرآن پاک ایہہ نہیں فرماندا کہ تسی مشقت
وچ پوؤ تے آپ نوں تکلیف ہوندی اے۔ آکھیا اے توں دو پتھر چاویں۔ من
وی اک پتھر دی تکلیف من ہووے تیرے چانے دی تے ایہہ پتھر اک میں ہی
کیوں نہ چاواں۔ معلوم ہوندا اے جیہڑے آپ دے غلام نے ایہہ اگر تکلیف
پاہن تے آپ نوں تکلیف ہوندی اے اتنی ہمدردی اے۔ اسی ہون وی تکلیف
وچ پوے تے آپ نوں تکلیف ہونی اے۔ تے قیامت نوں جیہڑی تکلیف سن
ہونی اے جے اسی اولاد بن جائے تے۔ اولاد بن گیا ایہہ گل ضرور ہونی اے کہ
نبی پاک دی امت دوزخ وچ جائے تے آپ نوں تکلیف پہنچنی اے۔ فیر آپ
نوں تکلیف پہنچے تے اللہ تعالیٰ فرمائے۔ میرے محبوب! جا جیہڑے بندے دوزخ
وچ نے انہاں نوں کڈھ لے۔ نبی پاک ﷺ فرماندے نے میری امت دے

وی بعض بندے ایسے نے کہ اک اک بندہ جہناں نوں میں کڈھاں میرے ذریعے جان ایہہ وی ستر ہزار آدمی اے۔ ستر ہزار وچوں جیہڑے میں کڈھنے نے انہاں وچوں ایہو جئے وی بندے ہونے نے جنہاں نال ستر ہزار نکل دے نے اگر اتنے بندے نکل گئے تے من وی ڈر ایہہ آہی کہ حضور ﷺ چاء فرماہن کہ ایہہ میری امت نہیں۔ فیر کی کراں گے۔ ضرورت اس گل دی اے کہ نبی پاک ﷺ امت فرمان نے من دوزخ وچ جان دا ڈر کوئی نہیں۔

کیوں حضرت بایزید بسطامی فرماندے نے اللہ دے بندے کجھ ایہو جیہے وی ہن جنہاں نوں دوزخ آکھنا اے یا اللہ ایہناں نوں جلدی میرے وچوں کڈھ کیونکہ انہاں دے نور نال میری اگ مدہم پئی ہوندی اے۔ انہاں نوں جلدی حکم کرے میرے وچوں کڈھ۔ معلوم ہوندا اے ایہہ انہاں دی بے ادبی نہیں کرنی چاہندا۔ بندے بے ادبی کردے نے۔ دوزخ بے ادبی نہیں کردا۔ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ ستر ہزار بلا کسے حساب وکتاب جنت وچ گھل لو۔ نبی پاک ﷺ فرمایا ستر ہزار انہاں نال ہور ٹور گئے۔ ستر ستر کئی۔ انہاں نال من اک مسئلہ ایہہ یاد آیا اے حضور ﷺ نے فرمایا اے کہ میری امت تریجا حصہ جائے دی جنت وچ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما عرض کیتی۔

یارسول اللہ ﷺ! تریجا حصہ جائے گی جنت وچ ایہہ تے بڑی تھوڑی اے۔ ہاں پہلے فرمایا ہزار وچوں اک بندہ جائے گا۔ جنت وچ۔ صحابہ کرام نوں بڑا غم لگا۔ ہزار وچوں اک بندہ۔ آپ نے فرمایا ہزار وچوں اک بندہ میرا امتی جائے گا۔ انہاں سمجھیا ہزار امتی وچوں اک امتی جائے گا۔ صحابہ عرض کیتی یارسول اللہ ﷺ فیر تے اسی رہ گئے۔ ہزار امتی وچوں اک جائے فیر تے اسی رہ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہزار وچوں اک۔ تریجا حصہ تسی ٹور جاؤ۔ دو حصے ساری

دنیا جائے۔ تریجا حصہ تسی ٹر جاؤ۔ فیر۔ اللہ اکبر صحابہ کرام نعرہ لگایا۔ فیر تے اسی بچ گئے۔ فیر تے اسی جنت ٹر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسی (۸۰) صفاں میری امت جنت وچ جائے گی۔ اوہ صفاں کیڈیاں ہونیاں نے۔ صفاں اڈیاں ہونیاں نے جیڈی لمبی زمین اے۔ اتنیاں لمیاں صفاں ہونیاں نے۔ میری امت دیا اسی صفاں تے باقی جتنے نبی نے انہاں دیاں ساریاں امتاں دیاں چالی صفاں ہونیاں نے۔ میری امت تسی او۔ ایہہ آکھن لگے یارسول اللہ! آپ دا اتھے کیکن نظام ہوسی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اتھے اپنے اپنے بزرگاں نال ٹر کے میرے کول پہنچ جاؤ گے۔ اپنے اپنے بزرگاں نال۔ میں ایہہ اوتھے سمجھتا ایہہ نقشبندی ٹر پیو۔ اک صف بن جانی اے چشتی ٹر پئو تو اک صف بن جانی اے قادری ٹر پئے ہوئے اک صف بن جانی اے اسے طرح ہور سلسلے جیہڑے نے انہاں دیاں صفاں۔ اے داتا صاحب تسی اپنی صف لے آؤ۔ اے شرقپور شریف آلے تسی اپنے صف لے آؤ۔ انج کر کے سارے بزرگاں نوں آکھن گے تسی اپنی صف لے آؤ۔ ایہہ جیہڑے اکابر ولی اللہ نے انہاں دیاں صفاں نبی پاک دی امت وچ شامل ہو جن گیاں۔ انج کر کے صفاں بنن تے فیر ساریاں دی پہچان ہووے دی۔

اپنے اپنے اماماں نال آجاؤ۔ ایہہ امام نے انہاں نال ٹر کے تے اسی صفاں بن جاہن گیاں ہن جے ساڈیاں اسی صفاں بن جاہن دیاں۔ ایہہ اللہ تعالیٰ انہاں دی پہچان کنج کرائے دا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ میری امت دا نور۔ وضو کر دے او۔ گرمیاں وچ پانی چنگا لگدا اے سردیاں وچ پانی ٹھنڈا لگدا اے۔ کامل وضو۔ کامل وضو جیہڑے کر دے او اہدے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا۔ میری امت ساری بچ کلان ہو جائے دی۔ بچ کلان مجھیں ہوندیاں نے

جہاں دے متھے پوشل ایہہ جیہاں جگہ سفید ہوہن ایہہ پنج کلاں ہوندیاں نے۔
حضور فرمایا میری امت پنج کلان گنج ہوجائے دی۔ جیہڑے وضودے اعضاء نے
سب توں نور انج چمکے دا کہ ایہہ دیہوں دی جیہڑی روشنی اے ایہہ مات ہوجائے
گی۔ اوہ جیہڑا نور اے اہدے اگے ایہہ سورج دا نور کوئی نہیں ایہہ نور کدوں
آؤناں اے ایہہ اج کوئی نہیں قیامت نوں ہی آؤناں اے۔ ایہہ نور لیکن
آؤناں جیہڑا ہن نہیں۔ معلوم ہوندا اے ہن ایہہ دنیا مشاہدے دا مقام اے عالم
دنیا وچ اگر ایہہ نور دی چمک ہوئے سارے گناہواں وچوں نکل جاہن۔ سارے
وضو کرنے آلے بن جاہن۔ لیکن اج ایہہ نور حاصل نہیں کرسکدے۔ الحمدللہ!
الحمدللہ اوہ نور جیہڑا دتا ہویا اے ایہہ ساڈا اج وی حاصل اے قیامت نوں وی
حاصل ہونا اے۔ اج ظاہر نہیں ہونا اگر اج ظاہر ہوئے من تے گنجائش رہی ہی
کوئی نہ من تے مشاہدے دا کم اے اگر نور اج ظاہر ہو جائے۔ کامل وضو کرنے
آلیاں واسطے آج نور باطنی اے تے قیامت آلے دن ظاہری نور ہوسی۔ اج
ایہہ نور قلب وچ اوددوں ایہہ نور چہرے اتے ظاہر ہو جاسی۔ ہتھاں اتے آجائے
گا۔ پیراں اتے آجائے گا۔ اج ایہہ نور قلب وچ اے۔

جدوں کوئی گناہ گار بندہ مردا اے تے این قبر وچ دفن کری دا اے ہن
فرشتے ان عذاب دیندے نے۔ ایہہ چیخاں ماردا اے۔ اس دیا چیخاں نہ انسان
سنٹے دے نے تے نہ جن۔ انسان کول قبر دے بیٹھا رہوے تاں وی نہیں سندا۔
کیوں ایہہ اس گلے نہیں سندا کہ اگر میں چیخ سن لئی تے اس نری اللہ اللہ کرنی
اے اس ہور کرنا کجھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس واسطے ایہہ آزمائش بنائی اے۔ اہدا فعل
پاک کرنے واسطے اس دے کنے وچ نوں ایہہ چیخ نہیں پوون دیندا۔ حیواناں
نوں ایہہ چیخ سنی جاندی اے۔ فرشتہ ایہہ چیخ سنی جاندی اے۔ ساری دنیا نوں

ایہہ چیخ سنی جاندی اے الا انسان۔ انسان نہیں سن سکدا۔ اگر انسان سن لوے تے آزمائش نہیں راہندی۔ ایتھے وی ایہہ مسئلہ ہے کہ اگر ایہہ نور ویکھ لوے تے بے وضو کنج رہ سکدا اے۔ ایہہ مخفی چیزاں رکھیاں نے اللہ تعالیٰ تا کہ ایہہ میرے اتے غیب یومنون بالغیب۔ غیب اتے ایمان لیوندا یا نہیں لیوندا۔ سارا امتحان اس گل دا اے غیب نوں مندا اے یا نہیں مندا۔ اللہ تعالیٰ وی غیب اے۔ فرشتے وی ساڈے کولوں غیب نے جن وی تے ساڈے کولوں غیب نے۔ ہور وی چیزاں غیب نے کیا انہاں اتے ایمان لیاندا اے یا نہیں لیاندا۔ ایہہ وی اسے طرح اے مسئلہ۔ ایہہ ہوش ہی نہ رہوے بیہوش وی ہو جائے۔ فیر دیندار وی ہو جائے دنیا دار نہ رہوے۔ اس گلے اللہ تعالیٰ آزمائش واسطے انہاں مقامات نوں پوشیدہ کر دیندا اے۔

اللہ دے محبوب نبی پاک ﷺ نے سن ایہہ گلاں دس چھڈیاں جیہڑیاں ساڈے تے تہاڈے کولوں غیب راہندیاں آیاں۔ لیکن جے یقین ہووی تے جیکن آپ دسیاں نے ان من کے تے دیندار نہ ہو جائیں۔ جے اج ایہہ چیخ سن لیویں تے دیندار نہ بن جائیں دنیاداری چھڈ کے تے انہاں اتے ایمان ہی کوئی نہیں ایمان ہووی تے دیندار نہ بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماندے نے کہ میرا محبوب تہاڈے کول علم لے کے آیا اے اس علم دے اندر کی فرماندا اے نبی پاک فرماندے نے۔ اللہ تعالیٰ بھلا کرے بندے نال۔ اللہ تعالیٰ جہدے نال بھلا کرنا چاہن ان دین دی سمجھ عطا کر دیندے نے۔ دین دی جن سمجھ آ جائے ایہہ ہونی چاہیدی اے۔ ایہہ جیہڑے اسی واعظ کرنے آں مسئلے کرنے آں گلاں کرنے آں ایہہ تہن وی ہولی ہولی عالم بنانا چاہنے آں۔ ساڈا دل اے تسی وی عالم دا درجہ قیامت توں لل لو۔ ایہہ وی لوڑ

اے۔ نری گل ایہہ وی نہیں تہن مسئلے دسے تے تسی عمل کر کے جنت جاؤ۔ نہیں کجھ مسئلے ایہو جیے وی دسدے آں جنہاں نوں یاد کر کے تے تسی جنت ٹر جاؤ۔ نرے یاد رکھنے نال نبی پاک ﷺ اسے گلے علم دی فضیلت بیان کیتی اے۔ فرمایا یااللہ من اہہ اعلیٰ چیز دے اللہ تعالیٰ فرمایا۔ محبوب توں میرے کولوں علم زیادہ منگیا کر۔ اک ہور سے وی منگی اے۔ نبی پاک ﷺ علم زیاد منگیا۔ انہاں وہابیاں نوں ایہہ کی دسے دے نے کہ مینوں رب فرمایا کہ علم زیادہ منگ تے ہور کی منگ نور ہور منگ۔ کیا علم نہیں آپ کول جے علم منگ دے نے۔ نور نہیں جے نور منگدے نے۔ ایہہ گل نہیں۔ نوروالا نور منگدا اے تے علم والا علم منگدا اے۔ جہڑے بے خبر نے اوہ مربعے کارخانے منگدے نے۔ اوہ علم تے نور نہیں منگدے۔

اللہ دے محبوب نماز تہجد پڑھدے نے نماز تہجد توں بعد دعا منگدے نے

یااللہ میرا دل، میرا دماغ، میرا جسم، میرا ہتھ، میرا کن، ہر شے نور ہی کر دے۔ تن اتھے روٹی نہیں لبھدی۔ ہن باہر کیوں جانا اے۔ سعودی عرب کیوں جانا اے۔ تیرے کول ہے تے جانا اے۔ تیرہ ہزار دے کے جانا اے۔ تیرہ ہزار ہی تے تاں جانا اے۔ تیرہ ہزار دے کے تے بھلا منگن جانا اے کیوں تیرے کول جیہڑی شے ہے ایہہ ہی منگنا اے۔ تے نبی پاک کول جیہڑی شے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماندا کہ اہدے وچ میرے کولوں زیادتی منگ۔ نور ہے فرماندا ہر شے ہے۔ نور کم ہے۔ تے علم ہے زیادہ علم منگ ایہہ نبی پاک ﷺ ہیں۔ توں کی منگناں اے۔ توں وی اللہ تعالیٰ کولوں علم منگ۔ کیوں چالی فرمان جس بندے نوں آپ دے یاد ہون قیامت دے دن اللہ تعالیٰ علماء دے زمرے وچ اٹھائے گا۔ عالم دی صف وچ اٹھا لے دا۔ تسی اک اک فرمان یاد رکھیا کرو۔ قبر وچ جانے توں پہلے تہاڈے وی چالی فرمان تے بن جان تے انشاء اللہ اللہ تعالیٰ

علماء دے زمرے وچ اٹھائے گا۔ علماء دا زمرہ کناں نال اٹھائے گا۔ ایہہ نبیاں نال اٹھائے گا تے توں وی چالی فرمان یاد کر کے تے نبیاں دے سنگ اٹھیں دا۔ اللہ تعالیٰ ایہہ قسمت وی تہاڈی کرے۔ تے کجھ نہ کجھ نبی پاک ﷺ دیاں گلاں تہن وی یاد ہو جاہن۔ اللہ تعالیٰ مرنے توں پہلے چالی ساریاں دیاں بنائے۔ ایہہ زمرے علماء دے وچ اٹھے تے اہدی فضیلت کی اے ایتھے تے بندے اُہدے نے کہ مولوی روٹیاں لوکاں کولوں لے کے تے کھاندے نے۔ ایہو جیہ تے میں کم کرنا نہیں اہدے ولوں نہیں ویکھی دا۔ اہدے ولوں ویکھی دا اے۔ ایک بزرگ اہدے نے کہ اللہ تعالیٰ قیامت دے دن جا پوچھے کہ دین دی کی خدمت کیتی آ۔ جٹ کی آکھ سی۔ ایہو آکھ سی کہ کجھ نہیں کیتی۔ جے کسے دوکاندار کولوں پوچھسی تے آکسی کجھ دین دی خدمت نہیں کیتی۔ جے کسی درزی کولوں پوچھیا تے آکھ سے کپڑے ہی سیندا رہیاں یا کفن سیتے نے ہور کجھ نہیں کیتا۔ جے کسی موچی کولوں پوچھیا تے ایہہ آکھ سی میں جوتیاں دے آہر لگیا رہیاں دین دی کوئی خدمت نہیں کیتی۔ اک ایہہ میاں اللہ دا بندہ اٹھیا ایہہ آکھے یا اللہ میں مسجد وچ بہہ کے قال اللہ قال الرسول پڑھدا رہیاں۔ بندیاں بھانویں میری بے عزتی کیتی اے بھانویں عزت کیتی اے بھانویں بوہے بوہے منگا کے ٹکر دیندے رہے نے۔ میں ایہہ وی قبول کردا رہیاں۔ بوہے بوہے بھاوناں قبول کردا رہیاں پر اے اللہ میں قال اللہ اور قال الرسول نہیں چھڈیا ایہہ کم میں مسجد وچ بہہ کے میں کردا ہی رہیاں۔ کامیاب کیہڑا رہیا۔ موچی اپنی جوتی آہدا درزی اپنے کپڑے آہدا، زمین دار اپنی ہل آہدا تے ایہہ میاں آہدا میں روٹی منگ کے کھاندا رہیاں۔ یا اللہ میں تیرا کلمہ نہیں چھڈیا۔ تیرے مسائل نہیں چھڈے۔ تیرے دین دی خدمت کردا رہیاں۔ تے من ول کیہڑا رہیا۔ اس لحاظ نال تے

میاں جیہا کوئی نہیں۔ اہدا تے ٹھٹ بن گیا۔ اللہ تعالیٰ زندگی دیوے تے ایہو جئی دیوے جہدے وچ کجھ نہ کجھ بندہ دین دی خدمت کر جائے۔ اک بندہ آہدا یا اللہ میں قرآن و حدیث پڑھاندا رہیا۔ اللہ تعالیٰ فرمان گے توں پڑھاندا تے رہیا ہوئینگا پر پڑھاندا دنیا واسطے رہیا چل دوزخ وچ من کی واہ اے۔ واہ کوئی نہیں۔

میں اپنی گل دساں سمجھ کوئی ناہی۔ چر کی گل سمجھ آئی۔ حضرت صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز۔ میں عرض کیتی ساڈا دل اے۔ دشمنیاں ہوندیاں نے لوکاں وچ ساڈی وی دشمنی اے تے ساڈا دل اے اک مسجد وکھری بنا لیے تے نماز پڑھیے کریئے۔ لوکاں دی آپے وچ گھڑ بڑ ہو جائے تے مسجد وچ آون جان توں ڈر لگدا اے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں مسجد کوئی نہیں بنانی۔ اگلیاں ہی آباد کرو۔ بھانویں دشمنی ہی ہووے میں چپ کر گیا۔ دو تن مہینے لگ گئے۔ نماز پڑھئیے کریے تے میاں صاحب جیہڑے امام آہے ایہہ کجھ کلف کالی لاندے آہے۔ ایہہ جیہڑی کلف ہوندی اے کالی ایہہ شریعت وچ منع اے۔ ایہہ لاندے آئے داڑھی نوں۔ نماز پڑھاندے آہے۔ اک داڑھی گھٹ ہوندی آہی مٹھ ناہی ہوندی۔ اساں ایہہ حضرت کیلیانوالو شریف سکھیا اے کہ داڑھی آلے مگر نماز پڑھنی ہوندی اے۔ ایہہ جدوں میں تکلیف ویکھی تے من میں حضرت صاحب نوں جا کے عرض کیتی میں آکھیا حضور جماعت نال نماز پڑھئیے تے ایہہ خراب ہو جاندی اے۔ ایہہ امام صاحب کالی کلف وی لاندے نے تے داڑھی نکی وی رکھدے نے۔ آپ فرمایا تے اپنی مسجد بنا لو۔ ہن ایہہ دسو کہ پہلوں وی میں ہی عرض کتی کہ مسجد بنا لیے تے فرمایا نہیں فیر میں ایہہ عرض کیتی تے فرمایا بنا لو۔ ہن پہلی گل تے دوجی گل دا وزن کرو۔ میرا ہی سوال پہلا میرا ہی سوال دوجا۔ دوجا سوال ایہی کہ کلف اور نکی داڑھی دی وجہ تو نماز خراب ہوندی اے۔ آپ نے فورا

فرمایا مسجد بنالو۔ تے پہلا سوال میرا دنیاداری دے لحاظ نال اے تے فرمایا نہیں مسجد نہیں بنانی۔ دشمنی دی وجہ توں وی مسجد بنانے دی اجازت نہیں دیتی۔ اندازہ کرلو کہ ایک ہی شے اہدی اجازت ملدی پئی اے ایہہ ہی شے اہدی اجازت پہلوں نہیں پئی ملدی ایہہ کی فرق اے ایہہ دنیا تے دین دا فرق اے۔ اللہ دے بندے دنیا دیاں گلاں دی پروا نہیں کردے۔ دین دی گل آوے زیادہ وی نقصان ہووے ایہہ کتھوں سکھیا اے اللہ دیاں بندیاں نبی پاک ﷺ کولوں۔

نبی پاک ﷺ نوں ایہہ طائف دے کافراں تے مشرکاں پتھر مارے آپ ﷺ دا سر مبارک زخمی ہو کے تے خون مبارک گل مبارک تک آگیا تے پیراں تک آگیا۔ جوڑا مبارک جیہڑا پہنیا ہویا اے جوتی مبارک اہدے وچ وی خون مبارک آگیا۔ جت ویلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محبوب تن تکلیف دیتی نے۔ جو چاہئے ایناں نال کر میں تن ہر طرح دی اجازت دینا۔ نبی پاک ﷺ نے عرض کیتی یا اللہ اگر من اجازت دینا کہ میں انہاں نال جو مرضی اے کراں میں ایہہ کراں اللہ انہاں نوں ہدایت دے۔ ایہہ من پچھان لین۔ میں کون آں۔ اللہ تعالیٰ انہاں دیاں نسلاں نوں ہدایت فرما دیتی جہاں غلطی ہتھاں نال کیتی آہی انہاں دیاں نسلاں نوں ہدایت عطا فرمائی۔ انہاں نوں تے اللہ تعالیٰ دوزخ وچ ساڑن دے۔ ہر انہاں دیاں نسلاں نوں ہدایت عطا فرمائی۔ اک تے اج ہویا جنگ خندق ۶ ہجری وچ ہوئی تے سارے عرب دے مشرک اکٹھے ہو کے تے مدینے شریف تے حملہ کر دتا۔ مشرکین دی تعداد چار ہزارتوں وی زیادہ آہی۔ مسلماناں دی تعداد بڑی تھوڑی اے تے آپ ﷺ نے مدینے دے کول پاسے کھدائی کرائی۔ خندق کھدوائی کہ کفار انجے ہی نہ حملہ کر دین۔ آہستہ آہستہ جس ویلے کھدائی کروائی تے کی ہویا اوہ کفار سامنے آکے بیٹھے ہوئے نے۔ ایہہ

حملے دیاں تدبیراں پے کردے نے۔ ادھروں فتح دیاں تدبیراں پیاں ہوندیاں نے اس دن کوئی وقت نہ ملیا تے ڈیگر دی نماز قضا ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جہدی ڈیگر دی نماز قضا ہوگئی اہدی اولاد دی ہلاک ہوگئی۔ اہدا مال وی ہلاک ہو گیا۔ اوہدا ککھ نہی رہیا۔ اس دن حضور ﷺ دی ڈیگر دی نماز قضا ہوگئی۔ ایہہ مدینے تے حملے دے وقت ہوا تے طائف وچ لوکاں جیہڑے پتھر مارے تے آپ ﷺ دا لہو مبارک وگیاں ایہہ تکلیف آپ ﷺ دے جسم نوں ہوئی۔ دینی کم نہیں سی۔ پر آپ ﷺ دے جسم مبارک نوں جیہڑی تکلیف ہوئی ایہہ وی ساڈے واسطے دین اے ایہہ دوجی خرابی بنی۔ لیکن آپ واسطے جسم اتے حملہ ہویا۔ آپ اہدا بدلہ لینا نہیں چاہیا۔ نہ کوئی بدلہ لینا چاہیا نہ کوئی بددعا کیتی۔ جدوں دین دی گل آگئی تے پوچھو امام بخاری کولوں امام بخاری آھندا اے ڈیگر دی نماز جس ویلے جاندی آئی پئی آپ ﷺ دا دل دکھیا آپ ﷺ نے قضا پہلوں پڑھی من شام دی نماز پڑھی اے۔ نماز پڑھ کے آپ ﷺ نے دعا منگی کی دعا منگی۔ یا اللہ ایہہ کتے، شیطان ایہہ جیہڑے منصوبے بناندے آن یا اللہ ایہہ جیہڑے قبائل آئے نے جنہاں ساڈی نماز قضا کروائی اے انہاں دیا قبراں تے انہاں دے گھر اگ نال بھردے۔ بددعا اے یا دعا ہے۔ بددعا کیوں منگی ڈیگر دی نماز قضا کروائی۔ اوتھے جسم تے پتھر دی برسے خون وی وگیا لیکن انہاں واسطے دعا منگی۔ ایتھے دعا اے ایتھے بددعا اے اوتھے نماز تے حملہ اے اوتھے جسم تے حملہ اے۔ جسم تے حملے دی آپ ﷺ نے کوئی پرواہ نہ کیتی۔ لیکن نماز دی قضاء دی اتنی پرواہ کیتی کہ فرمایا یا اللہ انہاں دیاں قبراں تے انہاں دے گھر اگ نال بھردے انہاں ساڈی نماز قضا کرولھڈی اے۔ کی سبق ملیا دین دا نقصان نہیں برداشت ہوندا تے دنیا دیاں ٹریاں بڑیا گلاں وی برداشت ہو جاندیاں نے۔ انج ہاء اللہ

دیاں بندیاں من آکھیا اس واسطے مسجد کوئی نہیں بنائی۔ جس ویلے من میں آکھیا تے فرمایا بنا لو۔ اپنی آپے۔ میں نہ آہدا کہ مسجد بنائی اے من پتا آہی کہ اگے نہ ہوئی اے میں آکھنا ہی نہیں۔ میں آکھیا ہن مار دا کوئی نہیں من آپ نے آکھیا مسجد بنالو۔ ایہہ گل میں سمجھیا ہی کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کن وی دنیا دیاں گلاں وچ ہی نہ ہووے۔ دین دا کوئی کم نقصان ہووے اہدے اتے کم از کم رون آ جائے۔ یا اللہ تیرا دینی نقصان ہو گیا اہدے اتے رون آ گیا۔ اللہ تعالیٰ بے پروا تے بے نیاز اے۔ جدوں دینی کماں وچ روئیے معاف کر دیندا اے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صبح ستے پئے نے اودرے نماز تیار اے تے آپ ستے پئے نے۔ شیطان آ گیا۔ آکھن لگا اے امیر معاویہ اٹھ نماز پڑھ وقت جاندا پیا اے۔ آپ فرمایا تو کون ایں۔ آکھن لگا میں شیطان آں۔ انہاں آکھیا شیطان دا کم تے مین نہ اٹھانا توں کیوں من اٹھاندا پیا اے۔ آکھن لگا میں ایس توں اٹھایا کہ اگلے دن تیری تہجد قضاء ہوئی اے۔ رورو کے توں خدا کولوں کئی تہجداں دا ثواب لے لیا۔ ایک دو چار تہجدا چھڈیں تے کئی تہجداں ثواب لے لویں۔ آج میں آکھیا۔ نماز اٹھ کے پڑھے۔ جے اجے سوتا رہیا تے قضاء نماز پڑھ سی تے رو رو کے خدا کولوں کئی نمازاں دا ثواب لے لیسی۔ اس گلے میں آکھیا رو کے ثواب نہ لوے۔ اٹھ کے اپنی پڑھ کے تے اک نماز دا ثواب لوے۔ اس گلے میں تن اٹھان آیاں۔ شیطان دشمن اے۔ ایہہ نماز وی پڑھاندا اے۔ جدوں سمجھدا اے اک نماز توں زیادہ ثواب لبھنا اے۔ تے ایہہ اٹھا کے نماز پڑھا لیندا اے۔ اس واسطے دین دا کم ونجاپے تے توں پریشان ہو جائیں۔ تیری نماز خراب ہو جائے۔ نماز کسے بے نماز مگر پڑھیں یا بغیر داڑھی دے پچھے پڑھیں۔ ایہہ کم خراب نہیں ایس گل دی فکر کریا کر اللہ کرے دینی کماں دا نقصان

ہووے تے سن وی رون آوے حضورﷺ فرمایا کہ راتی اکیلا بندہ ہووے تے خدا توں ڈرتوں رون آجائی۔ ایہہ رون جیہڑا ایہہ یقیناً گناہ دے دفتر دھو چھڈدا اے۔ جے کوئی اتھرو خدا دے ڈرتوں آوے اہدے وچ کتنی برکت ہوندی اے کہ ایہہ گناہ دے دفتر دھو چھڈدا اے۔ ایہہ کارآمد اے۔ خالی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے توہن تے من جانئے پئے آں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

# راہ حق

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ حَمْدِ الشَّاکِرِیْن۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا حَمْدَہٗ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمَلَائِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ۔ وَعِبَادُ اللّٰہِ الصّٰلِحُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ وَاذْکُرُ اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ وَّ اعْلَمُو اٰنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرo وَاَنَّ للّٰہَ لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم اَلْبِرُّ لایُبْلٰی والذَّنْبُ لَایُنْسٰی والدَّیَّانُ لَایَمُوْتُ اِعْمَلْ مَاشِئْتَ کما تُدِینُ تُدَانُ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ

اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا اللہ دے محبوب ﷺ تمام دنیا دے آقا و مولا نبی
پاک ﷺ دی خدمت دے اندر ہدیہ درود و سلام عرض کرنے توں بعد ایک مسئلہ جیہڑا
سب چیزاں توں مقدم اے اللہ تعالیٰ دے محبوب ﷺ دی عظمت اے اللہ تعالیٰ دے
محبوب ﷺ دی شان نوں الٰہیہ لفظ آکھ سکنے آں اور کہنا چاہی دا وی اے ولا تعد و لا
تسکا۔ شان دا تعلق مخلوق وچوں انتہا دا پتہ نہ ہووے۔ تے فیر شان دا بیان آخیر تک
نہیں ہو سکدا۔ اس واسطے اک نے نبی پاک ﷺ ہوے فرمودات یعنی حکم۔ نبی
پاک ﷺ ایک حکم فرمایا اے۔ ایہہ انج کرنا۔ ایہہ انج نہ کرنا۔ ایہہ دو دے حکم نے اک
کرنے دا اک نہ کرنے دا۔ دوجا آپ نے اک فعل مبارک کہنا اے اوہ فعل مبارک
ایہہ کہتا اے جیہڑا آپ دی خصوصیت نہیں۔ آپ ﷺ نے جیہڑا فعل مبارک کیتا اے
پر آپ ﷺ دی خصوصیت اے اس نوں ترک کر دیو اس تے تسی عمل نہ کرو۔ اس فعل
دیاں دو شاناں ہو گئیاں۔ ایک فعل ایہہ اے جدی اتباع کرنی ساڈے اتے فرض اے
ایہہ اس طرح عمل کرنا فرض اے ضروری اے اہدی مثال اس طرح اے کہ اک آدمی
اگر شادی کرنا چاہے تے ایہہ نہایت چار بیویاں کر سکدا۔ اگر پنجویں نال نکاح کرے۔
ایہہ نکاح کوئی ایہہ نہیں ایہہ پنجویں نال ناں نکاح کر سکدا۔ پہلیاں وچوں اک نوں
طلاق دیوے۔ اگر طلاق نہ دیوے چاروں بیبیاں اس نوں فرض سنت واجب جو کجھ
آکھ لیے اس نوں ہرگز اجازت نہیں۔ حرام اے اس مسئلے نوں قرآن کریم وی بیان
کیتا اے کہ تسی چار بیبیاں نکاح وچ رکھ سکدے او پنجویں نہیں۔ میرے آقا و مولا نبی
پاک ﷺ نے نو نکاح فرمائے چار نہیں پنج نہیں نو نکاح فرمائے۔ سوچو قرآن کریم دا
حکم ہر اک واسطے چار اے لیکن نبی پاک ﷺ نوں اللہ پاک دی اجازت اے۔ کیونکہ
اللہ تعالیٰ فرماندا اے محبوبہ تین ہر طرح اجازت اے ایتھوں معلوم ہو یا نبی پاک
ﷺ دا الگ حکم اے تے ساڈا الگ حکم اے جیہڑا ایتھوں نبی پاک ﷺ دی اتباع

کرے اور آکھے میں وی نو نکاح کراں ایہہ غلط اے۔ اس کم دی اتباع نہیں کرنی
کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ نوں مطلق اختیار دے کے تے دو جیاں بندیاں
تے پابندی لائی اے۔ ایہدا مطلب ایہہ کہ اس فعل دی اتباع نہیں کرنی۔ دو جا فعل
مبارک اے جہدی اتباع ضروری اے بلکہ نبی پاک ﷺ جو فعل مبارک حج، عمرہ
مبارک کیتا اے زکوٰۃ دا حکم فرمایا ہے جو عمل آپ ﷺ نے کیتا اے ساڈے اتے ایہہ
کرنا فرض اے۔ واجب اے یا سنت اے۔ کجھ فعل ایہہ نے جہناں اتے عمل کرنا سن
وی ضروری اے۔ تے کجھ فعل مبارک ایہہ نے جو صرف حضور ﷺ واسطے ہیں مثلاً
قبلہ ول منہ کر کے پیشاب کرنا یا کنڈ کرنی سن دونویں ہی منع نے۔ نبی پاک ﷺ نے
حدیث پاک دے اندر فرمایا قبلہ شریف دی طرف پیشاب کرن لگیاں نہ کنڈ کرو تے
نہ منہ۔ لاتشرق لا تعوب اونھوں قبلہ دکھن پر بت اے لہٰذا سعودی عرب دے اندر
جیہڑا بندہ اے ایہہ دکھن پر بت نہ کنڈ کرے تے نہ منہ کرے۔ لاہندے ابھر دے کر
سکدا اے۔ کیوں اتھے قبلہ انج بندا اے مدینہ طیبہ ہووے یا مسجد اقصیٰ دی طرف
ہووے دکھن منہ نہیں کرنا کنڈ وی نہیں کرنی۔ جس وقت اس وطن وچ ہووے لاہندے
ابھر دے نہ منہ کرنا نہ کنڈ کرنی ایں پیشاب کرن لگیاں۔ کیوں قبلے ول منہ کرے تاں
وی نجاست قبلے ول گرے جے کنڈ کریے تاوی نجاست قبلے ول ای گرے۔ ایہ تے
بڑا وڈا گناہ ہویا۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ نوں خاص اجازت دتی
اے۔ کیوں اجازت دتی اے قبلے ول کنڈ یا منہ کرنے دی پیشاب کرن لگیاں۔ اس
واسطے کہ آپ ﷺ دا پیشاب مبارک وی پاک اے تے پاخانہ مبارک وی پاک
اے۔ پاک شے گرے قبلے ول تے کی ڈر اے۔ ساڈی نجاست گرنی اے اس واسطے
اللہ تعالیٰ نے سن پابند کیتا اے۔ نبی پاک ﷺ دی زبان مبارک توں تسی نہ کنڈ کر
سکدے اوتے نہ منہ قبلے ول پیشاب کرن لگیاں۔ اس لحاظ نال میں ایہہ گل کر رہیاں۔

جہڑا حکم آپ ﷺ فرمایا ہن اہدی تقلید کیتی جا سکدی اے ایہہ حکم نبی پاک ﷺ دا نہ منیاں جائے ایہہ نہیں ہو سکدا۔ اتنے تک ہر حال وچ منع نہ کرن۔ کوئی حکم نے جہناں تے کدی عمل کرنا تے کدی عمل نہیں کرنا ایہہ ضرورت نے عمل کرنا اے۔ تریجی چیز کی اے۔ جس کسے نوں کوئی کم کردیاں آپ ﷺ ویکھیا تے منع نہیں کیتا ایہہ کم کرنا وی ساڈے واسطے جائز اے جے کسے نوں کم کردیاں۔ ویکھ کے حضور نبی پاک ﷺ منع کر دین اس کم توں رکنا ضروری ہو جاندا اے۔ ایہہ اک مسئلہ اے نبی پاک ﷺ دا اک حکم اے ایہہ کم کرو آپ ﷺ کیتا وی اے ایہہ ہور ضروری ہو گیا کرنے دے لحاظ نال وی ضروری اے اور فرمانے دے لحاظ نال وی ضروری اے اہدی اک مثال عرض کرنا۔ آپ ﷺ اک فوج جہاد واسطے تیار کر کے تے فرمایا کل صبح سویرے نکل جاؤ اس فوج دا امیر بنایا حضرت عبد اللہ بن رواحہ نوں۔ آپ نوں اپنی سواری تے وی ناز اے۔ میری سواری بڑی تیز اے پہنچ جائے گی۔ لہٰذا اپنے دوست احباب جناں نوں دربار نبوت وچوں حکم ملیا اے انہاں نوں آکھیا آج جمعۃ المبارک اے تسی نکل چلو حکم منوں۔ آپ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رہ پئے کہ میں ایہہ شان حاصل کر لواں کہ اک نماز نبی پاک ﷺ نال پڑھ لوں کجھ نہیں تے۔ میں اپنے دوست احباب نال سواری دوڑا کے تے مل ہی جاواں گا۔ آپ ﷺ نے نماز جمعہ نوں پہلے حضرت عبد اللہ بن رواحہ نوں ویکھیا کہ گیا نہیں۔ آپ نے فرمایا گیا نہیں۔ عرض کیتی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ بن رواحہ نے ایہہ خیال کیتا اے کہ آپ دے نال نماز پڑھ لواں من ٹرجاں دا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ثواب ایسی چیز ہووے کہ سامان اے۔ اوہ سامان 45 ڈاچیاں تے لدیا جاوے تے تاں وی پورا نہ ہووے سامان زیادہ ہو جائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ایہہ تیرے سنگی تیرے نالوں اگے لگ گئے نے۔ سبقت لے گئے نے۔ اتنا تیرے نالوں اگے نکل گئے نے کیوں کی وجہ اے حالانکہ عبد اللہ بن رواحہ دو صورتاں

کیتیاں کہ میں فوج نال وی رل جاواں گا اور آپ ﷺ نال نماز جمعۃ المبارک بھی پڑھ لواں گا اہدی وجہ کی اے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ثواب وچ دوجے سنگی سبقت لے گئے اہدی وجہ ایہہ آہی۔ ایہہ آپ ﷺ دا حکم صبح سویرے نکل جانے دا۔ ایہہ حکم انج ہی منا آہی۔ اس واسطے نبی پاک ﷺ دا جہڑا حکم ہووے سن آپ ﷺ اہدا پردہ وی ناں رکھن کھول دیوون ایہہ کس قدر ضروری اے۔ ایہہ اس قدر ضروری اے جس طرح واجب ہوندا اے اتنا ہی واجب دا ثواب اے جتنا نبی پاک ﷺ ہووے اس حکم دا ثواب اے اسے واسطے علماء اکرام تمام آئمہ مجتہدین امام اعظم، امام شافعی، امام احمد تے امام مالک آہدے نے کہ ایہہ واجب اے ایہدے وچوں کوئی ساڈے جسم اتے لاگو ہوندا اے کہ نہیں ساڈے جسم اتے لاگو ہوندی اے داڑھی۔ جناب حضور پاک ﷺ دی داڑھی مبارک اور حکم وی اے۔ کی فرمایا نبی پاک ﷺ نے لباں گھٹاؤ تے داڑھی نوں ودھاؤ۔ حکم وی آ گیا فعل مبارک وی اے۔ ایسے حکم جہڑے نے اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ اخلاص تے نیک عمل اخلاص نال ہوروی نیک عمل نوں چار چاند لگ جاندے نے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماندے نے نیک عمل بہتر نے۔ جہڑے باقی رہنے آلے صالح عمل نے۔ مال تے اولاد ایہہ دنیا دی زنیت اے۔ عمل صالح باقی رہنے آلے نے ایہہ بہتر نے۔ نیک عمل اک بندہ وی کردا اے دوجا تیریجا اور چوتھا وی نیک عمل کردا اے۔ عمل وچ فرق نہیں۔ نیت برابر نہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ عمل دا دارومدار نیت اتے اے کیونکہ سب لوگ ہجرت کر رہے نے اپنا ملک اپنے گھر مال و دولت عزیز و اقربا چھڈ رہے نے۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ دے رسول اللہ ﷺ کول ایہہ ہجرت کر رہے نے کجھ سارے نہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ تے اللہ تعالیٰ دے حبیب ﷺ واسطے ہجرت کیتی اے۔ حضور پاک ﷺ فرماندے نے انہاں دی ہجرت اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ دے محبوب ﷺ قبول کرلئی اے جس دی نیت ایہہ

کہ قریش دی فلاں عورت ہجرت کر کے مدینہ شریف ٹر گئی اے میں وی ہجرت کر کے مدینے شریف ٹر جاواں۔ اہدا تے میرا نکاح ہو جاسی۔ اس نیت نال کی حکم اے۔ ہجرت وی ہوگئی نکاح ہو یا یا نہ ہو یا۔

سرکار دو جہاں حضور پر نور ﷺ ارشاد فرماندے نے اس ہجرت اس واسطے کیتی اے کہ اک بی بی نال میرا نکاح ہو جائے۔ اس دا نکاح ہی ہوسی ہجرت دا اس نوں ثواب نہ ملسی۔ اللہ تعالیٰ تے اللہ تعالیٰ دے محبوب ﷺ اس نال راضی کوئی نہیں کیونکہ اس نیت اللہ تعالیٰ تے اللہ تعالیٰ نے محبوب واسطے نہیں کیتی بلکہ اس نیت نکاح دی کیتی اے اس واسطے عمل کی اے ایہہ وی جا رہیا اے تے اوہ وی جا رہیا اے۔ اوہ وی گھر چھڈ رہیا اے تے ایہہ وی گھر چھڈ رہیا اے۔ مدینہ طیبہ اوہ وی ہجرت کر رہیا اے تے ایہہ وی۔ اہدا اجر کوئی نہیں عمل تے اک ہی اے تے ہے وی نیک عمل پر نیت نے آکے اک دا ثواب بہت زیادہ دوجے دا کوئی اجر نہیں۔

ہن نیک عمل دا صلہ کدی کدی اللہ پاک دنیا اتے وی دے دیندے نے ایہہ کیکن اک واری ترے آدمی ٹرپے کسے کم راہ وچ بارش آگئی۔ تے ایہہ اک غار وچ وڑ گئے۔ اتوں پتھر روڑھ کے آیا تے غار دا منہ بند ہو گیا۔ تے غار وچ اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا۔ رات بن گئی۔ ایہہ آدھے نے ہن کوئی واہ نہیں لگدی اتھے ہی مرنا اے۔ پر اک گل اے کہ اپنا کوئی نیک عمل یاد کر کے تے خداوند کریم دی بارگاہ وچ پیش کر کے تے آکھو کہ میرا ایہہ عمل اگر مقبول اے یا اللہ سن اس مصیبت توں نجات دے۔

انہاں وچوں اک بندہ اٹھیا آکھن لگا یا اللہ جس وقت میں اپنے گھر آس میں اک عمل صرف تیرے واسطے کر دا رہیا اہدے وچ میری کوئی غرض شامل نہیں۔ ایہہ اوہ کی عمل اے۔ میں ایہہ عمل کر دا رہیاں کہ شام توں بعد میں اپنی بکریاں دا دودھ اپنے والدین نہیں تیری رضا واسطے پیش کر دا آہی۔ تے فیر اپنی بیوی تے بچیاں توں دیندا

آئی۔ اک دن ایسا آیا بارش وی آئی تے میں بکریاں دیر نال لے کے تے آیا۔ میں آیا تے میرے والدین سو گئے سن۔ میں انہاں نوں جگانا غلطی سمجھیا۔ میں ہن جگاواں من انہاں نوں نیندر نہ آوے۔ ایہہ وی غلطی اے۔ جے ہن دودھ دھر کے سوں رہواں جت ویلے ضرورت ہووے ملے نہیں۔ میں ستا پیا ہوواں تے اوہ جاگ جا ہن ایہہ انج غلطی ہو جانی اے لہٰذا میرا۔

بال بچہ تے بیوی تکدے پئے نے کہ سن ہن دودھ لیسی۔ میں نہیں دیتا جد تک میرے والدین نہ پی لہن۔ یا اللہ جب ایہہ خود جاگے میں دودھ انہاں دی خدمت وچ پیش کیتا انہاں پی لیا تے من میں اپنے بال بچے تے بیوی نوں دیتا۔ اگر میرا ایہہ عمل تیری رضا واسطے اے تینوں راضی کرنے واسطے میں والدین دی خدمت کردا رہیاں آں میرا ایہہ عمل مقبول اے یا اللہ سن ایتھوں خلاصی دے۔ پتھر کجھ ہٹ گیا چانن لگن لگ پیا۔ پر بندہ وچوں نہیں گزر سکدا۔

فیر دوجا بندہ اٹھیا اس عرض کیتا۔ یا اللہ عمل زیادہ کوئی نہیں ایک عمل ہے جے ایہہ عمل قبول ہویا ہے کہ اک واری میں ایک مزدور کم تے لایا کہ میں شامی پائی ا جوار یدی دیاں دا۔

میرا ایہہ کم شاماں تک کرے شاماں تک اس کم کیتا تے ایہہ ٹر گیا اس مزدوری نہ لئی۔ میں سمجھیا میری ایہہ بڑی وڈی غلطی اے جہیڑی میں مزدوری نہیں دتی۔ میں ایہہ پائی جوار دی زمین وچ پائی ایہہ بڑی جوار ہوئی گئی مانیاں ایہہ جوار ویچ کے میں کجھ بکریاں خرید لیاں اناں بکریاں توں بڑا فائدہ ہویا من میں گائیاں لیاں من میں ہتھ لیے مال اہدا بن گیا۔ اس پائی جوار توں جس ویلے بڑا مال بنیاں تے اوہ آ گیا میری مزدوری پائی جوار دے دانے دیہہ۔ میں آکھیا ایہہ سارا مال لے جا اس آکھیا مخول نہ کر میری جہیڑی مزدوری

اے اوہ تین دینی چاہی دی اے میں آکھیا قسم ہار ایہہ سارا مال تیرا تے توں لے جا۔ میں اُن اوہ سارا مال دے دیتا تے اوہ سارا مال لے گیا۔ میرا ایہہ عمل تیری رضا واسطے آہی کہ میں اہدے مال نوں ودھاواں اہدے کولوں لینا کجھ وی نہیں اوہ تیرے واسطے اے۔ سن اس توں نجات دے پتھر ہور تھوڑا روڑھ پیا۔ تے تھوڑی ہور وتھ بن گئی۔

تریجا اٹھیا اس آکھیا۔ یا اللہ میری چچا زاد بھن اے اس واسطے میں بد نیت ہوگیا میں ان آکھیا تے اوہ من گئی۔ اس سو درہم منگے میں ان سو درہم دے دتے۔ ان دی مجبوری نال منا پیا جدوں اسی اکٹھے ہوئے تے اس من آکھیا اللہ تو ڈر میں صحیح ڈر گیا۔ یا اللہ تیرے توں ایہہ ڈر میرا۔ اس گناہ توں میں تیرے ڈر توں بچیاں تاں سن خلاصی دے پتھر پورا ہٹ گیا تے ایہہ باہر آگئے اس عمل وچ کی اے۔ اس عمل وچ خلوص اے معلوم ہویا اللہ تعالیٰ نوں ایہہ اتنا مقبول اے کہ اس میرے واسطے والدین دی خدمت کیتی۔ اس میرے واسطے مزدوری کیتی۔ تے ایہہ میرے واسطے ای ڈریا۔ ایہہ عمل اللہ تعالیٰ نوں مقبول کیوں ہوئے نیت جیہڑی انہاں دی اے کہ اللہ راضی ہو جائے۔ ایہہ کامیاب ہو گئے اگر اخلاص نہ ہوندا تے ایہہ پتھر نرا عمل نال نہ ہٹ جاندا عمل نال اخلاص ہو یا تے عمل نوں اخلاص چار چاند لا دتے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتیاں دا وی نظام رکھدا اے۔ فرشتیاں دا کی نظام اے۔ فرشتیاں دی اک جماعت کراماً کاتبین صبح توں لگ کے شام تک ساڈے نال ایہہ ڈیوٹی اے انہاں دی۔ اللہ تعالیٰ انہاں نوں پوچھدا وی اے لیکن فرشتے وی نہ ہون لیکن ایہہ دفتر وی نہ لکھے ہون کجھ وی نہ ہووے تے اللہ تعالیٰ نوں علم نہیں۔ لیکن ایہہ نظام شاہی اے۔ اس حساب نال ایہہ لکھیا جاندا اے۔ اللہ

تبارک و تعالیٰ نوں ساڈی نیت دا علم اے۔ انہاں دی کی نیت اے اس واسطے اجر گھٹ وی ملدا اے۔ ودھ وی ملدا اے اس دا دارومدا نیت اتے۔ اس واسطے فرمایا۔

**انما الاعمال بالنیات**

بندہ نیکی تھوڑی جئی کر دا۔ لیکن کردا نیکی صرف اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے مثلاً رستے وچ کنڈا پیا ہویا تے ہٹا دیندا کہ کسے مسلمان نوں نہ چبھ جائے یا رستے وچ پتھر پیا اے اوہ ہٹا دیندا اے کہ کیسے نوں ٹھڈا نہ لگے۔ رستے وچ کھڑوچ نے ایہہ بھر دیندا اے مٹی نال تا کہ کسے نوں ٹھڈا نہ لگے لیکن نیت اے خدا دی مخلوق نوں فائدہ پہنچے کتنی اچھی نیت اے۔ یا رستے وچ کھڑوچ بنا دیوے یا رستے وچ ڈھینگر گڈ دیوے تا کہ لوکاں نوں تکلیف ہووے کتنی بھیڑی نیت اے۔ اُہدے واسطے ثواب تے اہدے واسطے گناہ۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کولوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہما پوچھیا کہ رستے وچ بہنا جائز اے کہ ناجائز اے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا رستے وچ بہنا ناجائز اے۔ لیکن مسافر غریب راہ گزر واسطے بھلا کرنا ہووے تاں جائز اے انہاں عرض کیتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلام علیکم آکھن تاں وعلیکم السلام آکھو۔ پانی دی ضرورت ہووے تے پوچھنا کہ پانی پینا اے اگر ان کوئی تکلیف اے تے اوہدی ایہہ تکلیف دور کرنا آرام واسطے منجی دینا یا بسترا دینا کہ آرام کر لیے۔ اس واسطے رستے اتے بندہ بیہہ سکدا اے انج نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایہہ فرمایا تے صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم جدوں دی رستے وچ بہنا ہووے انہاں کماں دا خیال رکھنا کسے سلام دا جواب دینا۔ من پانی دا پوچھنا روٹی کھانی آں۔ تن آرام دی ضرورت اے۔ جو کم اس دی ضرورت دے تحت ہووے اوہ

مہیا کرنا۔ جہڑے رستے اتے بہہ کے ایہہ کم کر دے نے انہاں دی نیت توں اللہ تبارک وتعالیٰ واقف ہوندے نیں کہ ایہہ خدمت خلق پے کر دے نے۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماندے نے میں ولی اللہ تے بن گیاں۔لیکن جیہڑی میری غوثیت اے غوث میں اس طرح بنیاں کہ میں خدمت خلق اپنے ذمہ لے لئی اے مخلوق خدا نال بھلا کرنا ایہہ کوئی ادنی عمل نہیں۔ پر نیت ایہہ ہووے کہ اللہ تعالیٰ دی مخلوق نال بھلا کرنا اے۔ کسے نال وی بھلا کر دینا ایہہ بہت وڈا عمل اے جیہڑا ایتھوں تک وی اے غوث اعظم وی اس عمل نال بن جاندا اے۔کیڈا وڈا عمل اے۔

دوجا مسئلہ تواضع انکساری یعنی عاجزی۔ اہدے مقابلے وچ اے اکڑ۔ اکڑ جیہڑی اے اہدا اک ذرا وی قلب وچ رہ گیا تے انسان مر گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اس دی سزا ملیسی۔اس اکڑ دی سزا ل رہی ناں جنت وچ جانا اے۔ انج جنت وچ نہیں جانا۔لہٰذا تواضع تے انکساری اک ایسی چیز اے جیہڑی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دی امت واسطے سب توں ضروری چیز اے۔ اللہ تعالیٰ تبارک جس نوں تواضع نصیب کیتی انہوں سب نیکیاں دی جڑ مل گئی اے جہدے کول ایہہ نہیں اہدا بڑا نقصان اے۔تواضع انکساری عاجزی خالق آگے وی تے مخلوق نال وی۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نوں خواب وچ عمرہ کرنے دا حکم ملیا۔ مدینے شریف وچوں نکلے جس ویلے حدیبیہ دے مقام تے پہنچے تے مشرکین مکہ نے روک لیا۔ اسی تہن عمرہ نہیں کرن دیاں گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتھے ڈیرے لگا دتے۔ حدیبیہ دے مقام اتے اک پیغام آوے۔ دوجا پیغام آوے آخر صلح دے پیغام آونے شروع ہو گئے۔ کہ صلح کر لیے۔ صلح کرن لگیاں صلح ایہہ ہوئی۔ اس سال عمرہ نہ کرو۔ واپس مدینہ طیبہ ٹر جاؤ۔ آئندہ سال آ کے تے عمرہ کر لو۔ شرائط طے

ہور ہیاں نے۔ صحابہ اکرم رضی اللہ عنہما نوں بڑی حرص تے بڑا شوق تے بڑی محبت کہ اسیں بیت اللہ شریف دا عمرہ کراں گے۔ آٹھ نو سالاں دے وچھڑے ہوئے عمرہ کراں گے۔ لیکن جس ویلے علم ہویا مایوسی ہوگئی۔ عمرہ ہن شاید نہیں ہونا صحابہ کرام رضی اللہ عنہما عرض کیتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دی خواب وی اے کہ اسیں عمرہ کراں گے۔ ہن صلح پئی ہوندی اے۔ ایس سال عمرہ نہیں کر دے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ خواب وچ اے کہ عمرہ کراں گے۔ ایہہ خواب تے نہیں ناں کہ ایس سال عمرہ کراں گے۔ یا آئندہ سال ہی کراں گے۔ خواب اتنی اے کہ عمرہ کراں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما من لیا کہ صلح ہوگئی اے ایہہ جیہڑی خواب اے اللہ تعالیٰ فرماندا کہ میں اس نوں سچ کر دیتا فیر دوسرے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کیتا خواب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اتے وحی اے۔ وحی وی کدی غلط ہوندی اے۔ لہٰذا عمرہ وی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کیتا ایس سال نہیں تے آئندہ سال سہی۔ میرا مطلب ایہہ گل دسن دا اے کہ تمام علوم جیہڑے نے سب علوم دی سچائی وحی اے۔ دوجے علم اندازے دے نے۔ اناں دا یقین نہیں۔ حق الیقین۔ عین الیقین نہیں۔

وحی اللہ تبارک و تعالیٰ کولوں قرآن پاک لے کے ٹردا اے اور زمین تے آون تک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دے اگے پیش کرنے تک اللہ تعالیٰ چوکیدار مقرر کیتے نے کوئی شیطان کوئی جن حضرت جبرائیل دے نیڑیوں نہ گزر سکے۔ کیوں شیطان آسماناں دے نیڑے جاندے نے فرشتیاں کولوں گلاں سن کے اک آدھ گل لے کے آجاناں زمین ول سلامت ایہہ گل دوجے شیطان دے کن وچ پھوک دے نے ایہہ فیر اگاں پھوک دے نے۔ آج انج ہووے گا۔ تہاڈا مال کھڑا چیاں فلانے بندے کول اے ایہہ جیہڑے بندے ناواں کڈھدے نے

ایہہ کجھ گلاں فرشتیاں دیاں سن کے شیطان دنیا تے آکے جیہڑا انہاں دا نجومی کاہن یا ساڈے ورگا آکھ لو ان آکے سناندا اے ایہہ کجھ جھوٹ تے کجھ سچ شامل کر کے سناندے نے۔ فیر ایہہ بندے اس بندے کولوں مال وصول کر دے نے اللہ تعالیٰ فرماندا اے جیہڑا فرشتیاں دیاں گلاں سن کے فیر آکے سناندے نے جیہڑے سن لین ایہہ انج کر دے نے۔ میں چوکیدار مقرر کیتے ہوئے نے جیہڑے شیطاناں نوں مواتے ماردے نے۔ ایہہ چوکیدار شیطاناں نوں جبرائیل دے نیڑے نہیں ہون دیندے۔ شیطان مواتیاں دے نال سڑ جاندے نے شیطان مکدے نہیں۔ ایہہ تے جماعتاں دیاں جماعتاں نے اک سڑ جائے تے دوجا آجاندا اے۔ دوجا سڑ جائے تے تریجا آجاندا اے۔ سو وی سڑ جائے تے انج تے نہیں ہوندا کہ اک سڑ جائے تو دوجے گناہ توں توبہ کر لین۔

اللہ تبارک وتعالیٰ شیطان دے پھندے توں بچائے اللہ تعالیٰ اگر چھڈ دیوے بندے نوں تے شیطان ضرور غالب آجاندا اے۔ اللہ تعالیٰ ولوں مہربانی رہوے تے شیطان نیڑے نہیں آوندا۔

**وما علینا الا البلاغ**

# بدکاری اور وعدہ خلافی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ حَمْدِ الشَّاكِرِيْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا حَمْدَهِ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ۔ وَعِبَادُ اللّٰهِ الصّٰلِحُوْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا۔ وَاذْكُرُ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ وَّ اعْلَمُوْ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَاَنَّ للّٰهَ لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ عَنِ النَّبِى صلى الله عليه وآلهٖ وسلّم اَلْبِرُّ اَلْبِرُّ لَايُبْلٰى والذَّنْبُ لَايُنْسٰى والدَّيَّانُ لَايَمُوْتُ اِعْمَلْ مَاشِئْتَ كما تُدِيْنُ تُدَانُ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا وَلَاتَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِى حَرَّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ سَاءَ كُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرات انبیاء السلام نوں خاص نوع انسانی واسطے ایجاد کر کے اپنی اپنی امت واسطے اک پیغام دے کے گھلیا تا کہ تہاڈے وچ اک بڑا برا تے قبیح فعل اے جس نوں کسے وی مذہب چاہے ایہہ اساوی ہووے یا باطلہ اللہ تعالیٰ دی مخلوق وچ کسے وی اس نوں جائز نہیں سمجھیا۔ انبیاء علیہم السلام نے اوہدا وی پیغام دیتا اے۔ اہدے وچ ساڈیاں خواہشات موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی منشاء تے مرضی دے مطابق پیغام دے کے بھیجے جیدے وچوں من جملہ اک اے بدکاری اور اک وعدے دی برخلافی۔ ایہہ دو کم ایسے نے جہاں نوں کسے وی مذہب اندر سوائے اس دے کہ اہدے وچ باطنی بیماری نہ ہووے۔ اچھا نہیں سمجھیا۔ ورنہ دین اسلام تے درکنار دین باطلہ دے اندر وی عقل منداں ایہدا جواب نہیں پایا ایہہ اک بڑی وڈی قباحت تے بڑی بری چیز اے۔ وعدہ کر کے اس نوں توڑ دینا تے اس تے خوش ہونا اگر تسی وعدہ توڑنا چاہندے او تے اس نوں بیان کر کے توڑو۔ ایہہ کس طرح ہوسکدا اے ایہہ کسے عقل مند دا جواب نہیں ہوسکدا۔ اہدے واسطے فیر فخر کرنا یا اس نوں ملک دے اندر پھیلانا۔ ایہہ اک بہت بڑا تے شدید ظلم اے۔ ظلم کسے کم وچ وی ہووے اس نوں نبی پاک ﷺ دی شریعت دا کوئی وی شعبہ برداشت نہیں کردا۔

چنانچہ میرے آقا و مولا نبی پاک ﷺ فرماندے نے بدکاری دے جیہڑے ابتدائی مرحلے یا ابتدائی مقدمات ایہدیاں جیہڑیاں ابتدائی چیزاں نے اوناں نوں وی بدکاری دا حکم دیتا۔ مثلاً کسے وی اکھ وچ خیال اے بری نیت دا فرمایا ایہہ وی بدکاری اے۔ ہتھ کسے دل اٹھ جائے ناجائز طریقے نال کسے تے ہتھ رکھے تے فرمایا ایہہ وی بدکاری اے۔ اگر بری نیت نال کسے دے کول چل کے جاندا اے کہ میں اِس فعل دا ارتکاب کرنا تے ایہہ وی بدکاری اے۔ اکھ نال

تکنا۔ زبان نال گل کرنی اس بری نیت نال ہتھ نال پکڑنا پیر نال چلنا انہاں سب نوں نبی پاک ﷺ نے بدکاری فرمایا۔ ایہدے وچوں مقدمہ اے حالانکہ ایہہ فعل آپ بہت برا اے اور کفر نالوں وی قوی اے۔ کفر ہور وجہ نال قوی اے بدکاری ہور وجہ نال قوی اے۔ بدکاری کفر نالوں بری چیز اس وجہ نال اے کہ ایہدے نال دنیا وچ فساد پھیل دا اے۔ اس دی ابتداء کرنے والا آدمی آخر تک جتھوں تک ایہہ فساد جائے گا اس بندے نوں اس گناہ دا حصہ ملدا رہوے گا۔

حالانکہ قانون خداوندی اے کہ ومن جاء بالسية فلا يجزى الامثلها وهم لايظلمون فرمایا جیہڑا برائی کرے اس نوں اس برائی دا مثل ملسی ایہدے نال ظلم نہیں ہونا۔ اگر کوئی گناہ کرے تے اہدی مثل بدلہ اس نو ملدا راھسی۔ اگر توبہ کر لئے تے فبہا۔ ورنہ جتنا اہدا گناہ اے۔ اس دی برائی اس دا عذاب اتنی سزا اس نوں ملسی لاہم یظلمون تہاڈے اتے زیادتی نہ ہووے۔ اللہ تعالیٰ زیادتی نہیں کردا۔ ایہہ اٹل قانون اے اگر سوچیا جاوے تے فیر معلوم ہوندا اے گناہ جیہڑا کریئے اگر بخشیا نہ جاوے اہدا بدلہ اتنا ہی ملسی جتنا گناہ اے لیکن اک چیز میں ایہہ وی پیش کرنی چاہنا۔ قانون تے ایہہ جیہڑا میں پیش کیتا قانون نوں اپنی جگہ رکھو۔ دوسری جگہ سوچو۔

میرے آقا و مولا نبی پاک ﷺ ارشاد فرماندے نے دنیا دے اندر جو قتل ہوندا اے اس قتل دا گناہ قاتل اتے تے آوندا اے۔ قاتل گناہ کردا اے قتل دا قتل بہت بڑا جرم اے گناہ کبیرہ اے مسلمان معاشرے وچ مسلمان نوں مارنا صرف گناہ کبیرہ ہی نہیں کفر تک پہنچ دا اے فرمایا جیہڑا بندہ (قاتل) کسے (مقتول) مسلمان نوں ماردا اے۔ جو گناہ قاتل دا اے ایہہ کم نہیں ہونا جتنا گناہ کیتا اس قدر ہی اس نوں گناہ ہوسی ایہہ تے قانون قدرت اے۔ فرمایا اس جتنا گناہ کیتا

اے اس نوں اتنا ہی ملسی نہ کم ہونا نہ زیادہ۔ لیکن اتنا ہی گناہ حضرت آدم علیہ السلام دے نافرمان بچے قابیل نوں ملسی۔ اس نوں کیوں عذاب ہوسی ایہہ تے اتھے ہے ہی نہیں نہ پہلی صدی وچ نہ دوسری صدی وچ نہ چودھویں صدی وچ اے۔ ایہہ قاتل تے گناہ ہن پیا کردا اے۔ قانون پیا آکھدا اے جتنا کوئی گناہ کردا اے اتنی ہی مثل ملے لیکن قابیل آج توں پنج ہزار سال پہلے اس توں وی پہلے موجود آکھیئے تاں وی لیکن اج دے قتل دا گناہ اس نوں کیوں ملے۔ اس واسطے کہ قتل دی پہلی رسم اس کڈھی اے۔ تو معلوم ہویا کہ اس دے دو گناہ نے اک قتل تے دوجا قتل دی رسم جاری کرنا اک اس قتل کیتا اے اس دا گناہ اس نوں ملسی لیکن ایہہ تے قانون اے دوجا گناہ اس نے مسلماناں نوں قتل دی راہ وکھائی اے پوری دنیا وچ قتل دی رسم جاری کیتی اے جدوں تک ایہہ رسم جاری رہوے گی۔ اس گناہ دا بدلہ اس نوں ملدا رہوے گا ہر اس گناہ وچوں اس نوں حصہ ملدا راھسی تو معلوم ہویا اگر کوئی عالم دین اے اس نوں بڑی ہوش نال زندگی گزارنی پوسی۔ دنیا دی لذت اس تے حرام ہو چکی اے۔ ایہہ سب نالوں عبرت حاصل کرے اور غور کرے کہ میرے کولوں کوئی کم ایسا ہو گیا جس کم دے اندر اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اللہ دے رسول ﷺ راضی نہیں ایہہ کم جس ویلے کسے عالم دین کولوں ہو جاندا اے ات ویلے لوگ ایہہ ہی دلیل بناندے نے کہ اس ویلے مولوی صاحب پیر صاحب ایہہ کم کردے نے لہٰذا اسیں وی کریئے تے مولوی صاحب پیر صاحب شاہ صاحب انہاں نوں غور کرنا چاہئی دا اے میری زندگی دے اندر جہڑا کم ناجائز اللہ تبارک وتعالیٰ نے اوھندے محبوب رسول پاک ﷺ دی مرضی دے خلاف اس کم نوں جس وی میرے ولوں ویکھ کے کیتا۔ ان تے گناہ ملسی اہدی مثل من اک تے جہڑا میرے کولوں گناہ ہویا اس دا عذاب ملسی

دوجا جہیڑا اس گناہ کیتا اے اہدے وچوں وی حصہ ملسی۔

اس قانون دے مطابق کوئی بندہ پنڈ دے وچ گناہ دا نواں کم ایجاد کردا کوئی نٹ لے آوے کوئی سینما بنالوے یا کوئی عورتاں دا چکلہ بنالوے ایہہ سارے گناہ دے کم نے۔ کوئی ایہہ کم کردا اے کوئی کوشش کردا کوئی ایہدے وچ حصہ لیندا اے کیا ان کجھ وی نہیں ملنا۔ اس قانون توں معلوم ہویا سن زندگی انج گزارنی چاہی دی اے احتیاط نال اک تے گناہ آپے کولوں ہو جاندا اے بلاقصد اہدی تے توبہ کر لئے تے معافی ہو گئی تے جہیڑا بالقصد گناہ کیتا۔ سوچ کے تے گناہ کیتا فیر اس گناہ دی لوکاں وچ سنت جاری کر گیا۔ اس دی توبہ کس طرح قبول ہوسی ایہہ تے مر گیا۔

ایہہ وی سوچناں چاہی دا اے کوئی گناہ ایسے وی ہین اس واسطے الیس بدکاری دے اڈے بدکاری وچ تعاون ایہہ معمولی گناہ نہ سمجھو ایہہ کبیرے گناہ نے۔ اینہاں اتے خدا دا غضب آجاندا اے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دے فضل دا سبب ایہہ ہے اللہ تعالیٰ فرماندے نے دو چیزاں میرے عذاب واسطے مانع نے میں عذاب بھیجنا وی چاہاں تاں وی عذاب نہیں بھیج دا ایہہ دو چیزاں کیہڑیاں نے۔

نوٹ: یہاں پر حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب غصہ کی حالت میں واعظ سے ہٹ جاتے ہیں۔ کیونکہ مسجد شریف میں کچھ لوگ باتیں شروع کر دیتے ہیں اور قبلہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کو ناراض ہوتے ہیں جس سے خطبہ کے دوران مسجد شریف میں باتیں کرنے کا فعل کتنا برا ہے۔ اس کے متعلق ہی حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ یہ دارہ تو نہیں ہے یہ مسجد ہے اور یہ خطبے کا وقت ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ آپ اچھے مسلمان ہیں مسجد میں آکے باتیں دنیا داری کی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اگر کسی صحابی کا نام لیا

جائے تو رضی اللہ عنہ کہنا مستحب ہے اور نبی پاک ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آئے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ خطبہ کے دوران آپ لوگ تو بہت ہی گندا کام کر رہے ہیں اپنے گناہ ہی تو بتا رہے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ برائی کے کام میں تعاون برائی میں حصہ ہے اور نیکی کے کام میں تعاون نیکی میں حصہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسجد شریف میں دنیاوی باتیں کرنا حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسے رحم کرنے والے، نیک، حلیم الطبع آدمی کو بھی غصہ میں لے آئے تو یہ واقعی ہی برا کام ہے۔ دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو نیکی کے کاموں کی توفیق دے۔

اِک نبی پاک ﷺ جب تک تہاڈے وچ موجود نے عذاب دی رکاوٹ بنے ہوئے نے تے دوجے توہاڈے وچ کجھ لوگ خداوند قدوس کولوں معافی منگنے آلے وی ہین جیہڑے راتیں مصلّے اتے کھلو کے تے استغفار کر دے نے کہ یااللہ سانوں معافی دے انہاں دا ایہہ استغفار اپنے واسطے ہوندا اے لیکن ایہہ دوہاڈے وی کم آجاندا اے۔ جتنے تک ایہہ دوہاڈے وچ موجود نے خدا پاک فرماندے نے کہ میرا عذاب نہیں آسکدا۔

قرآن کریم دے وچ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماندے نے کہ

**وما کان لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون**

جب تک استغفار کرنے آلے دوہاڈے وچ استغفار کر دے نے نیکی تے ایہہ کر رہے نے ثواب تے اپنا انہاں نوں ملنا اے لیکن تہاڈے وجود نوں کیڈا آرام اے کہ خدا دا عذاب نہیں آرہیا اتنا تے آرام ہے ای جیہڑے گناہ کرنے آلے ہاں سن وی اتنا فائدہ تے ہے اوناں نیک لوکاں دا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ دے عذاب وچ رکاوٹ اہدے نیک لوکاں دا وجود اور نبی پاک ﷺ دی ذات پاک اے۔ لیکن ایہہ کی قیامت نوں نہیں رہنی ایہہ دونویں چیزاں دنیا دے

عذاب دی رکاوٹ نے قیامت ایسی چیز نہیں۔

وعدہ خلافی اور عہد شکنی ساڈا شیوہ ہوچکیا اے حالانکہ قرآن کریم دے اندر اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماندے نے کہ عہد شکنی دی برائی عہد شکنی دی گندگی ایہہ اسلام ہرگز نہیں چاہندا بلکہ فرمایا نبی پاک ﷺ نے کہ دارالحرب جتھے کافر دی حکومت اے جس طرح ہندوستان دے اندر بااختیار حکومت تے ہندو دی ہے اس واسطے جتھے حکومت تے ہندو دی ہووے لیکن اوتھے وسدے مسلمان وی ہودن ایہہ تہاڈے کولوں مدد منگن مسجد دے کم واسطے کہ دینی کم وچ ساڈی مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماندا اے فعلیکم النصر ایناں دی مدد کرو تہاڈے اتے لازم اے انہاں دی مدد کرنا۔ دینی کم دے وچ جیہڑی چیز دی مدد منگن مدد کرو لیکن نال ہی فرمایا الا ان قوما بینکم وبینھم ومیثاق جس وقت ایہہ مدد منگن اس قوم دے خلاف جیدے نال انہاں دی کھڑ بھڑ بن گئی اے لیکن تہاڈے نال انہاں عہد کیتا ہویا اے کہ اساں اتنی مدت آپس وچ نہیں لڑنا۔ لیکن اس قوم جیہڑی دارالحرب دے اندر مدد پئی منگدی اے تے اوہدی مدد تہاڈے اتے لازم وی اے۔ ایہہ قوم مسلماناں دی آہدی اے کہ ایہہ کافر ساڈے نال بگڑ چکے نے ہن دین دے اندر ساڈی مدد کرو۔ تو فرمایا کہ ایہہ قوم جس نال تہاڈا عہد ہویا اے کہ اساں تے تساں آپس وچ لڑنا نہیں ایہدے خلاف تسی مسلماناں دی مدد وچ لڑ نہیں سکدے ایہہ وی عہد شکنی بندی اے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہن اہدے نال ناں لڑو بھانویں اُنہاں نوں تکلیف اے۔ تسیں عہد شکنی دا شکار نہ بنوں۔ عہد شکنی نال اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ دا غضب جوش وچ آوندا اے اے اللہ تبارک وتعالیٰ دا قہر نازل ہوندا اے۔ اس واسطے تسی اس قوم نال نہ لڑو۔ کیونکہ ایہہ عہد شکنی اے۔ چنانچہ

ایہدے اتے عمل کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے وکھایا۔ شام دے مسلماناں دی رومیاں نال صلح ہوئی کہ فلاں وقت آیا باقی معاہدے دے دن گنے ہوے رہ گئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکرنوں حکم دتا کہ تسی رومی سرحد اتے پہنچ جاؤ۔ مسلماناں دیاں فوجاں سرحد ول چل پیاں۔ تاکہ روم دی سرحد اتے پہنچ کے تے عین جس وقت ساڈے معاہدے دی مدت ختم ہووے فورا حملہ کر دیوے تاکہ انہاں نوں تیاری دا موقع ہی نہ مل سکے فوراً حملہ کر کے تے انہاں دا ملک فتح کر لیے صحابی رضی اللہ عنہ فرماندے نے جس وقت اسی روم دی سرحد تے پہنچے ساری فوج پہنچ گئی تے ادھروں اک بڈھا آدمی سواری نوں دوڑاندا آوے ایہہ کی آکھدا اے اے قوم میری گل سن لینا چنانچہ اساں آکھیا فرماؤ۔ انہاں آکھایا نبی پاک ﷺ فرمایا عہد پورا کرو۔ عہد شکنی مت کرو۔ وعدہ خلافی نہ کرنا جس وقت اساں اس بڈھے صحابی دی گل سنی اس سانوں حدیث پاک سنائی اس آکھیا نبی پاک ﷺ فرمایا کہ ایہہ وی عہد شکنی اے جس ویلے عہد دی مدت ختم ہووے فوراً دشمن تے حملہ نہیں کرنا۔ جتنے تک اس نوں دس نہیں لینا کہ معاہدے دی مدت ختم ہوگئی اے اسی تیار ہوگئے آں فیر ایہہ تیاری کرلوے تے فیراہدے اتے حملہ کرو انج چپ کر کے حملہ کرو تے ایہہ وی عہد شکنی اے۔ اس واسطے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اک واری لشکرنوں سرحد اتوں واپس کیتا۔ کیونکہ اگر اج اسیں حملہ کریے تے اسیں نبی پاک ﷺ دی حدیث پاک دے نال گناہ گار بننے آں اس واسطے عہد شکنی اک بہت بڑا عیب اے اسلام دے اندر۔ ساڈا ہر وقت دا شیوہ اے ساڈا وطیرہ اے۔ عہد کر کے توڑ دینا ساڈا کھبے ہتھ دا کرتب اے اس واسطے نبی پاک ﷺ نے ایہہ گناہ یاد کروا کے تے فرمایا موت نوں یاد کرو۔ ہر بندہ دوجے نالوں نیک اے اپنی طرفوں۔ لیکن اللہ

تعالیٰ کولوں پوچھیئے کہ نیک کون اے اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ فرماندے نے کجھ
بندے ایہہ نے جناں نوں موت آوے اپنی زندگی دے اندر اپنے رشتہ داراں
دے کول اپنے بیوی تے بال بچے کول چارپائی دے اتے لمبے پئے نیں تے
فرشتے خوشخبری دے رہے نے کہ اللہ تعالیٰ تین بلا رہیا اے دعوت دے رہیا
اے۔ ایہدیاں بندیاں وچ تسی اج داخل ہوکے تے سدھے جنت ٹور جاؤ
تہاڈے اتے موت آئی اے تے موت اک فانی چیز اے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ
فرماندا اے کہ توں میری طرف آن تے راضی ایں میں وی راضی آں اک
بندے ایہہ نے جناں نوں موت آئی تے فرشتے آ گئے۔

**قالوا ان ما کنتم تدعون من دون اللہ**

فرشتے آہدے نے کھتے نی اوہ جہاں دیاں شیخیاں بڑاں ہمدردیاں تیرے
نال آہیاں ایہہ تیرے ساک اللہ تعالیٰ دے مقابلے وچ گناہ نال ہمدردی آہن
ایہہ اج کھتے نے۔ ایہہ آکھدا اے ایہہ اج میرے نالوں سارے گم ہوگئے نے
ہن کوئی نہیں نال ات ویلے اونج آکھیا تے کی بنسی اللہ تبارک وتعالیٰ فرماندا اے
کہ تسی اقرار پئے کردے او باطل اور ناپائیدار سنگ داجیہڑا کہ ختم ہوگیا ہے اللہ
تبارک وتعالیٰ فرشتیاں نوں کی فرمائے گا۔ **ادخلو فی ابو لن قد خلق من قبلکم
من جن والانس فی النار** بھاویں ایہہ جن نے تے بھاویں انسان نے لنہاں
نوں دوزخ دے اندر داخل کردیو پہلیاں نوں آکھیا جنت داخل کردیو۔ لنہاں
نوں آکھیا اگ وچ داخل کردیو۔

انسان ہر روز جے مردے ہونے اج مرنے آلے کل مرنے والیا نوں
تے کل مرنے آلے پرسوں مرنے آلیاں نوں آکھن گے جیہڑے اس سال
مرے نے ایہہ اگلے سال آلیاں نوں آکھن گے۔

یااللہ جہڑے ساڈے تو پہلے آئے اسی اونہاں دے نقش قدم تے چلدے رہے آں۔ جواوہ عادتاں بدعتاں رساں جاری کردے رہے اسی اینہاں تے عمل کردے رہے آں۔ اینہاں تے لعنت ہووے اللہ اینہاں نوں دوناں عذاب دے کیونکہ اینہاں نوں دوگلاں دا عذاب دے اک ایہہ آپ گناہ کر کے آئے تے اک ساڈے واسطے بری رسم عادت تے رواج بنا کے آئے اس واسطے سانوں کرنا پیا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا دونا عذاب سب نوں ملے گا۔ کیونکہ دوہن وی عقل دیتی سی اسلام تہاڈے کول وی پہنچیا اے۔ تسیں وی غور کردے اینہاں دیاں رساں چھڈ کے تے قرآن و حدیث مگر لگ جاندے لیکن تساں وی غور نہیں کیتا۔ نالے اس توں وی تہن دونا عذاب اے کہ تسیں وی پچھلیاں واسطے رواج بنا کے آئے او۔ ایہہ سلسلہ کتیا وی نہیں۔

اس واسطے نبی پاک ﷺ نے فرمایا جہڑا میری مردہ سنت نوں زندہ کردا اے من احیاء سنت اُہدے واسطے عمدہ ثواب اے۔ جدوں میری امت میری سنت نوں مٹا دیوے اک ایسا اللہ تعالیٰ دا بندہ آوندا اے جہڑا میری مٹی ہوئی سنت نوں لوکاں وچ مشہور کر دیوے اس نوں سو شہید دا ثواب ملسی۔ عالم دین کوئی سنت زندہ کرے نبی پاک ﷺ دی طرفوں اس نوں سو شہید دا ثواب اے۔ اپنی سنت نہیں اپنیاں سنتاں تے بدعت ہویاں نبی پاک ﷺ دی سنت زندہ کرے علماء فرماندے نے تے قرآن کریم وی فرماندا اے کہ شہید زندہ نے ایہہ موئے نہیں تے فیر معلوم ہویا ایہہ عالم وی موجود آہے تے تساں رسم جاری کیوں کیتی اس گلے تہن وی دونا ہی عذاب اے۔ ایہہ وی مرن لگیاں گفتگو ہوئی اے آپ اندازہ لگاؤ۔ اپنے گناہواں نوں یاد کرو۔ من یقین اے تسی کسے نُس

دی گناہگار نہیں آکھن لگے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماندے نے کہ تسیں رل مل کے اپنے اپنے کسب دا عذاب چکھو۔ جو کجھ کرکے آئے او اہدا عذاب چکھو۔ ہاں جہڑے گناہ توں بچ دے رہے نے جے انہاں کولوں گناہ ہوگیا تے ایہہ ندامت کردے رہے۔ اک واری گناہ ہوگیا دوجی واری نہیں ہون دینا انہاں دے واسطے بخشش تے جنت اے۔ جہڑا عادی ہو جائے گناہ دا اہدے واسطے نہ بخشش اے تے نہ جنت اے اللہ تبارک وتعالیٰ بخش دیوے معاف کر دیوے چاہے تے پکڑ لووے لیکن مسئلہ ایہہ سی عہد شکنی اور بدکاری ایہہ جدوں تک دنیا وچوں مٹ نہ جاوے۔ ایہہ عذاب دے مستحق نے عذاب آوے کدی تے بارشاں رک جان قحط سالی پے جائے۔ کدی بارشاں زیادہ ہوکے تے زمین وچ فصل اگنی بند ہو جائے۔ ایہو جئے عذاب وی آجاندے نے۔ ایہہ جانی عذاب نہیں ایہہ تنبیہ اے اک عذاب ہوندا جہڑا ہلاک کر دیندا اے۔ اک عذاب اے جہڑا تنبیہ دے طور تے آوندا اے توبہ کرلئے تے بچ جائے۔ ایہہ عذاب ہر کسے واسطے نہیں آوندا ہاں ہلاکت واسطے جہڑے عذاب آوندے نے فیر تے توبہ دے دروازے ہی بند ہو جاندے نے اس واسطے تھوڑے تھوڑے عذاب دے نمونے آوندے نے اللہ تبارک وتعالیٰ فیر وی ساڈے نال راضی اے مہربان اے۔ ایہی عذاب لیاکے وی سمجھاندا اے عین عذاب نہیں تنبیہ عذاب اے ہوش کر جاؤ سمجھ جاؤ اللہ تعالیٰ کرے تے گناہ کولوں معافی منگن دی توفیق آپ ہی دیوے۔ ایہہ بڑی نعمت اے توبہ کرنی چاہیدی اے۔

وما علینا الا البلاغ

## باب چہارم

# مکتوبات شریف

مکرمی محبی فی اللہ مولوی اکبر صاحب سلمہ اللہ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وبَرَكَاتُهٗ۔بعد ازا دعیہ صالحہ ماانجیب کے معروض آنکہ سب سے بڑی وصیت وہ ہے۔ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ اللہ کا ڈر جو پوشیدگی اور ظاہر میں ہو اس کی میں وصیت کرتا ہوں۔ اپنی امت کے لیے اپنے متعلق اولاد اور رشتہ داروں میں یہی وصیت ہونی چاہیے۔ نیز حضرت قبلہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں وصیت کرتا ہوں کہ خالق اور مخلوق دونوں سے اپنا معاملہ سیدھا رکھا جائے۔ بس یہی کافی ہے۔ باقی شہد کا استعمال کچھ رکھیں۔ بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صبر و استقلال جیسی نعمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ بس۔ ماسوا اللہ ہوس۔ دنیا یوم چند۔ آخر کار با خداوند!

فقط والسلام

الملتجیہ :ابوالمظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم:عطا محمد خادم

بنام مولانا بشیر احمد مصطفوی صاحب (آزاد کشمیر)

محترم المقام جناب محمد بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وبَرَكَاتُهُ۔بعد ازا دعیہ صالحہ ما یَجِبُ معروض آنکہ! آپ کا محبت نامہ تشریف لایا۔ پڑھ کر حالات معلوم ہوئے۔ بندہ کی دعا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ ہمت بلند اور استقامت فی الدین بخشے اور مصائب دنیوی سے نجات بخشے۔ یقین محکم اور ہمت سے حالات سر بسر بدل جاتے ہیں۔ دل اور دماغ پر جس قدر تصور اور خیال دینی غالب ہوتا جائے گا۔ اس قدر آسانیاں پیدا ہوں گی۔ نیز جو تاریخ آپ نے بندہ کے لیے خیال میں رکھی ہے۔ اس سے بندہ کی معذرت قبول فرمائیں اور بندہ کی ناراضگی کا تصور دل میں نہ لائیں کیونکہ کئی معذوریاں ہیں۔ آپ کام کریں بندہ کی دعا آپ کے ساتھ شامل حال ہوگی۔ اس کو کافی سمجھ کر مطمئن ہوں۔

المکتبہ: ابوالمظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم

محبی فی اللہ غلام محمد صاحب سلمہ اللہ (ساکن دلو) مقیم ہالینڈ

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وبَرَکَاتُہٗ۔ بعد ازا دعیہ صالحہ معروض آنکہ: آپ کا محبت نامہ ملا۔ پڑھ کر حالات معلوم ہوئے بندہ آپ کے لیے دعا گو ہے۔ اللہ رب العزت آپ کو استقامت فی الدین اور اصلاح دنیا کی کامرانی سے مالا مال فرمائے۔ ناراضگی کا تو آپ کو تصور بھی نہ لانا چاہیے بندہ خود اپنی بے بسی کو خیال میں لائے تو کسی کی غلطی پر خیال آتا ہی نہیں پھر غلطی کیسی۔ نیز آپ کی طرف سے اذیت دینے والا کلام آپ کی طرف سے سنا بھی نہیں اور نہ ہی سمجھا ہے۔ آپ لوگوں کو دم کرنے میں اختیار رکھتے ہیں۔ بندہ کی طرف سے بھی اجازت ہے۔ (الحمد شریف، قل شریف، قل اعوذ و برب الفلق قل اعوذ و برب الناس) پڑھ کر ہر قسم کے بیمار پر دم کریں یا پانی پر دم کر کے پلائیں۔ جسقدر پڑھیں یا جس کیفیت سے پڑھیں کوئی ہرج نہیں۔ ہاں امید یہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے گا۔ یہ نقش تحریر کر کے کالی سیاہی سے ضرورت کے لوگوں کو دے دیا کریں اور اپنے حالات سے مطلع فرمادیں۔ یہاں بفضلہٖ تعالیٰ ہر طرح سے خیر ہے۔ آپ کی خیریت کی سب احباب دعا کرتے ہیں۔

اسکتبہ: ابوالمظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم

قبلہ جناب شاہ صاحب مدظلہ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ میں اللہ کے فضل و کرم سے بخیریت پہنچ آیا تھا۔ آپ نے جو کچھ فرمایا تھا۔ میں اس پر باقاعدہ عمل کر رہا ہوں اور انشاء اللہ العزیز عمل کرتا رہوں گا۔ میں عموماً آپ کی مبارک دعاؤں کا منتظر رہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ مجھے اپنی مبارک دعاؤں میں یاد فرماتے ہوں گے۔ میرے اہل خانہ کی کچھ پریشانیاں بھی ہیں۔

میں نے کئی خواب دیکھے۔ جن سے ذیل کے یاد ہیں۔

(۱) میں نے کھمب کے بیج بوئے تو اسی وقت کھمب نمودار ہوئے اور میں نے کھائے۔ حالانکہ کھمبی کے بیج نہیں ہوتے یہ سفید قسم کی چیز زمین سے برسات میں پھوٹتی ہے۔

(۲) میں نے ایک کتے کو راستے میں اپنی طرف بھاگتے ہوئے ہلاک کیا۔

(۳) کسی کے کنوئیں سے تھوم کا ایک پودا بہہ کر بارش کی وجہ سے آیا۔ میں نے اس کی ایک تری کھائی۔

(۴) میں ہزاروں جانوروں کے گلے پر چھری چلا کر انہیں حلال کر رہا ہوں۔

آپ کا خادم

ظریف خاں

گورنمنٹ ہائی سکول بنیاں

تحصیل ہری پورہ (ہزارہ)

محبی فی اللہ ظریف خاں سلمہ اللہ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وبَرَكَاتُهٗ۔ بعد از ادعیہ خلاصۃ المرام آپ معہودہ وظیفہ کو یاد رکھیں اور کرتے رہیں۔ انشاء اللہ کامیابی کا منہ دیکھیں گے نیز خواب جو ختم کی ہے۔ بہت اچھی ہے اس سے مراد اپنے دل میں نسبت کا بیج بو دینا معلوم ہوتا ہے۔ کتے کی شکل میں قوت نفس امارہ نظر آئی ہے۔ اور اس کے مار دینے سے مراد اس پر قابو پانا ہے۔ بارش کے پانی سے بہتی ہوئی تری کے کھانے سے مراد اللہ کے فضل سے مزید روزی کا میسر آنا معلوم ہوتا ہے۔ میں تنبیہہ ہے کہ اپنی مالیت کو جائز مصارف میں خرچ کریں۔ امید دلائی گئی ہے کہ جائز میں ہی خرچ ہوگی۔

استکتبہ: ابوالمظہر
سید محمد جلال الدین شاہ
بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)
بقلم: عطا محمد خادم

بنام مولینا حافظ حق نواز صاحب سلمہ، اللہ!

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وبَرَكَاتُهُ۔ بعد ازا دعیہ صالحہ۔ معروض آنکہ! آپ کا محبت نامہ مل کر کاشف احوال ہوا کہ آپ تبلیغی کام میں مصروف ہیں۔ الحمد للہ کہ دینی کام میں اللہ تعالیٰ اخلاص عطا فرمائے۔ آپ دن رات سے کچھ وقت نکال کر معمولات ادا کریں۔ کچھ مطالعہ کریں دیگر کوئی کام بفضلہٖ تعالیٰ آپ کے سپرد نہیں اس فارغ البالی اور اس وقت کو غنیمت جانیں۔ اور ہمہ تن یاد خدا میں وقت کو خرچ کریں۔

مکن عمر ضائع بہ تحصیل مال — کہ ہم نرخ گوہر نباشد سفال
منہہ دل بریں دیر نا پائیدار — زسعدی ہمیں یک سخن یاددار

یہاں منگل وار کا پہلا روزہ ہوا۔ سوموار کے دن بندہ بیمار ہوا جس کی وجہ سے بندہ پہلا روزہ نہ رکھ سکا۔ لیکن دوسرا روزہ بفضلہٖ تعالیٰ بندہ نے رکھ لیا۔ اور اب تک صحت ٹھیک ہے۔ نماز تراویح مسجد میں بحمد اللہ پڑھی جاتی ہے۔

کوئی خاص تکلیف نہیں۔ قاری نذر حسین اپنی مسجد میں منزل پڑھ رہے ہیں۔ قاری محمد عرفان تحصیل وضلع مانسہرہ میں ایک قصبہ عنایت آباد ہے۔ وہاں منزل سنا رہے ہیں۔ اور تین روز رمضان شریف سے قبل فاضل عربی کے امتحان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اور سید محمد مظہر قیوم محکمہ اوقاف کی طرف سے چوک پاکستان گجرات کی جامع مسجد (مفتی صاحب والی) میں نماز جمعہ کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ اور محمد محفوظ مسجد تعلیم القرآن جلالیہ، رضویہ منڈی بہاؤ الدین میں جمعہ کی نماز کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ منڈی بہاؤ الدین میں سب احباب اپنی اپنی جگہ میں دینی فریضہ ادا کرنے میں کوشاں ہیں۔ منشی عطا

محمد فی الحال چوکنا نوالی جمعہ پڑھا رہا ہے۔ نیز قاری غلام رسول۔ مولینا محمد اکرام۔ حافظ محمد منور صاحبان کو بندہ کی طرف سے سلام دعا کہنا اللہ تعالیٰ ان سب کو اور آپکو استقامت فی الدین۔ اور خلوص فی العمل عطا فرمائے۔ باقی یہاں ہر طرح کی خیریت ہے۔ آپ تمام لوگ وہاں خدمت دین میں مصروف ہیں۔ وہاں جانے کی یہی غرض و غایت تھی اور یہی پیش نظر ہے۔

فقط والسلام

استکتبہ: ابوالمظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم

محبی فی اللہ محمد عرفان شاہ مشہدی سلمہ اللہ

لسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وبَرَكَاتُهٗ۔بعد ازا دعیہ صالحہ۔ خلاصۃ المرام۔تمام اہل خانہ کی طرف سے السلام علیکم۔سب خیریت ہے۔ آپ کی عافیت مطلوب۔ آج دس رمضان المبارک ہے۔ آج تک کوئی خاص قسم کی روزہ سے تکلیف نہیں ہوئی۔قدرتی طور پر صوفی محمد سلیم کا پیغام پہنچا کہ ہم انتظار میں ہیں۔اور مکان آپ کے لیے خالی ہے۔لیکن چند ضرورتیں اور طبیعت (دونوں) مری جانے کی اجازت نہیں دیتیں۔آرام سے عشاء کی نماز مسجد میں جا کر ادا کرتا ہوں۔ قاری نذر حسین کی منزل سنتا ہوں۔گرمی تو ہے لیکن اس کا ازالہ ٹھنڈا پانی۔ ٹھنڈے پانی سے غسل اور پنکھا وغیرہ کر دیتے ہیں۔پمفلٹ بذریعہ پارسل آج ہی روانہ کر دیے ہیں۔اپنے مسلک اور مدرسہ کی اشاعت خدمت دین سمجھ کر حتی المقدور کرتے رہیں۔اس سے بھی زیادہ اپنی عملی زندگی کی حفاظت کریں۔ بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت فی الدین اور تفقہ فی الدین عطا فرمائے۔

اللہ بس۔ ماسوای اللہ ہوس۔ دنیا یوم چند۔آخر کار با خداوند

فقط والسلام

اسکتبہ :ابوالمظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم

محبی فی اللہ فتح محمد صاحب ساقی

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وبَرَكَاتُهٗ۔بعد ازا دعیہ صالحہ ماوجب کے معروض ہو کہ ذکر مع الفکر یہ عام طور پر ہو۔روزانہ بلاناغہ کسی نہ کسی وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا باللّٰه۔ والا وظیفہ مکمل کرتے رہیں۔

انشاء اللہ! انقلاب قلبی، ذہنی اور طبعی ہوگا۔ بشرطیکہ بلاسوچے سمجھے مجنوں کی طرح یہ کام کرتے رہیں۔بس اسی قدر کافی ہے۔خَيْرُ الْكَلَامِ مَاقَلَّ وَدَلَّ۔

فقط والسلام!

اسکتبہ :ابوالمظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم

بنام مولینا حسین احمد خان بیلہ (رحیم یار خاں)

محبی فی اللہ حسین احمد صاحب! السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ بعد ازا دعیہ صالحہ۔ آپ کا محبت نامہ ملکر کاشف احوال ہوا۔ لہٰذا بندہ آپ کو اپنے حال پر چھوڑتا ہے کہ ہر وقت دن اور رات جو کام کریں۔ وہ مجاہدہ ۔ ، خالی نہیں۔ بندہ کو حضرت سیدی قدس سرہ نے ایک مجاہدہ سکھایا۔ وہ یہ ہے۔

ہر کہ کارش از برائے حق بود    کار او پیوستہ بارونق بود

اس پر غور فرما کر کام کرتے رہیں یہ سب کچھ مجاہدہ میں ہی شامل ہوگا۔

فقط والسلام!

اللہ بس ماسوا اللہ، ہوس، دنیا یوم چند، آخر کار با خداوند۔

فقط والسلام

اسکعبہ: ابوالمظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم

بنام غلام عباس کراڑیوالہ، تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات حال (الکویت)
محبی فی اللہ! السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وبَرَكَاتُهٗ۔ آپ کے ذمہ
مزید ذکر کردہ وظیفہ یہ ہے کہ سحری کے وقت جب بیداری ہو تو اٹھ کھڑے ہوں
اور دو رکعت نماز نفل تحیہ الوضو پڑھیں۔ بعد اس کے آٹھ رکعت نماز نفل تہجد
پڑھیں۔ بعد اس کے قبلہ رو دو زانو باوضو پانچ تسبیح (۵۰۰) درود شریف صَلَّی
اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّم اس نیت سے پڑھیں کہ ہاتھ سے تسبیح کا
دانہ گرے اور دل میں یہ کیفیت ہو کہ دربار رسالت ماب میں آپ ﷺ کے
سامنے حاضر ہوں اور میری طرف آپ متوجہ ہیں۔ انشاء اللہ برکت ہوگی۔

فقط والسلام
اسکتبہ: ابوالمظہر سید محمد جلال الدین شاہ
بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)
بقلم: عطا محمد خادم

محترم راجہ سلطان محمود صاحب سلمہٗ اللہ

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وبَرَکَاتُہٗ۔بعد ازا دعیہ صالحہ۔ دین کے فرائض، واجبات،سنن کی پابندی نصیب ہو۔ پھر مزدوری کر کے پیسہ کمانا عیب نہیں۔ کہیں بھی رہ کر حلال روزی کمانا مسلمان کے لیے ضروری ہے حرام اور مکروہات سے اجتناب ہوتا رہےتو آپ مزید اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کریں۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کے بلائے پر حاضری ضرور دینا ہے۔جس میں شک نہیں۔ تمام حالات و واقعات اس بات کا یقین دلاتے ہیں۔ کہ اس حاضری کے لیے آدمی کی خلقت ہوئی ہے۔لہٰذا حلال کھانے اور حلال پہننے میں حرج نہیں۔ بشرطیکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبردار رہے۔ دیگر یہاں ہر طرح کی خیریت ہے۔سب اساتذہ اور طلباء متعلقین مدرسہ خیرو عافیت سے ہیں۔

اللہ بس۔ ماسوا اللہ ہوس۔ دنیا یوم چند۔ آخر کار با خداوند!

فقط والسلام

اسکتبہ :ابوالمظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم

بنام رشید احمد صاحب چک 2 متصل منڈی بہاؤ الدین حال (الکویت)
محبی فی اللہ! السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ بعد ازا دعیہ صالحہ۔ واضح ہو کہ بلا تربیت اور محبت وادب اور احترام شیخ کے بغیر انقلاب زندگی ناممکن ہے۔ محض فضل ایزد متعال سمجھیں اور تربیت کے در پے رہیں اور صحبت اگرچہ بعد ابدان کی وجہ مشکل ہو لیکن پھر بھی اس کا خیال عموماً رکھیں۔ ہمیشہ ملحوظ رہے۔ مزاج شیخ کے مطابق اپنی حالت کو رکھیں۔ تو انشاء اللہ انقلاب آتا ہے۔ آپ ڈیوٹی سے کچھ وقت نکال لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ۔ یک صد گیارہ بار اور پڑھیں۔

فقط والسلام
المکتوب: ابو المظہر
سید محمد جلال الدین شاہ
بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)
بقلم: عطا محمد خادم

بنام صوفی محمد نذیر احمد ساکن ڈھل پنجوتھہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا
محبی فی اللہ: محمد نذیر احمد سلمہ، اللہ
السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وبَرَکَاتُہٗ۔ بعد ازا دعیہ صالحہ۔
معروض آنکہ آپ کا محبت نامہ مل کر کاشف حال ہوا۔ بندہ آپ کے لیے دعا گو ہے کہ دین و دنیا کی بھلائی اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرمائے لیکن دنیا کی شکایت نہ ہو۔ احوال دینی درست کرنے میں کوشاں رہیں۔ اور باطن کی طرف دھیان کریں۔ دنیا میں تو وقت پاس ہو ہی جاتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی ملے اور اس میں بندہ کو اللہ کی رضا چاہیے۔ لیکن اس رضا کا حصول دنیا کی زندگی میں ہوتا ہے۔
فقط والسلام

اللہ بس۔ ماسوا اللہ ہوس۔ دنیا یوم چند۔ آخر کار با خداوند!

فقط والسلام
اسکتبہ: ابوالمظہر
سید محمد جلال الدین شاہ
بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)
بقلم: عطا محمد خادم

بنام مولینا حسین احمد صاحب خان بیلہ ضلع (رحیم یار خاں)

محبی فی اللہ مولینا حسین احمد صاحب!

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وبَرَکَاتُہٗ۔ بعد ازا دعیہ صالحہ۔ گزارش ہے کہ حتی الامکان اپنے خیال پر کنٹرول کریں کہ یکسوئی کے ساتھ تصور اسم ذات خیال میں حاضر رہے۔ اور معمولات کی پابندی کریں کسی وقت پانچ دس منٹ فارغ نکال کر مراقبہ کی شکل میں بالقصد توجہ اول کی طرف رکھ کر اسم ذات پڑھ لیا کریں۔ ایسے حال میں جو کیفیت ہو کبھی کبھی تحریر کر دیا کریں۔ جمیع احباب و پرسان حال کو اسلام علیکم! فقط والسلام!

اللہ بس۔ ماسوا اللہ ہوس۔ دنیا یوم چند۔ آخر کار با خداوند!

فقط والسلام

المکتبہ: ابوالمظہر

سید محمد جلال الدین شاہ

بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)

بقلم: عطا محمد خادم

بنام نور محمد صاحب ساکن جلالپور بھٹیاں
تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مکرمی محترمی نور محمد صاحب سلمہ اللہ

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وبَرَکَاتُہٗ۔ بعد ازا دعیہ صالحہ۔ معروض آنکہ! جس کام کے لیے آپ لاہور گئے ہیں۔ بڑے غور اور فکر کے ساتھ اس کی تکمیل کرنی چاہیے۔ برکت کے لیے وقت ملنے پر اگر دربار داتا صاحب حاضری ہو تو مواجہ شریف کے سامنے بیٹھ کر سلام علیکم ما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ اس کے بعد خیالوں کو دل سے علیحدہ کر کے ایک خیال ہی رکھ کر بیٹھیں۔ وہ تصور اللہ جب اضطراب آئے تو اس وقت نہ اٹھیں جب اطمینان ہو تو جب اٹھنا چاہیں کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔ پھر چلے جائیں۔ دیگر مدارس دینیہ کے ساتھ حسن ظن رکھیں۔ اور آپ سے جو علم میں فوقیت رکھتا ہے۔ اس سے بھی حسن ظن رکھیں۔ اگر خدانخواستہ کسی سے آپ کو دل میں غصہ آئے تو اس کو پی جانا چاہیے۔

فقط والسلام!
الشکتبہ: ابوالمظہر
سید محمد جلال الدین شاہ
بھکھی شریف (منڈی بہاؤ الدین)
بقلم: عطا محمد خادم

باب پنجم

# منظوم نذرانہ عقیدت

بحضور حافظ الحدیث قدس سرہ العزیز
حضرت علامہ مولانا سید شبیر احمد ہاشمی خطیب اعظم پتوکی ضلع قصور

عابد رب العلا سید جلال الدین شاہ
ایک عبد مصطفےٰ سید جلال الدین شاہ

خرمن الحاد پر برق "جلال الدین" حق
اور جمال مصطفےٰ سید جلال الدین شاہ

کتنے ہی یعقوب زادے اس سے ٹکراتے رہے
مگر وہ یوسف ادا سید جلال الدین شاہ

مرشدی سردار احمد کی کرامت سر بسر
مظہر احمد رضا سید جلال الدین شاہ

مسند تدریس سونی ہو گئی ہے دوستو
فضل حق کا آئینہ سید جلال الدین شاہ

چرخ حکمت کا یقیناً ایک شمس بازغہ
فاضل رازی نما سید جلال الدین شاہ

تھا بصارت سے وریٰ پر دل کی آنکھیں باز تھیں
وہ بصیرت کی صدا سید جلال الدین شاہ

ظلمت شب میں جلال مرتضیٰ کا آفتاب
فتح خیبر کی نوا سید جلال الدین شاہ

فاطمہ زہرا کا بیٹا زادۂ سبطین
وہ یزیدوں کی قضا سید جلال الدین شاہ

مظہر قیوم "تھا محفوظ" از عصیان تھا!
بادہ اک "عرفان" تھا سید جلال الدین شاہ

## ایضاً

اے دریغا بندہ خیر البشر جاتا رہا
تاجدار علم و فن اہل ہنر جاتا رہا

نور رب العالمین کی نسل نوری کا چراغ!
قطع ظلمت اٹھ گیا دفع شر جاتا رہا

شیر ربانی و گیلانی کا فیضان نظر!
تھا چراغ چوراہی مگر جاتا رہا

تھا وجود اس کا سراپا سنت خیرالبشر
سیرت اقدس کا پیکر سر بسر جاتا رہا

آج ہے اجڑا ہوا یار وچمن تدریس کا
نکتہ بین و نکتہ دان و نکتہ ور جاتا رہا

کون دے گا درس سلم میبذی و ملا جلال
وہ جلال علم و حکمت خوب تر جاتا رہا

کون سمجھائے گا رموز صدرا و عبد الغفور
شارح رومی ورازی دیدہ ور جاتا رہا

شاہد و مشہود دوعالم کا فرزند جلیل
مشہدی سادات کا ایک رہبر جاتا رہا

مرشدی سردار احمد کی وہ اک للکار تھا
وہ شغالوں کے لیے شیر ببر جاتا رہا

درہ فاروق اعظم رافضیت کے لیے
حیدر یت کا چراغ نام ور جاتا رہا

نقشبندی، قادری، چشتی سلاسل کا نقیب
اور تصوف کا وہ شیخ مقتدر جاتا رہا

چاپلوسی اہل زر کی جو سمجھتا تھا حرام
مدح گوئے سید خیر البشر جاتا رہا

دور حاضر کے یزیدوں کا سدا مخالف رہا
حضرت شبیر کا لخت جگر جاتا رہا

سید کون و مکان کی ہاشمیت میں وہ جان
شاہ جلال الدین سید عازم بزم جنان

## استاذ العلماء حضرت مولانا معین الدین

## مہتمم نقشبندیہ ڈسکہ سیالکوٹ

کس لیے آئے یہاں کون ہم سے جاتا رہا!!
پاسبان اہلسنت محبوب ماجاتا رہا!!

فیض سے جس کے ملی ہے اہلسنت کو بہار
ہائے وہ ارمان دل تھا ہم سے جو جاتا رہا

غمزدہ جتنا بھی کوئی دیکھ لے سرکار کو
ذوق لقا سے مسرور ہے اور بارغم جاتا رہا

رعب سے تیرے تھالرزاں تھے باطل کے پہاڑ
فیض سے تیرے یہاں کا زور باطل جاتا رہا

شیخ الحدیث کی روشنی آتی نظر تھی درس میں
اور رضا کے فیض کا روح رواں جاتا رہا

کس سے دیکھیں گے ہم تدریس ایسی یادقار
حافظ عقل و نقل عرفاں کا شاہ جاتا رہا

ذکر و فکر میں محو تھے جب کبھی دیکھا انہیں
رشد و ہدایت کا ستارہ مفتی ما جاتا رہا

کس سے اب جا کر کہیں غم بھری ہم داستاں!
غمزدوں کا ملجا و ماویٰ تھا جو جاتارہا

ہر قسم کے سائلوں کا آتا نظر ہجوم تھا!
مشکلات غمزدوں کا حل تھا جو جاتا رہا

بے دعائے نیک ہم سے آل اور احباب کی
رہنمائی کرے خدا اب رہنما جاتا رہا

کون کہتا ہے کہ ہم سے فیض شاہ جاتا رہا
لیکن اے جان اب یہ ہم سے چین جاتا رہا

غم کے ماروں کو سنا دو اے معین ایک بات یہ
ان کے نقش پا پہ چلنے سے حزن جاتا رہا

## جناب محترم سید عارف محمود مہجور صاحب گجرات

لٹ گئی بزم بصیرت بجھ گئی شمع وفا!
علم نے پہنا کفن عمل نے اوڑھی قضا

پا برہنہ مہر و ماہ پس بال کھولے ہے صبا
ہاتھ ملتا ہے زمانہ غمزہ ارض و سما

آنکھ سے آنسو ہیں جاری دل میں ہے لرزہ بپا
دیکھتے ہی دیکھتے ویران ہے خانہ ہوا

چل دیا ہے چھوڑ کر دیکھو محدث وقت کا
موت نے تو آج ہم کو کر دیا بے دست و پا

اے جلال دین و ملت مظہر لطف و عطا
پیکر علم و امامت ذات تیری مرحبا

اے چراغ بزم عرفاں مفتی شرع متین
مسند رشد و ہدایت کو ملی تجھ سے بقا

حافظ قرآن و سنت واقف اسرار دین
ترجمان اہلسنت جاں نثار مصطفےٰ

سُنیت کے ماہ تاباں اہلسنت کی متاع
مرکز فقر و ولایت صاحب فہم و ذکاء

تو کہ خود آگاہ تھا اور خدا آگاہ بھی
اب کہاں تیرا مماثل زمانہ پائے گا

چھٹ گئی ظلمت جہالت تیری تدبیر سے
علم تیرے نے زمانے میں اجالا کر دیا

تجھ سے پائی ہے جلال الدین سیوطی نے تازہ زندگی
تو نے بخشی ہے بیضاوی اور رازی کو جلا

سیدی سردار احمد کے حقیقی جانشیں!
بولتے ہیں نطق سے تیرے امام احمد رضا

مسلک رضوی کی تو نے اس طرح تشہیر کی
تاابد نازاں رہے گی سر زمین پھالیہ

نقشبندی تاج تیرے سر پہ ہے جلوہ فگن
حضرت کیلانوی کے نور سے پا کر ضیا

یوں رہا ثابت قدم تو اہل حق کے ساتھ ساتھ
بد عقیدہ ہر کوئی خائف ہے تجھ سے بر ملا

ایک زمانہ فیض سے تیرے ہوا ہے سیراب
اک جہاں انوار سے تیرے اٹھا ہے جگمگا

فیض نے تیرے نہ چھوڑا کوئی قریہ اور مقام
علم سے تیرے ہیں جاری آج چشمے جا بجا

مظہر و محفوظ تیرے روپ کا اظہار — مظہر و محفوظ رکھے سلامت ان کو ہر جا خدا

لو چلا ہے آج سوئے جنت الفردوس وہ — خدمت دین مشغلہ جس کا رہا صبح و مساء

ہے دعا قائم رہے یہ آستانہ تا ابد !! — حشر تک جاری رہے فیض و کرم کا سلسلہ

اور کیا لکھوں بھلا مجبور میں اس کے سوا

موت العالم موت العالم کا ہے اب عقدہ کھلا

## جناب محترم سید عارف محمود مجبور گجرات

سرگروہ اہل جنت حامل علم الیقین رفت — حافظ قرآن و سنت مفتی شرع متین رفت

مرجع اہل محبت قبلہ دنیا و دین رفت — افتخار عاشقان و نازش روح الامین رفت

بروصال او مرا گفت سیدی موسیٰ حکیم — فخر کشور شاہ جلال الدین رفت

## ایضاً

رحمت حق تیرا مقدر عشق نبی تیرا نصیب — ترجمان اہلسنت دین و ملت کے نقیب

دل میں تیرے موجزن دریائے وحدت تھا مدام — آنکھ میں تیری تھا ہر دم جلوہ گر روئے حبیب

مسند رشد و ہدایت خوبرو تجھ سے ہوئی — درس اور تدریس کے انداز تھے تیرے عجیب

دور تو نے عارضے سب شرک و بدعت کے کیے — ملت اسلامیہ کا تو کہ تھا حاذق طبیب

اس طرح تو نے کیا جنگل میں منگل واہ واہ — دانتوں میں انگلی دبائے ہیں سبھی خویش و رقیب

گلشن اسلام کے اے نیک سیرت باغباں — یوں تیرے جانے سے افسردہ ہے ہر اک عندلیب

تیری رحلت پہ کہا ہاتف نے یہ مجبورؔ سے

چل دیا ہے سوئے جنت دیکھو مغفور خطیب

## استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ کریم بخش

## شیخ الفقہ جامعہ بھکھی شریف

اگر چومنے کو مل جائیں ذی قدر نعلین تو ۔۔۔ ناز کرتے ہیں اپنی قسمت پہ غلمان تو
کثرت سے آتے ہیں اسیران غم تیرے حضور ۔۔۔ ہزاروں کا دافع بنتا ہے وصل تو
طالبان شہ بے جان ہیں تیرے فعل پر ۔۔۔ دیتا ہے بہار اجڑے چمن پر دیدار تو
اے کہ تیرا وجود ہے احسان عظیم ۔۔۔ کر دیا خالق نے عاصیوں پہ انعام تو
بے مثل شفقت پہ قرباں ہوں میرے اصول! ۔۔۔ بے مثل رحیم ہے ہم بے وفاؤں پہ ذات تو
بدل جاتی ہے تصدیق سے توسع معیت پر ۔۔۔ بے مزہ گفتار میں بامزہ فرمان تو
میرے آقا میرے مولا گر کرم کر دوز ہے ۔۔۔ کہ ہوں کونین میں طالب و محتاج تو
اک تیرا سہارا دین و دنیا میں مجھے ۔۔۔ نہیں کوئی دنیا میں مگر اک غم خوار تو
بے علم بے عمل کیا کر سکے تیری مدح ۔۔۔ فہم سے بلند ہے ذی فضل شان تو
امید ہے نہ رنج ہوں گے اظہار مافی الضمیر پر ۔۔۔ کہاں عاصی کہاں غزل یہ جنبش لسان کار تو
میرے دست آرزو کی طرف ہو التفات ۔۔۔ توفیق دے کریم کو ادب و احترام تو

## ایضاً

کون جھیلے فرقت کے غمات یا ملجائی ۔۔۔ کہ وصل ہوتا ہے دافع بلیات یا ملجائی
ترس رہی ہے چشم آپ کے نظارے کو ۔۔۔ ہوں انتظار میں دن رات یا ملجائی
کرم اے بد نصیبوں کے ملجا و ماویٰ ۔۔۔ ہیں جانگزار میرے حالات یا ملجائی
تمہارے دم سے وابستہ ہیں امیدیں ۔۔۔ تمہیں ہو میرے قبلہ حاجات یا ملجائی
حکایت الم کی کیا سناؤں میرے آقا ۔۔۔ عیاں ہے آپ پر ہر بات یا ملجائی
جو آیا تم نے بھر دیا دامن مقصود اس کا ۔۔۔ تمہیں ہو چشمہ رحمات یا ملجائی

کریم کا سکون و دل تمہاری محفل　　تمہارا ذکر تمہاری ہی بات یا لجائی

## قطعہ تاریخ

وہ جس سے معطر ہے بھکھی شریف کا چمن
عاشق مصطفےٰ ﷺ کو محبوب ذوالمنن!
مداح اصحاب و محب پنج تن!!
ثانی سردار و نور حسن!

(ظہور احمد جلالی)

## ملک الشعراء ابوالتنویر جناب میاں سراج احمد بادشاہ پوری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سَیِّدِیْ جَلَالُ الدِّیْنِ مَشْھَدِی حَنَفِیٌ　　شَیْخُ الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِیْثِ عَظِیْمًا
مُفْتِیٌ فَقِیْہٌ مُفَسِّرٌ مُحَدِّثٌ　　کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلِیْمًا حَکِیْمًا
مُسَخِّرٌ قُلُوْبِ الْخَلَائِقِ بِخُلُقِہٖ　　اَعْطَاہُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ قَلْبًا سَلِیْمًا
مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ لَا رَیْبَ فِیْہِ　　اَعْطَانِی الْخَلِیْفَۃُ[1] الرَّشِیْدُ نَعِیْمًا
اَلْجَارِیَۃُ فَیْضُ الْکِرَامِ فِی الدَّھْرِ اَبَدًا　　وَالرُّوْحُ الْمُکَرَّمَۃُ فِی الْجَنّٰتِ مُقِیْمًا
سَمِعَ السَّرَاجُ مِنَ الْمُلْھِمِ سَنَّ وِصَالِہٖ　　لَقَدْ کَانَ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

### ایضاً

محسن قوم حضرت سید جلال　　ظاہری و باطنی صاحب کمال
بانی دارالعلوم محمدی!　　واضح خوش گو خطیب بے مثال

---

1. سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھکھی شریف

شیخ قرآن و حدیث و ہم فقہا — صاحب وجدان و صاحب قال و حال
موت عالم موت عالم گفتہ اند — ایں خلا پر مے شود امر محال
اہل نظراں ازیں سبب ماتم درانند — حیف کہ ہست عہد ما قحط الرجال
مادر گیتی نزاید روز روز — ایں چنیں آئینہ مرداں خال خال
اے خوشا قسمت کہ باکریم رفت — فیض او جاری بفضل لا یزال
رحمۃ اللہ علیہ ابداً ابداً!! — برمزارش باد ظل ذوالجلال
سال رحلتش سراج قادری — گو چراغ الدین حق شاہ جلال

## ایضاً

خدا کا نام لے کر نظم کو مرقوم کرتا ہوں — قصیدہ جلالی سے اسے موسوم کرتا ہوں
مبارک ذکر حضرت سید مخدوم کرتا ہوں — بیان خدمات دیں بو المظہر قیوم کرتا ہوں
عیاں راچہ بیاں اس بات کا شاہد زمانہ ہے — علوم دین کا قاسم یہ روشن آستانہ ہے

ہوئی جو انتخاب عمل نا ہموار دھرتی تھی — جہاں تعمیر کی معمار نے بنیاد رکھی تھی
بے بہرہ علم و عرفاں سے اس وقت بھٹکی تھی — مگر کاتب ازل نے اس کی قسمت اچھی لکھی تھی
یہاں سے پھوٹنے والے تھے علم و عرفاں کے چشمے — حدیث و فقہ تفسیر القرآن کے چشمے

فضا بالکل مخالف اور تندو تیز ہوائیں تھیں — مگر اس دھن کے پکے کی نرالی ہی ادائیں تھیں
کہیں ناپاک ارادے تھے اور کہیں ناپاک رائیں تھیں — مگر سید کے لب پہ بس دعائیں ہی دعائیں تھیں
بگولے اور مرغولے اٹھے کتنے غباروں کے — غبار راہ سے کب رکتے ہیں رستے شہسواروں کے

وہ پیکر ہمت و جرات و حید العصر فرزانہ — اٹھا تھا لے کے عزم بالجزم ہمت مردانہ
جنہیں ہوتا ہے دنیا میں اچھا کام کر جانا — نہیں وہ جانتے مایوس ہونا اور گھبرانا

ہوئی آغاز بسم اللہ سے تعلیم قرآنی شریک حال کارخیر تھی تائید ربانی

خدا نے کردیا برکات سے معمور بھکھی کو زمانے میں کیا مشہور اور معروف بھکھی کو!
شرافت کا لقب حاصل ہے قرب و دور بھکھی کو دیوانے طالب دیدار کہتے ہیں علی طور بھکھی کو!

یہ سب ہیں شاہ حق جلال الدین شاہ کی تدبیریں
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

بحمد اللہ اس کی استقامت رنگ لائی ہے یہ جو کچھ سامنے ہے اس کی برکت ہے کمائی ہے
صلہ ہے ان کی محنت کا یہ ثمرہ صفائی ہے من کان للہ کان اللہ لہٗ یہ صدا آئیں خدائی ہے
یہاں دین اور دنیا ہے یہاں دولت ہے عزت ہے من طلب المولیٰ فلہ الکل کی کامل شہادت ہے

پیاسوں نے جو پایا چشمہ یہ رشد و ہدایت کا!
یہاں خیمہ تنا ہے اہلسنت و جماعت کا!

جمع ہوا طائفہ طلاب یاران طریقت کا محبت ہر کسی سے شیوہ ہے اہل محبت کا
قرآن و حدیث کا پایا یہاں سے شرف ہر ایک نے تکلف برطرف پیا بقدر ظرف ہر اک نے

جزاہ اللہ خیراان کا یہ احسان ہے بھاری
پیاسوں کے لیے یہ رود کوثر کر گئے جاری

بنا کر چیز کو سنبھالنا ہے اصل دشواری نبھائی خوب مرحوم نے اپنی ذمہ داری
دعا ہے جنکے ہاتھوں میں اب ان کی پردازی نبھائے خوب سے بھی خوب تر یہ درس معیاری

تجھے میرا سلام باادب یا شاہ والا ہو!
تیری خدمت قبول بارگاہ رب اعلیٰ ہو!

تیرا مسکن جوارِ رحمت رب تعالٰی ہو لحد تیری میں نور مصطفٰی کا اجالا ہو
وہ دیوانے جنہوں کے دل میں دردِ عشق رہتا ہے سراج قادری ان کو سلام شوق کہتا ہے

## ایضاً

جشن ربیع منور دا بابرکت میلاد النبی ﷺ دیاں تیاریاں نے
جذبات پئے جاگ عاشقاں دے جذبے شوق دیو چہ خماریاں نے
ہر گھر ہر دل دماغ اندر باراں جشن دیاں انتظاریاں نے
جی بھر کے سناں گے ذکر اس دا جیندیاں وچ کونین سرداریاں نے
چوتھی جشن دی اٹھدیاں فجر ویلے خبرے کدھروں کنیں اے آواز پے گئی اے
سید جلال الدین وفات پا گئے سارے دیس دے وچ کہا پے گئی
بانی دارالعلوم محمدیہ دا گھر گھر دین دا علم ور تان والا!
حضرت جلال الدین شاہ سید بھکھی نوں بھکھی شریف بنان والا
گوندل بار دی بنجر زمین اتے بارش مصطفٰی برسان والا
ساری عمر خدا رسول ﷺ دیاں صفتاں پڑھنے والا تے پڑھان والا
دے کے دولتاں علم الھدیٰ دیاں اج فانی جہان نوں چھوڑ گیا اے
کیہاں ٹٹیاں ہویاں دیاں تاراں رب سچے دے نال جڑ گیا اے
دور دور پلاں وچ خبر ہو گئی سارے ملک اندر اشتہار ہو گئے
اچانک سن کے گل فوتیدگی دی لوکیں مضطرب بیقرار ہو گئے
جیوں جیوں کسے دی ہتھ سبب آیا زیارت واسطے لوک تیار ہو گئے
مونہوں نکلن دعائیں زہے قسمت جے آخر اج دیدار ہو جائے
ڈیوا دیس پنجاب دا جگ روشن دور دور جھدیاں روشنائیاں سن
چشمہ رشد وہدایت سبحان اللہ تسیاں تساں مٹایا سن

## چشمہ رشد و ہدایت سبحان اللہ

خود بخود خدائی آواز اتے جیہڑی خلقت بے شمار ڈٹھی
رخ زیبا شمع جہان تاباں اتے دنیا پروانیاں ہار ڈٹھی

انج جا پیا اے الٹ پنجاب پیا اے اک دوسرے دی کنوں سار ڈٹھی
اک آخری جھلک دیدار کارن دنیا تڑف دی بے قرار ڈٹھی

دعا اے ابدالآباد تائیں آباد رہے ایہہ چشمہ فیض رسان باقی!!
باقی رہے آستانہ جلال شاہی حد تک رہے ایہہ دور جہان باقی!!

اللہ دیوے توفیق تے رہے قائم اوہدے نقش قدم اولاد اوہدی
روح مکرمہ علیین اندر ویکھ ویکھ کے تے ہووے شاد اوہدی

حضرت جی دیاں صاحبزادیاں نوں ہمت دیوے اب فیض ورتا سکن
الولد سر لا بیہ ایہہ قول معروف نبھا سکن
جیوں پیڑی پڑائی مل گئی انجیں پیڑی پڑائی چلا سکن
اونہاں کلیاں ایہہ پنڈ چائی رکھی ایہہ بن سارے رل چا سکن
بگاڑن لکیاں ڈھل نہ لگدی اے کم سنوارنے دشوار ہوندے
استقلال، اتحاد، اخلاق حسنہ، کامیابی دے ایہہ ہتھیار ہوندے
اساں کئی ڈٹھے خاندان ایسے بنی ہوئی اوہ کھیڈ ونجا بیٹھے
آیاں دولتاں تے بدمست ہو کے پیو دادے دی عزت گنوا بیٹھے

بھرے ہوئے فضول تکبراں دے پدرم سلطان دا نشہ چڑھا بیٹھے
جیوں آکھدے نے شاہبازاں دے وچہ آشیانے کاں آبیٹھے

## قاطع نجدیت حضرت مولینا مفتی مہر علی منڈی بہاؤالدین

آہ ! وہ ایک مرد کامل ملک بقا دے ول سدھار گیا اے
جدھے جان پاروں سورج شفقتاں دا ڈب گیا اندھیرا چھا گیا اے
پیر سید جلال الدین عالی روح خلد ول سدھا گیا اے
تازندگی نہیں مٹنا دلاں اتوں جہڑا داغ مفارقت دا لا گیا اے
حافظ، مفتی، عالم، فاضل، پیر کامل رستے بھلیاں بھٹکیاں پان والے
اور خلد بریں ول موتہہ کر گئے ساتوں راز توحید سمجھان والے
آپ نقشے نے بے حد خوبیاں دے وارث سید بالا شان سن اے
نقشبندی نوری مجددی تے نالے قادری فیض رسان سن اے
پیر روشن ضمیر نور الحسن سندے نالے وچ مشہور جہان سن اے
درس گاہ اپنی بھکھی وچ بیٹھے کھول نال آپدے فرمان سن اے
عالی پیروی نظر پاروں اول دورہ حدیث وچہ آگئے سن
دعا آپدی صدقے بریلی درسگاہ وچ سبقت لے گئے سنگت وچ چھا گئے سن
نورالحسن جنا وچ محو ہو کے خود بھی نور علی نور ہو گئے!
گوہر آل رسول دی قوم دے ایہہ غوث پاک دی نظر منظور ہو گئے!
روشن نور دی ایک قندیل بن کے کور چشماں نوں بخش ضیا گئے نے
شفقت اساں تے فرمان والے خبرے کیوں چپ چاپ گئے نے
اج بزم آراستہ ہندیاں دی حاصل پھیر دلوں اطمینان کوئی نہیں

کیوں جے بزم وچ اوہ نظر چیندے سانوں بزم دے وچ رواں کوئی نہیں

ایہ تے تیکیں کہ پرسان حال ساڈے بیٹھے وچ دوجے مہربان کوئی نہیں!

آکھ اور ہین تے کسی پر خاص مشفق سید جلال الدین بالا شان کوئی نہیں

طرز اں سونیاں سونیاں نال سانوں مہر علی راہ دکھانے والے

رحمت رب دی دل سدھا گئے نے ساڈے سرتوں درد وچھڑان والے

## حضرت مولانا عبدالغنی سالک صاحب مراد آبادی

## خطیب جامع مسجد مدنی محلّہ قصبہ لالہ موسیٰ

یہ نہ پوچھو تم! کہاں سید جلا ل الدین ہیں

قرب شاہ لامکاں سید جلال الدین ہیں

تاجداری عارفاں سید جلال الدین ہیں — شہنشاہ سالکاں سید جلال الدین ہیں

عصمت سلطان بطحا کے سربزم جہاں — پاسبان و قدرداں سید جلال الدین ہیں

چاند جیسے ہے ستاروں میں منور ایسے ہی — عالموں کے درمیاں سید جلال الدین ہیں

فیض پاتی ہے زمین سنیت صبح مدام — علم کا وہ آسماں سید جلال الدین ہیں

خم ہے جس کے علم سے زمانے کا عروج! — عظمتوں کا وہ نشاں سید جلال الدین ہیں

سنیوں کو جس نے پہنچایا راہ مقصود تک! — وہ امیر کارواں سید جلال الدین ہیں

نجدیوں کے شر سے سنی کیوں بھلا مرعوب ہوں — سنیوں کے پاسباں سید جلال الدین ہیں

دور رہتی ہے خزاؤں کی فضا جس کے سبب — وہ بہاری گلستاں سید جلال الدین ہیں

وارث علم نبی ﷺ شیخ القرآں شیخ الحدیث — آل شاہ مرسلاں سید جلال الدین ہیں

سن کے جن کے بات ہوتی ہے حقیقت آشکار

سالک ایسے حق بیاں سید جلال الدین ہیں

## ایضاً

سید جلال الدین دربا میں تمہارے
ہوتے ہیں سینوں کو فردوس کے نظارے

کشتی کے پاس آئیں خو دوڑ کر کنارے
اے تاجدار بھکھی کر دو جو تم اشارے

ضوبار جن سے عالم رہتا ہے نیست کا
روشن کیے ہیں تم نے ایسے ہزاروں تارے

تم علم دین حق کا وہ بحر موجزن ہو
جاری ہیں علم دین کے ہر وقت جیسے دھارے

تعظیم مصطفےٰ ﷺ کی ضو باریاں دکھا کر
دھندلے ہوئے عقائد ہیں آپ نے نکھارے

خلوت نشیں ہو کر جنت مکیں ہوئے ہو
اس پر ہیں متفق اب علمائے دین سارے

اولاد مصطفےٰ ﷺ ہو تم آل مرتضےٰ ہو
ہوش و خرد پہ غالب درجات ہیں تمہارے

جو بحر گمرہی میں تھے ڈوبنے ہی والے
انسان وہ ہزاروں پار آپ نے اتارے

طوفان نجدیت کا گھیرے گا کیسے ہم کو
سید جلال الدین ہیں نا خدا ہمارے

سید جلال الدین کا اب تھاما ہے ہمنے دامن
اے نجدیو نہ سمجھو ہم کو بے سہارے

فیض کرم کی اپنے سالک کو بھیک دیدو
شامل ہے دیکھو یہ بھی منگتوں میں اب تمہارے

## جناب قمر یزدانی

## غم ترحیل برگزیدہ جہاں سید سید جلال الدین شاہ

جانثار مصطفےٰ ﷺ سید جلال الدین شاہ
نور چشم سید جلال الدین شاہ

اہل حق کے پیشوا سید جلال الدین شاہ
گمراہوں کے رہنما سید جلال الدین شاہ

ماہ برج اتقاء سید جلال الدین شاہ
گوہر درج صفا سید جلال الدین شاہ

آپ کا شیوہ تھا تبلیغ فرامین رسول ﷺ
ناشر حکم خدا سید جلال الدین شاہ

خوگر مہر و محبت پیکر خلق و خلوص!
شمع بزم اصفیا سید جلال الدین شاہ

راہبر راہ حقیقت آپ کا نقش قدم
مشعل راہ ہدیٰ سید جلال الدین شاہ

واقف اسرار عرفاں عارف روشن ضمیر
جانشین اولیاء سید جلال الدین شاہ

افتخار اہلسنت نازش اسلامیاں
سر گروہ اتقیاء سید جلال الدین شاہ

خوش جمال و خوش مقال و خوش خصائل
خوش نوا و خوش اداسید جلال الدین شاہ

نقشبندی، سہر وردی اور چشتی قادری
سب کے منزل آشنا سید جلال الدین شاہ

جملہ صاحبزادگاں ہیں وارث علم پدررا
اور ہیں گنج وفا سید جلال الدین شاہ

ہیں تلامیذِ گرامی ہی تصانیف آپ کی
چشمہ فیض و عطا سید جلال الدین شاہ

بقعہ انوار ان کے دم سے ہے بھکھی شریف
ماہتاب حق نما سید جلال الدین شاہ

جس طرف دیکھو ہجوم طالبان دین ہے
مرجع شاہ و گدا سید جلال الدین شاہ

تھی نومبر کی اٹھارہ صبح غم جب ہو گئے
راہی ملک بقا سید جلال الدین شاہ

وہ پسندیدہ خصائل داخل الجنت ہوئے
حسرتا وا حسرتا سید جلال الدین شاہ

جاری و ساری رہے گا آپ کا فیضان مدام
ہیں قمر کے پیشوا سید جلال الدین شاہ

## حضرت مولٰنا سید خضر حسین شاہ منڈی بہاؤ الدین

شاہسوار علم شاہ باکمال
نور جان فاطمہ سید جلال الدین شاہ

پر تو حسن شہید کربلا
مظہر اطوار شاہ دوسرا

سنت رحمت کا آئینہ تھا کون؟
مصطفٰے کے نور کا سینہ تھا کون؟

شاہ جلال الدین بحر علم دین
کنز علم . رحمت للعالمین

رہنما و پیشوا، پیر ھدیٰ
بالیقین تھا دوسرا احمد رضا!

خضر سنیت امام ذی جلال
پرتو شاہ کربلا زہرا کا لال

## جناب ابو الطاہر فدا حسین فدؔا گجرات

## قطعہ تاریخ ارتحال : نجیب وارث خلد

رخصت ہوئے سوئے خلد حضرت شاہ جلال کرکے مئے حقیقت و عرفاں کا جام نوش
علم و عمل کا پیکر بے مثل و بے عدیل! تھا مرد حق نژاد حق آگاہ و حق نیوش
شرع نبی ﷺ کے حامی و قاطع کفر و شرک تھے اک نقیب دین وہ سراپائے ہوش و گوش
فقہ و حدیث میں انہیں حاصل رہا کمال ٹھہرا نہ ان کے سامنے کوئی بھی دیں فروش
لکھ اے فدؔا تو از سر القاء سن بسال داغ فراق او حد فرما گیا سروش

## حضرت مولانا استاذ العلماء محمد صدیق سالکؔ

## صدر مدرس دو دروازہ سیالکوٹ

بروفات پر از حسرت و آفات

چل دیئے سوئے جناں وہ چل دیئے
حضرت سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

علم کے مہر درخشاں چل دیئے فقر کے خورشید تاباں چل دیئے
صدق کے گنج فراواں چلدے منبع علم و عرفاں چل دیئے
حضرت سید جلال الدین شاہ

رہنمائے سالکاں تھے چل دیئے ہادی گم گشتگاں تھے چل دیئے
رہبر حق طالباں تھے چل دیئے مرشد و پیر مغاں تھے چل دیئے
حضرت سید جلال الدین شاہ

مرکز مہر و وفا تھے چل دیئے معدن صدق و صفا تھے چل دیئے
مخزن جو دو سخا تھے چل دیئے چل دیئے وہ سوئے رضواں چل دیئے

حضرت سید جلال الدین شاہ

منفرد تھا علم میں ان کا مقام قلب میں تھی الفت خیر الانام !
اس حقیقت کو کیا سمجھیں گے عوام معرفت کے گنج پنہاں چلدیئے
حضرت سید جلال الدین شاہ

مشغلہ تھا ان کا تدریس حدیث بالیقیں تھے مفتی، شیخ الحدیث
بھاگتا تھا ان سے ہر نفس خبیث چل دیئے رازی دوراں چل دیئے
حضرت سید جلال الدین شاہ

مشغلہ تھا پاک ان کا یہ مدام دن کو تدریس علم شب کو قیام!
معرفت کا منبع تھا ان کا کلام تھے غزالی زماں وہ چل دیئے!
حضرت سید جلال الدین شاہ

عمر بھر جن سے رہا راز و نیاز وہ ہیں حضرت مولینا محمد نواز
یاالٰہی انہیں دے عمر دراز دے کر ان کو داغ ہجراں چل دیئے
حضرت سید جلال الدین شاہ

جانشیں بنے ان کے مظہر قیوم پیکر صدق و صفا بحر علوم!
اور ہیں محفوظ الحق اہل فہوم چھوڑ کر انوار و عرفاں چل دیئے
حضرت سید جلال الدین شاہ

سالک خستہ یہ ہے ان کا کرم ان کی شاگردی میں ہے ثابت قدم
اور دل میں ان کی الفت دم بدم چل دیئے سوئے جناں وہ چل دیئے
حضرت سید جلال الدین شاہ

## حکیم فتح محمد ساقی جلالی نصیر پور کلاں، سرگودھا

اے طور پہ یکتا زماں!
علامہ بحر بے کراں!
مہدی وہادی سالکاں!
تفریح گاہے مومناں!

ہے مبتدیوں کی صدا
خوابوں میں ہی بخشو لقا!

اے نعمت رب کریم عرفاں کے چاروں سلسلے
تھا ہم پہ تو فضل عظیم تجھ کو خزانے سب ملے
اے صاحب جنت نعیم کرتے تھے جو شکوے گلے
علامہ خلیق و فہیم وہ بھی جنازے میں ملے
اے نائب احمد رضا ہم بھی ہیں تیرے گدا
کس کو سنائیں التجا! اے سید اہل سخا
گوشہ نشینی میں حضور اے جانشین شاہ چراغ
نقشے بنائیں گے ضرور نورمبیں روشن دماغ
اشکوں سے ہے ان کا ظہور گل لالہ کے سینے میں داغ
قابو سے دل نکل گیا فرقت سے تیری ہے شہا
تصور ہے آقا بس تیرا اس قید سے کچھ رہا
اے انتخاب شرقپور اے حضرت سردار احمد کے مراد
تعبیر خواب شرقپور اے زندہ جاوید دائم زندہ باد
تحفہ ثواب شرقپور مل گئی فطر صلاحیت پہ تجھ کو اعلیٰ داد

نور مہتاب شرقپور چاشنی جسکی رہے گی تا قیامت ہم کو یاد
اے کیلوی بادصبا قادری چشتی خزانہ ان سے تجھ کو مل گیا
دل کا مرا غنچہ کھلا اسلیے محبت سے مجھے بھی جام الفت دو پلا
عرفان نور الحسن کی تم ہو نظیر
بحر علم سردار احمد کے بشیر
سپہر وردی افق پہ بدر منیر
خلف الرشید ہوں تیرے آقا ہمارے دستگیر
آقا تیری توصیف کا مجھ سے ہو کیسے حق ادا
جب تو ہے نور مصطفےٰ بن علی المرتضیٰ

## حافظ محمد اشرف آصف فاضل جامعہ بھکھی شریف

درس حدیث کا دنیا کو پڑھایا تو نے ڈنکا قرآن کا عالم میں بجایا تو نے
مے عشق مصطفےٰ ﷺ ہر ایک کو پلایا تو نے ریاض عشق ہر دل میں لگایا تو نے
جو تھے تشنہ برسوں سے میرے آقا ان کی پیاس کو اک پل میں بجھایا تو نے
جن کی گھٹی میں جہالت تھی ازل سے پکڑ کر کف سے عالم بنایا تو نے
قعر مذلت میں جو ذلت کا قرین تھا ثریا کی رفعتوں پہ پہنچایا تو نے
طریقت کے افق پر حقیقت کا قمر تو چراغ رشد و ہدایت ہر سمت جلایا تو نے
شریعت کے بحر سے طریقت کی نہر تو چشمہ فیض کا دہر میں بہایا تو نے
عرفان کی گلی میں رحمان کا ولی تو! نظام معرفت کو بہتر چلایا تو نے
فردوس کا راہی تو حق کا سپاہی تو عدو کو للکار کر پیکار سے بھگایا تو نے
باطل کے طوفان میں کفر کے رجحان میں نبی کے جھنڈے کو اونچا لہرایا تو نے
اس خطہ پنجاب کو اس نور مہتاب کو بریلی کے قمقمے سے آکر جگمگایا تو نے

ان کے مقدر کا ستارہ کتنا ہی بلند ہے میرے آقا جنہیں اپنا بنایا تو نے
خود تو معراج کی دیدار پا گئے ہو! مثل کور ہمیں پیچھے رلایا تو نے
ہم دل مضطر کو یوں قرار دے لیتے ہیں فقط اک ساعت کے لیے چہرہ چھپایا تو نے
عقیدت کا ہار لے کر اشرف بھی آگیا ہے
ہووے گی میری بخشش جو گلے میں سجایا تو نے

## نذرانۂ عقیدت بحضور جناب سیدی و مرشدی حافظ الحدیث

## حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب

کئی جاہل ان پڑھ بے علماں نوں سید علم اے خوب پڑھا دتا
شرق غرب جنوب شمال تائیں سید عالماندا جال وچھا دتا
لے کے وچہ آغوش محبتاں دی سبق عشقدا شیخ پڑھا دتا
جہات نظر کرم دی پا کے تے مردہ دلاں نوں پیر جوا دتا
محافظ مسلک رضا دا بن کے تے ڈیرہ وچہ بھکھی دے لا دتا
شرع معرفت توحید دا درس دے کے محدث اعظم دا نقشہ وکھا دتا
طلبگار دیدار نوں پے ترسن سید لرں وچھوڑا اے پا دتا
گیا ٹر شیخ محدثاں دا ڈیرہ وچہ بہشت دے لا دتا
سید حافظ عالم باعمل مفتی اعظم استاد صحاح ستہ
شرف بخش کے بیعت دا عالمانوں پیر رنگ تے رنگ چڑھا دتا
تڑپے جگر تے نظر فریاد کر دی محبتاں یاد ورد کما دتا
دیو دیدار نذیر نوں یا حضرت کیوں مکھ تے پردہ جے پادتا
(حافظ نذیر احمد بھیروواں)

# منقبت حضرت حافظ الحدیث

سید بادشاہ پیشوا پیر کامل بیٹھا جھنڈے اسلام دے لا بھکھی
ہمرکاب جامی تے ہم نام رومی مرحبا ہادی با صفا بھکھی
سر پیر تک جس دی حیات اطہر پاکباز سیدراہنما بھکھی
وڈے وڈے علیم فہیم فاضل بیٹھے ہوئے نیں سینس نوا بھکھی
حضرت کیلیانوالے جس موج ماری اوہا وگدا پیا دریا بھکھی
حضرت شیر ربانی دے جلویاں تھیں پاکستان وچ جلوہ نما بھکھی
جیکر ملی شفا تے یا حضرت حاضر ہوساں ادب بجا بھکھی
دائم قسم رب دی ایہہ گل سچی چمکے پیا نور مصطفیٰ بھکھی

(جناب دائم اقبال دائم (مرحوم) واسو منڈی بہاؤ الدین)

## سی حرفی

## پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب

آستانہ عالیہ بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤ الدین

### الف

اللہ وحدہ' لاشریک دی حمد پہلاں جس پیدا کن تھیں کل جہان کیتا
ذات صفات اندر بے مثال ہستی جس دا انت نہ کسے انسان کیتا
فیر درود حضور دی ذات اتے رب نبیاں دا سلطان کیتا
عثمانی رحمۃ اللعالمین دی ہستی نوں رب دکھیا ندا نگہبان کیتا

### ب

بالی شمع اسلام دی خوب اوہناں سبھ کجھ دین اتے قربان کیتا
تاہیں اصحابی کا النجوم دا لقب ملیا خود حضور نے جاری فرمان کیتا
اوہ رحما بینہم دے مظہر بیسن رب بیان ہے وچ قرآن کیتا
عثمانی نبی دے یاراں دی کی تعریف لکھاں روشن دین دا جہاں شمعدان کیتا

### ت

تارے ہین ایہ رشد و ہدایت دے ایڈا ہور کسے دا شان کوئی نہیں
کشتی نوح دے وانگ مثال دتی ایہناں دے منصب دا ہور انسان کوئی نہیں
اہل بیت صحابہ دی شان وکھری رتبہ ایہنا ندا ہندا بیان کوئی نہیں
عثمانی جہڑا ایہناں دے وچ تفریق کرے اوستوں وڈا ہور شیطان کوئی نہیں

ث

ثمر حافظ الحدیث دی صحبت دا اے ورنہ میرے جیہا حقیر انسان کوئی نہیں
پھڑ کے جاہل نوں عالم بنا دتا وڈا ایس توں ہور احسان کوئی نہیں
حضرت دی صحبت وچ جو فیض پایا ہندا لفظاں وچہ بیان کوئی نہیں
عثمانی انہاندی نسبت دی پونجی ہے کوئی میرے ہور عمل دا نماز و سامان کوئی نہیں

ح

حافظ الحدیث دا ایہہ کرم ہیسی دھرتی نوں آپ پسند کیتا
گوندل بار دی بنجر زمین اتے واہ واہ دین پر چم بلند کیتا
رہسی بھکھی دی دھرتی وی فخر کر دی جو کم ایس فرزند ارجمند کیتا
عثمانی وانگ شیطان دے رہن گے ہتھ ملدے ناطقہ نجدیاں دا انج بند کیتا

حافظ الحدیث نے بھکھی وچ قدم رکھیا تاہیوں جگ دیوچ مشہور ہوئی
ایہ بستی ہیسی گمنام پہلاں فیر شہرت بڑی دور دور ہوئی
نالے ایہنوں شرافت دا لقب ملیا نالے فیض دے نال بھرپور ہوئی
عثمانی سارا فیض ایہ میری سرکار دا اے ویکھو اج بھکھی نور رونور ہوئی

ج

جنہاندی بانہہ سرکار نے پھڑ لئی اے اوہ بڑے ای خوش نصیب ہیسن
نالے ایہناں نیں ظاہری اصلاح کیتی نالے اللہ روحانی طبیب ہیسن
بارگاہ نبی دے وچ مقبول ہیسن نالے رب دے ایہ حبیب ہیسن
عثمانی آپ نے پل وچ حل کیتے جیہڑے مسئلے بڑے عجیب ہیسن

خ

خزاں پے گئیے مہکدے چمن اتے میرے حضرت دا جدوں وصال ہویا
انج مصیبت دے ٹٹ پہاڑ پے ہر کوئی حالوں بے حال ہویا
قسم رب دی چہرا پیا چمکدا سی پچھو اوسنوں جہنوں جمال ہویا
عثمانی ایس گل دا بڑا ہے فخر مینوں آخر وقت جنازے میں نال ہویا

د

دنیا ہوحیران پئی آکھے واہ واہ سید اعلیٰ مقام تیرا
جہڑا آوے گرویدہ ہوجاندا کیڈا سوہناں انداز کلام تیرا
دل کردا ئے رہیے دیدار کردے ہرویلوے تے صبح و شام تیرا
بروز حشر عثمانی دی لاج رکھنا میں وی ادنیٰ ہاں اک غلام تیرا

ذ

ذرا پروا نہیں کیتی اس گلدی بھانوں زیرو زبر حالات ہوگئے
اپنے موقف تھیں پشاں نہیں ہٹے بھانوں مخالف سارے واقعات ہوگئے
اپنے اسلاف دی کیتی یاد تازہ واضح زمانے اتے کمالات ہوگئے
عثمانی بد مذہباں دا بھٹھہ بٹھا دتا بھاری اوہناندے نقصانات ہوگئے

ر

رہسی مسند تدریس دی فخر کر دی واہ واہ علمی فیض لٹایا سی
شیر ربانی فیضان دے بن قاسم ڈیرہ وچ بھکھی دے لایا سی
حقیقت معرفت دے انہاں سمجھائے عقدے نالے رنگ تے رنگ چڑھایا سی
عثمانی سارا فیض ایہ پیر بخاری دا اے نظر جہاں ندی کندن بنایا سی

ز

زینت ایہ اہل سنت دی وس ایہناں نال ای ساری بہار ہیسی
فقہادے ایہ پیشوا آہے تے طریقت دے ایہ تاجدار ہیسی
اس خانوادے دی کی میں صفت کراں کھڑیا پھل وچ جہڑے گلزار ہیسی
عثمانی ولایت دا ایہ شہباز آہا اتے فقر دا شاہسوار ہیسی

س

سید بادشاہ پیشوا پیر کامل ویکھو کیویں ایہہ فیض ورتائی جاندا
ان پڑھ نکمیاں جاہلاں نوں لا کے سینے نال عالم بنائی جاندا
اعلیٰ حضرت دے فیض دا بن ساقی بھر بھر جام محبت پلائی جاندا
عثمانی سدا جہان وچ فیض رہسی بوٹا علم دا جیہڑا ایہہ لائی جاندا

ش

شیخ الحدیث نے ایہ فرمایا سی جیہو ہستی دی اج مثال کوئی نہیں
ہین عالم تے دنیا تے بہت سارے پر شاہ جلال وانگوں باکمال کوئی نہیں
معلم تعلیم تے سارے ہی دیوندے ہیں پہر اونج نال برکت مالا مال کوئی نہیں
قسم رب دی عثمانی ایہ گل سچی ایس سید جیہا لجپال کوئی نہیں

ص

صدا حق دی ایسی بلند کی تی جے سارا جہان اہی ہو حیران گیا
پیا علم دا وگے دریا بھکھی ماریا غوطہ میں بن انسان گیا
شان وشوکت انوکھڑی ویکھ کے تے ایتھوں نس ای نجدی شیطان گیا
عثمانی سید دے مٹھڑے بولاں توں ہر بندہ ای ہو قربان گیا

ض

ضرب خُلق دی ماری اکواری جنہوں اوہ بندہ سدھا تیر ہویا
عشق رسول نال انج بھر پور کیتا غیراں لئی اوہ وانگ شمشیر ہویا
جہندے تے نظر سرکار نے کر دتی اوہ انسان مڑ روشن ضمیر ہویا
عثمانی کیڈا رب نے کرم کیتا توں اس در وا آن فقیر ہویا

ط

طریقہ تدریس دا کوئی انوکھڑا سی جملے وچ خلاصہ سمجھاؤندے سن
ہر کسے دی انہاں فریادسنی بڑی دوری دوری لوکی آؤندے سن
آپ منہ مبارک چوں پھل جھڑدے جدوں آپ زبان ہلاؤندے سن
عثمانی ایہ الاؤندے سن چین آؤندے سن سارے دکھڑے ای بھل جاؤندے سن

ظ

ظاہری علم تے واہ سبحان اللہ علم باطنی نال بھر پور ہیسن
قرآن پاک دے جو دستور نے اوہناں دی زندگی دا اوہ منشور ہیسن
نال علوم ایہ مالا مال ہیسن وچ فنون ایہ نورونور ہیسن
عثمانی پیر بخاری دے ایہ مقبول ہیسن تے شیر ربانی دے نظر منظور ہیسن

ع

عشق نبی دا حضرت نے درس دتا جھنڈا عشق دا خوب جھلا دتا
کتنیاں بھلیاں نوں راہ پا دتا تے درنبی دے اتے جھکا دتا
نجدی اج دی سرنگیں چاسکدے ایسا اوہناں نوں لاجواب کیتا
عثمانی اج تائیں شوہدے پئے لوس دے نے انج انہاندا خوب علاج کیتا

ف

فاطمۃ الزہرا دا لاڈلا سی نالے حیدری دی ایہ تصویر ہیسی
الحب للہ و البغض للہ دادرس دتا نالے ملحداں لئی شمشیر ہیسی
عقل فہم ادراک نہ جاوندے اے پہنچیا، جتھے ایہ روشن ضمیر ہیسی
قسم رب دی عثمانی ایہ گل سچی کوئی ہستی ای بے نظیر ہیسی

ق

قدرتاں رب دیاں واہ سبحان اللہ اوس کی دا کی بنا چھڈیا
رحمت رب دی اوہناں تے خاص ہیسی کیویں رنگ سیدنوں لا چھڈیا
ایہ حضرت دا خاص انداز ہیسی اکی گل وچ نکتہ سمجھا چھڈیا
عثمانی اس نری بھکھی تائیں سید بھکھی شریف بنا چھڈیا

ک

کوئی انت ناہیں ہے فیض کتنا میرے حضرت دا وچ سنسار دے
منکراں سر تسلیم خم کیتا عقدے کھلدے جد ویکھے اسرار دے
کئی وانگ شیطان دے جل گئے نیں کمال ویکھ سید سردار اے
عثمانی زمانے نیں جوہر ویکھے میدان تدریس دے شاہ اسوار دے

گ

کئی بھل گئے وطن مالوف تائیں ایہنا ندی زلف دے جو اسیر ہوئے
کوئی انت ناہیں کتنا فیض ملیا ایس در دے جو فقیر ہوئے
نال علم دے اوہ مالا مال ہوئے تے میدان عمل دے وچ امیر ہوئے
عثمانی آپ دی محفل وچ بہن والے سارے دشمناں لئی وانگ شمشیر ہوئے

ل

لیاندا تحفہ ہے میں اشعار اندر بڑی امید اے پسند ضرور ہوسی
جیہڑا پڑھے دا اسنوں اکو اری دوبارہ پڑھنے اتے مجبور ہوسی
لذت اس نوں حاصل ضرور ہوسی نالے پڑھ کے اوہ مسرور ہوسی
عثمانی بیڑا اوسدائی کدھی پارلگسی جیہڑا شیخ دی نظر منظور ہوسی

م

میرے حضرت دی استقامت کمال ہیسی تے حدوں ودھ استقلال ہیسی
مسئلہ ہلال وچ حکومت نال لئی ٹکر ہر سال ای ایہوحال ہیسی
کئیاں مفتیاں نیں گھٹنے ٹیک دتے پر نہ جھکیا شاہ جلال ہیسی
عثمانی رگاں ایہدیاں وچ زہرادا خون ہیسی تے غیرت حیدری نال مالا مال ہیسی

ن

نرالی طبیعت حضور دی سی کوئی انوکھڑا انداز بیان ہیسی
نال خلق دے سدھا تیر کیتا بھٹکیا ہویا جو انسان ہیسی
قال قال رسول زبان اتے ہر ویلے سمجھایا قرآن ہیسی
عثمانی میں حضرت دا کی کمال دساں کوئی رتبہ عالیشان ہیسی

و

ویکھو بھکھی پنڈ دے بھاگ جاگے ڈیرہ سید نے ایتھے لادتا
علم و عرفان دانبیا مرکز بھکھی کیڈا سید نے کرم فرما دتا
نال عقیدت دے لیندے نیں نان لوکی نال ادب دے سیس جھکا دتا
عثمانی پئی ہر پاسے بھکھی بھکھی ہووے ایسا سید نے رنگ چڑھا دتا

و

واردیواں میں جنڈڑی لکھ واری اپنے شیخ دی ہر ادا اتے
کئی وانگ پروانیاں جل گئے نیں میرے حضرت دی اک صدا اتے
ہر اک دی پیاس بجھادتی ایہ ساقی بن بیٹھے دریا اتے
عثمانی بیڑی شوہ دریا وچ ٹھیل دتی رکھ آسرا پاک خدا اتے

ھ

ہندے محفل دے عجب نظارے سن پچھو جہناں لذتاں پائیاں نیں
ہندی اوہ کیفیت قابل دید ہیسی گویا رحمت نے جھڑیاں لائیاں نیں
ہن رہواں گے وقت نوں یاد کر دے پے گیاں طویل جدائیاں نیں
عثمانی انہاندی وراثت دیاں پنڈاں مظہر قیوم نے چائیاں نیں

ء

ایہ نجدی نحوست پھیلا رہے ہیں سن ایسے گل دینا ل و پار ہیسی
حافظ الحدیث دی بھکھی وچ ہوئی آمد اعلیٰ حضرت دا ایہ شاہکار ہیسی
انہاں نجدیاں دی چنگی جھنڈ بھائی لوکی کہندے کہ کدی کھلا رہیسی
عثمانی حافظ الحدیث دی آمد اتھے ایہ انتخاب رب کر دگار ہیسی

ی

یا شاہ جلال لجپال سائیاں فلک فقر دا بدر منیر ہیں توں
رتبہ سوہنیاں تیرا میں کی دساں علمائے عصر دا مرشد تے پیر ہیں توں
اہل علم دا ملجا تے ماویٰ ہیں توں نالے دکھیاں دا دستگیر ہیں توں
عثمانی عالم شاہ دا تو ہیں لال سوہناں علم وعمل دے وچ امیر ہیں توں

ے

یاد رکھنی ضروری تاریخ یارو جدوں میں ایہ شعر بنائے ہیسن
سن اکانوے تے مہینہ پنجواں دن رمیاندے اتوں آئے ہیسن
سی حرفی دے وچ تیار کتے فیر پڑھ کے میں سنائے ہیسن
عثمانی نے پیروی شان اندر ایہ شعر اندر ہار سجائے ہیسن

## منقبت

تیرے وسدا رہوے دربار تے بھکھی دیا لجپالا
توں ہیں حیدر دا دلدار تے بھکھی دیا لجپالا
سوہنی سوہنی ایہ صورت نورانی شیر ربانی دا ایہ دل جانی
توں ہیں سید سردار تے بھکھی دیا لجپالا
سوہنا سید نرالا آیا جیہڑا وچ بھکھی دے لایا
سوہناں حیدر دی تلوار تے بھکھی دیا لجپالا
جھنڈا عشق دا خوب جھلایا واہ واہ رضوی رنگ چڑھایا
ایہ اعلیٰ حضرت دا ہے شاہکار تے بھکھی دیا لجپالا
ایہ نائب ہے پیر گیلانی تے محبوب ہے شیر ربانی
محدث اعظم دا ہے دلدار تے بھکھی دیا لجپالا
جو وی در تیرے تے آیا اوہنوں ملیا فیض سوایا
ہر اک نوں دتا تساں تار تے بھکھی دیا لجپالا
ہر کسے دا درد ونڈایا تساں دکھیاں نوں سینے لایا
کیڈا سوہناں سخی غمخوار تے بھکھی دیا لجپالا
اک وار جو بھکھی چوں لنگھیا اوہنوں رنگ توحید چ رنگیا

وتے اس دے بخت سنوار تے بھکھی دیا لجپالا

سدا درس حدیث سنایا واہ واہ علمی فیض لٹایا

ایہ گل من گئے نیں اغیار تے بھکھی دیا لجپالا

سوہنا ہر فن وچ ہے لاثانی ہے اسلاف دی سید نشانی

ہیں اعلیٰ حضرت دی یادگار تے بھکھی دیا لجپالا

میرے حضرت دا رتبہ عالی جو وی آیا گیا نہ خالی

لکھ وار میں ہوواں نثار تے بھکھی دیا لجپالا

عثمانی اتے ایہ رب دا انعام ایں اس در دا توں بنیا غلام ایں

دن حشر نوں دیویں سوہنا تار تے بھکھی دیا لجپالا

تیرا وسدا رہوے دربار تے بھکھی دیا لجپالا

توں ہیں حیدر دا دلدار تے بھکھی دیا لجپالا

## درشان حافظ الحدیث

پیر میرا ہے جگ توں سوہناں تے سوہنی صورت نورانی

ڈیرہ بھکھی دے وچ لائی بیٹھا سوہناں حیدر دا دل جانی

پیر میرے دی شان نرالی تے رتبہ بہوں اچیرا

میں غریب دی کلی اندر پا اکواری پھیرا

ناں اینہاندا جلال الدین ایں تے حسبوں نسبوں عالی

ہر اک دی پیاس بجھائی جاندا سوہنا بھکھی دا ایہ والی

وچ بھکھی دے ڈیرہ لایا سوہنے سید ذیشان ایں

عثمانی اج بھکھی بھکھی پئی ہووے سارا سید دا احسان ایں

بھکھی پنڈ دے ویکھو بخت جاگے اتھے سید نے ڈیرہ لایا

عالم شاہ دا ہے ایہ لال سوہنا کیڈا اس نے کرم کمایا
سیرت صورت وچ نرالا تے سوہنی شکل نورانی
خالی موڑے نہ در تے آیاں نوں ایہ نائب شیر ربانی
علم و عمل دے وچ لاثانی فقہا دا سید امام ایں
منہ مبارک چوں پھل نے جھڑ دے جدوں کردا سید کلام ایں
حسبوں نسبوں ہے ایہ عالی تے اچیاں شاناں والا
درد منداں نوں کول بٹھا کے نے درد ونڈاون والا

## در مدح

پیر طریقت رہبر شریعت جانشین حضرت حافظ الحدیث حضرت صاحبزادہ

## سید محمد مظہر قیوم شاہ مشہدی جلالی آستانہ عالیہ بھکھی شریف

مظہر قیوم دا رتبہ بلند ہے جی حافظ الحدیث دا فیض ورتائی جاندا
سیرت صورت وچ حضرت دے مظہر نیں قوں آپ دا خوب نبھائی جانا
جانشینی دا حق ادا کیتا نالے دین دا ڈنکا وجائی جاندا
عثمانی ہے قادری فیض ورتائی جاندا تے نقشبندی رنگ چڑھائی جاندا

☆☆☆

مظہر قیوم دی جگ وچ دھم پئے گئی شاہ جلال دا ہے ایہ لال سوہناں
گفتار رفتار وچ سگویں باپ وانگوں سیرت صورت وچ بے مثال سوہناں
ہے مشہدی سید کمال سوہناں نالے نبی دی ہے ایہ آل سوہناں
در تے آیا نوں خالی موڑ دا نئیں عثمانی ہے سید بڑا لجپال سوہناں

☆☆☆

معمولات ایہناں دے جے ویکھئے تے ہین حضرت دی ایہ تصویر وسدے
ہر کسے دیناں نبھا کر دے سکویں باپ دے وانگوں دلگیر وسدے
علم و عمل نال پہلے ای بھرپور ہیسن ہین فقر وچ اج امیر وسدے
عثمانی ایہ مظہر قیوم سید ہین والد دی عملی تفسیر وسدے

☆☆☆

نسبت شیر ربانی دا امین بیٹھا جہڑا مظہر قیوم سردار سید
ہر کسے دا درد ونڈا ونڈا اے نالے دکھیا ندا غمخوار سید
ایہ حسبوں نسبوں عالی اے ہے فقر دا شاہ اسوار سید
عثمانی بدمذہباں لئی جے ویکھئے تے ہے حیدر دی تلوار سید

☆☆☆

باب ششم

# ختم پاک و وظائف جلالیہ

# شجرہ مبارک نقشبندیہ مجددیہ نوریہ جلالیہ

بخش دے یا رب مجھے اپنی سخاوت کا واسطہ — رحم فرما شافع روز جزا کا واسطہ
صدق دے یا رب مجھے صدیق اکبر کے لئے — فقر دے سلمان محبوب پیغمبر کے لئے
حضرت قاسم کا صدقہ میری بگڑی کو بنا — حضرت جعفر کا صدقہ دے میرے دل کو ضیاء
رکھ مجھے باعافیت بہر جناب بایزید — بو الحسن کا واسطہ دے مجھ کو نصرت کی نوید
بو علی کا واسطہ کر دے میری مشکل کو حل — دے مجھے علم طریقت اور توفیق عمل
بہر یوسف قید غم سے دہر میں آزاد کر — عبد خالق کے لئے عقبیٰ میں مجھ کو شاد کر
حضرت عارف کے صدقے میں مجھے عرفان دے — حضرت محمود کا صدقہ مجھے ایمان دے
واسطہ خواجہ علی کا فقر درویشانہ دے — واسطہ بابا سماسی کا دل دیوانہ دے
اے خدا بہر جناب شیر حق میر کلال — حرص دنیا کو مرے بت خانۂ دل سے نکال
دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤ الدین کا — کر مجھے صحت عطا صدقہ علاؤ الدین کا
دے میرے دل کو سکون یعقوب چرخی کے طفیل — حضرت ابرار کے صدقے میں دھو دے دل کا میل
حضرت عابد کے صدقہ میں مجھے زاہد بنا — حضرت درویش کے صدقہ میں دے فکر و غنا
خواجہ امکنگی کا صدقہ داغ عصیاں کو مٹا — حضرت باقی کا صدقہ دے بقا بعد الفنا
شیخ احمد کے لئے غیروں کی منت سے بچا — صرف اپنا ہی مجھے محتاج رکھ اے کبریا
حضرت معصوم کا صدقہ دکھا دے کوئے رسول — بس رہی ہے جس میں اب تک بوئے گیسوئے رسول
واسطہ عبد الاحد کا اے مالک ارض و سما — کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطا
کھول دے دل کی کلی بہر سعید نامدار — تا کہ میرے گلشن امید میں آئے بہار
اے خدا بہر جناب خواجہ حنفی پارسا — وقت آخر نزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا
بخش دے شیخ محمد کے لئے میری خطا — واسطہ خواجہ ذکی اپنی الفت کر عطا
واسطہ خواجہ زماں کا دے مجھے ذوق فنا — بہر احمد قبر میں نور احمد کی ضیاء
اے خدا بہر جناب خواجہ حاجی شاہ حسین — دے میرے بے چین دل کو دین و دنیا میں چین
حشر میں جب ہو تیرے دربار میں میرا قیام — ہاتھ میں ہو میرے دامان نبی ﷺ بہر امام
بہر حضرت میر صادق صاحب صدق و صفا — سرخرو رکھ دو جہاں میں مجھ کو اے میرے خدا

واسطہ یا رب تجھے خواجہ امیر الدین کا
دے مجھ کو علم و حیا رزق و شفا صبر و غنا
یا الٰہی از پئے شیر محمد نورِ جہاں
سہل کر دے مجھ پر قبر و حشر کا امتحان
سیدی نور الحسن کے واسطے اے ذوالجلال
دور کر دونوں جہان میں دل سے میرے ہر ملال
واسطے سید جلال الدین کے اے کبریا
وقت آخر ہو میری آنکھوں میں روئے مصطفیٰ
از پئے شاہ جلال الدین اے ربِّ جہاں
حشر تک آباد ہو نور کا یہ گلستان
یا الٰہی مظہر قیوم کے فیضان سے
بہرہ ور ہوں معتقد دین کی پہچان سے
یا الٰہی صدقے میں ان ناموں کے دل کو شاد کر
کفر کو برباد اور اسلام کو آباد کر

## شجرہ مبارکہ قادریہ رضویہ جلالیہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے
سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے
صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے
بہر معروف و سری معروف دے بیخود سری
جند حق میں گن جنید با صفا کے واسطے
بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے
بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بو الحسن اور بو سعید سعد زا کے واسطے
قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے
احسن اللہ لہم رزقا سے دے رزق حسن
بندہ رزاق تاج الاصفاء کے واسطے
نصر ابی صالح کے صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دین محی جانفزا کے واسطے
طور عرفان و علو حمد و حسنیٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے
بہر ابراہیم مجھ پر نار غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے
خانہ دل کو ضیاء دے روئے ایمان کو جمال
شہ ضیاء مولا جمال الاولیاء کے واسطے
دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے
خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے
دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات دے
عشق حق دے عشقی عشق انتہا کے واسطے
حُبِّ اہل بیت دے آل محمد ﷺ کے لئے
کر شہید حق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پر نور کر
اچھے پیارے شمس دین بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادم آل رسول کر
حضرت آل رسول مقتداء کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولا حضرت احمد رضا کے واسطے

حامد و محمود اور حماد و نوری کر مجھے
میرے آقا حضرت حامد رضا کے واسطے

یا الٰہی سر در احمدیہ پہ ہو منت اجل
مرشدی سردار احمد با رضا کے واسطے

حشر تک شاہ جلال الدین کا یا رب ہمیں
فیض پہنچانا سدا غوث الوریٰ کے واسطے

لخت جگر سیدی شاہ جلال الدین شاہ
مظہر قیوم سید پارسا کے واسطے

صدقہ ان عیان کا دے چھ عین عز و علم و عمل
عفو عرفان عافیت ہر اک گدا کے واسطے

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

## شجرہ مبارک نقشبندیہ چراغیہ جلالیہ

یا عظیم الفضل ذات بقا کے واسطے
رحم کرنا مجھ پہ ختم الانبیاء کے واسطے

اس شفیع المذنبین و رحمۃ اللعالمین
صاحب عالی مناقب والضحیٰ کے واسطے

ہو عطا مسکین کو یا رب ترک ماسوا
حضرت صدیق ذوالفضل و عطا کے واسطے

فارسی سلمان و قاسم جعفر صادق امام
با یزید و بوالحسن ذوالاتقیاء کے واسطے

نیش نفس سرکش و بدکیش سے رکھنا بچا
بو علی اور یوسف صاحب صفا کے واسطے

اور خواجہ عبد الخالق خواجہ عارف بحق
خواجہ محمود عزیز الاتقیاء کے واسطے

یعنی آں حضرت عزیزاں کہ را مینی
عالم اکمل شیر جود و سخا کے واسطے

حضرت بابا سماسی سید میر کلال
اور بہاؤ الدین امیر خورجہا کے واسطے

خواجہ اکبر بخاری یعنی شاہ نقشبند
نور چشم اس شہید کربلا کے واسطے

شہباز لا مکاں اور طائر باغ وصال
حضرت عطار علاؤ الدین با صفا کے واسطے

عشق اپنے میں ترقی بخش مجھ کو رہنا
خواجہ یعقوب چرخی بے ریا کے واسطے

دن بدن ہو یا الٰہی اتحاد ورابطہ
پیر سے خواجہ عبید اللہ ہما کے واسطے

خواجہ زاہد محمد خواجہ درویش ولی
خواجہ مکنگی محمد مقتداء کے واسطے

حضرت باقی باللہ خواجہ ہمت بلند
اور مجدد الف ثانی با خدا کے واسطے

جواولوالعزموں کے درجے پر ہوئے نائب جناب
یعنی سر ہندی شہ کشور کشا کے واسطے

آتش حرص و ہوا کو سرد کر دل سے میرے
خواجہ معصوم تارک ما سوا کے واسطے

جملہ دشواری و خواری حشر کی آسان ہو
حجۃ اللہ اور زبیر اولیاء کے واسطے

شکر ہے لاکھوں کہ یہ ہر چار قیوم زماں
پیر بخشے ہیں خدا اس بے نوا کے واسطے

یعنی فاروقی و سر ہندی غوث حق
کان ہیں فیضان کی خلق خدا کے واسطے

دولت صبر و قناعت ہو عنایت نادرا
شاہ قطب الدین حیدر مقتداء کے واسطے

اے خدا تیری رضا کی التجا رکھتا ہوں میں
شاہ جمال اللہ آں صاحب رضاکے واسطے

یہ دل سدا زندہ رہے اے شاہ کون و مکاں
سید عیسیٰ چوں عیسیٰ فی السماء کے واسطے

بہر بابا ولی اللہ جو فیض اللہ تھے
اور شیر نور محمد پارسا کے واسطے

قبلۂ عالم جناب اور کعبہ دنیا و دیں
والی تیرہ ذی نور وضیاء کے واسطے

جو کس حضرت لحافائی شہ عالی مقام
شاہباز اوج عرفاں با وفا کے واسطے

جن کا نام نامی ہے فقیر محمدی
اور حاجی گل بھی ہے مرد خدا کے واسطے

سرخروئی دو جہاں یا رب ہو میرے نصیب
مالک ملک یقین داعی ھدی کے واسطے

شاہ جماعت علی شاہ صاحب جو کہ ہیں سید ولی
اے خدا کراتم اس مرد خدا کے واسطے

خانہ دل کو بنا دے جلوہ گاہ معرفت
شاہ جلال الدین تاج اولیاء کے واسطے

دونوں عالم میں مجھے حاصل ہو نور بندگی
مظہر۔ قیوم پیر پارسا کے واسطے

ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں دربار میں
کر قبول ان کی شفاعت مجھ گدا کے واسطے

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

## طریقہ ختم شریف

برائے حصول ثواب و فاتحہ خوانی اور فوت شدگان کی ارواح کو ایصال ثواب کی خاطر بزرگان دین' علماء کرام و آئمہ کرام کا طریقہ یہ ہے کہ تلاوت قرآن پاک یا اذکار کے بعد قرآن پاک کی چند سورتوں کی مختلف مقامات سے تلاوت کرنے کے بعد دعائے خیر کی جاتی ہے۔ جسے ختم شریف کہا جاتا ہے جو کہ مستحسن و مستحب ہے اور مرحومین کیلئے باعث نجات ہے۔ جو کہ حسب ذیل ہے۔

**اعوذ باالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم**

**لايستوى اصحب النار واصحب الجنة اصحب الجنة هم الفائزون o لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون oهو الله الذى لا اله الا هو علم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيمo هو الله الذى لا اله الا هو الملك القدوس السلام المومن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركونo هو الله الخالق البارى المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما فى السموت والارض وهو العزيز الحكيمo**

یا قرآن پاک کی کسی سورۃ کا کوئی رکوع پڑھیں۔

## اذکار قادریہ مجددیہ

۱) ذکر ناسوتی ونفی اثبات۔

| | |
|---|---|
| **لا اله الا الله محمد رسول الله** | **100 بار** |
| ۲) ذکر ملکوتی۔ الا اللہ | **100 بار** |

| | |
|---|---|
| ۳) ذکر لاہوتی۔ اللہ باخفی وتصور شیخ | 100 بار |
| ۴) ذکر جبروتی۔ اللہ بالجہر ضرب شدید | 100 بار |
| ۵) ذکر لاہوتی۔ ھو | 100 بار |
| ۶) ذکر عروجی۔ اللہ ھو | 100 بار |
| ۷) ذکر نزولی۔ ھو اللہ | 100 بار |
| ۸) ذکر عجز وانکساری۔ انت الھادی انت الحق لیس الھادی الا ھو | 11 بار |
| ۹) حسبی ربی جل اللہ مافی قلبی غیر اللہ | 11 بار |
| ۱۰) لاموجود فی الکونین الا ھو لامقصود فی الکونین الا ھو | 11 بار |

آخر میں بابرکت کلمات سوز وگداز سے پڑھیں۔

الٰہی مقصود من توئی ورضائے تو — 3 بار

محبت ومعرفت خود بدہ

شیأ للہ چوں گدائے مستمند

المدد خواہیم زشاہ نقشبند

اھدنا الصراط المستقیم

تمام وظائف کے پڑھنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھیں۔

**اللھم صل علی محمد وعلی آل سیدنا ومولانا محمد معدن الجود والکرم منبع العلم والحلم والحکم وبارك وسلم**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر 1 ختم خواجگان نقشبند یہ علیہم الرضوان

سورۃ الفاتحہ شریف 7 بار، درود شریف 100 بار

سورۃ الم نشرح شریف بمعہ بسم اللہ 79 بار

سورۃ الاخلاص شریف معہ بسم اللہ 1000 ہزار مرتبہ

سورۃ فاتحہ 7 بار، درود شریف 100 بار

| | |
|---|---|
| يَا قَاضِيَ الْحَاجَات 100 بار | يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ 100 بار |
| يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ 100 بار | يَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ 100 بار |
| يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ 100 بار | يَا شَافِيَ الْاَمْرَاضِ 100 بار |
| يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ 100 بار | يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ 100 بار |
| يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ 100 بار | يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ 100 بار |

ختم مبارک حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ تاجدار بغداد شریف۔ درود شریف اول و آخر سو سو بار حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل 500 بار

ختم مبارک حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بخارا شریف درود شریف 100 بار يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ 500 بار درود شریف 100 بار

ختم مبارک قیوم اول امام ربانی خواجہ شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہند شریف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ 500 بار اول آخر درود شریف سو سو بار

نوٹ: 99 بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور 100 ویں بار مکمل الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ سمیت پڑھیں۔

ختم مبارک معصومیہ حضرت عروۃ الوثقی قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی مجددی قدس سرہ سرہند شریف اول و آخر درود شریف 100، 100 بار درمیان میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ 500 بار

نوٹ نمبر 1: ان ختمات مبارکہ میں یہ درود شریف ہی پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

نوٹ نمبر 2: ان ختمات شریف کے اختتام پر یہ یہ بابرکت کلمات بھی سوز

وگداز سے پڑھے جائیں۔

الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو

محبت و معرفت خود بدہ    شیئا للہ چوں گدائے مستمند

المدد خواہیم ز شاہ نقشبند    اھدنا الصراط المستقیم

## ختم مبارک غوثیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استغفار شریف 111 بار درود شریف 111 بار

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ 111 بار خُذْيَدِی شَیْئاً 111 بار یَا حَضْرَتْ شَیْخ عَبْدُالْقَادِر جِیْلَانِیْ المدد 111 بار

سورۃ الم نشرح یَابَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ یَاشَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ

111 بار    111 بار    111 بار

یَاحَضْرَتِ شَیْخ مُحیِ الدِّیْن مُشکِل کُشَا بِالْخَیْرِ 111 بار

یَاحَضْرَتِ غَوْث اَغْثِنِی بِاِذْنِ اللہ 111 بار

سَہِّل فَسَہِّل یَا اِلٰہِی کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَتِ

سیدالابرار 111 بار

امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن

یا شیخ عبدالقادر 110 بار سورۃ الفاتحہ 111 بار

سورۃ یٰسین شریف 1 بار قصیدہ غوثیہ مبارکہ 1 بار

# درودِ تاج

درودِ تاج

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ

اے اللہ ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو صاحب

التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَ

تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں جن کے نام لینے سے بلا

الْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ

وباء ، قحط ، مرض اور دکھ دور ہوتا ہے آپ کا اسم گرامی لکھا گیا

مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ

بلند کیا گیا قبول شفاعت کیا گیا اور لوح و قلم میں کندا ہوا ہے آپ

الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ

عرب و عجم کے سردار ہیں آپ کا جسم نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ

مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی

اور بیت اللہ و حرم پاک میں منور ہے۔ آپ چاشت کا سورج آفتاب اندھیری رات کے ماہ

صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ

بلندیوں کے صدر نشین، ہدایت کی راہ کی روشنی، مخلوقات کی پناہ کی جگہ، اندھیروں کے

الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ

چراغ، نیک طریقوں کے مالک، اُمتوں کی شفاعت کرنے والے، بخشش و کرم سے

وَالْکَرَمِ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ

موصوف ہیں اللہ آپؐ کا نگہبان، جبریلؑ آپؐ کی خدمت کرنے والے، بُراق آپؐ

مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ

کی سواری معراج آپؐ کا سفر سدرۃ المنتہٰی آپؐ کا مقام

وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ

اور قرب خداوندی ہیں، قاب قوسین کا مرتبہ آپؐ کا مطلوب ہے اور مطلوب ہی آپؐ کا مقصود ہے

وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ

اور مقصود آپؐ کو حاصل ہے۔ آپؐ رسولوں کے سردار، نبیوں میں سب سے

النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ

پیچھے آنے والے، گنہگاروں کے بخشوانے والے، مسافروں کے غم خوار

رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ

دُنیا جہان کے لیے رحمت عاشقوں کی راحت مشتاقوں کی مُراد

شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ

خداشناسوں کے آفتاب، اللہ کی راہ پر چلنے والوں کے چراغ، مقربوں

الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ

کے رہنما، محتاجوں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے

سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا

جن و انس کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں (بیت المقدس و کعبہ) کے پیشوا (دنیا

فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ

و آخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں۔ وہ جس رتبے قاب قوسین پر فائز ہیں۔

الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں۔ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے

مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ

جدِ امجد اور ہمارے اور (تمام) جن و انس کے آقا ہیں یعنی ابی القاسم محمد بن عبداللہ تو اللہ کے

عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ يَآاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ

نور میں سے ایک نور ہیں۔ اے نورِ جمالِ محمدی کے چاہنے والو!

جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر درود و سلام بھیجو جیسے بھیجنے کا حق ہے۔

# ۲۱۔ قصیدۂ غوثیہ

قصیدۂ غوثیہ بحرِ معرفت میں ڈوبے ہوئے اشعار ہیں جو حضرت سید عبدالقادر جیلانی کی پروازِ معرفت کے ترجمان ہیں۔ یہ قصیدہ آپ کی زبانِ حق سے اس وقت جاری ہوا جب کہ آپ عشقِ الٰہی میں مستغرق تھے اور ذاتِ حق کے جلوہ میں جذب تھے اور مقامِ وصل میں گم تھے اور آپ نے وہ باتیں کہہ دیں جہاں بندے کی زبان پر رب بولتا ہے۔ یہ قصیدہ عرفانِ الٰہی کا گوہرِ نایاب ہے اس کا ایک ایک لفظ بحرِ حقیقت میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس لیے جو شخص اس قصیدے کا ورد کرے گا وہ بھی اللہ کی معرفت میں رنگا جائے گا اور اسے قربِ الٰہی حاصل ہوگا اس کے فوائد بے پناہ ہیں۔ یہ کلام بے نظیر و پُر تاثیر قضائے حاجات وحلِ مشکلات دینی و دُنیاوی اور حصولِ فیوض ظاہری و باطنی کے لیے اکسیرِ صفت اور تیر بہدف اور خاص الخاص مجرب و وردِ اولیاء اللہ ہے۔ اس کا وِرد کرنے سے حُبِ الٰہی وعشقِ مصطفائی کے نُورانی شعلے دل میں پیدا ہوں گے۔ عرفان و قربِ حق اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصل و دیدار اس کی برکت سے نصیب ہوگا۔ حضور غوث پاک اور تمام اولیائے عظام کی زیارتیں ہوں گی نعمتِ دیدارِ جمالِ بے مثال حضور محبوبؐ عطا ہوگی ہر قسم کی دینی و دنیاوی اور ظاہری و باطنی نعمتوں سے جھولیاں بھریں گی۔ ہر کام میں کامیابی اور ہر میدان میں فتحیابی حاصل ہوگی اس کا ورد کرنے سے سرکارِ محبُوبِ سبحانی کی خاص الخاص نسبت حاصل ہوتی ہے اور طالب حق بہت جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے اور منزلِ مقصود پر پہنچتا ہے۔

منازلِ طریقت میں ترقی اور پرواز کی خاطر قصیدہ غوثیہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک خلوت کا مقام مقرر کیا جائے اور وہاں بعد نمازِ عشاء باوضو قبلہ رُخ ہو کر بیٹھ جائے اور گیارہ مرتبہ درُود شریف پڑھے اور پھر ۴۱ مرتبہ قصیدہ غوثیہ پڑھے اور چالیس روز تک اسی طرح وظیفہ کرے اس کے بعد سات دن کا ناغہ کرے پھر پہلے کی طرح چالیس روز تک دوبارہ قصیدہ غوثیہ پڑھے اس طرح گیارہ چلے مکمل کرے اِن شاء اللہ اس کلام کی برکت اور تاثیر سے اس پر معرفتِ الٰہی کے دروازے کُھل جائیں گے اور صاحبِ مشاہدہ بن جائے گا۔ اگر پہلے ہی صاحبِ مشاہدہ ہو تو اس پر بے شمار اسرارِ الٰہی کا ظہور ہو گا۔

اگر کوئی شخص اس کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ چلتے پانی کے کنارے جاتے باوضو ہو کر دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سُورۃ اخلاص پڑھے اس کے بعد کھڑے ہو کر گیارہ مرتبہ درُود شریف پڑھے۔ اس کے بعد ۲۱ مرتبہ یہ قصیدہ پڑھے اس کے بعد درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اسی طرح چالیس دن تک کرے یہ وظیفہ زوالِ آفتاب کے بعد اور غروبِ آفتاب سے پہلے کسی وقت کر سکتا ہے۔ اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور بعد میں روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے اِن شاء اللہ قصیدہ غوثیہ کے فیوض و برکات اور انوارات ہمیشہ حاصل رہیں گے۔

اس قصیدہ کو روزانہ وظیفہ کے طور پر ایک مرتبہ پڑھ لینا دینی و دنیوی فیوض و برکات کے لیے بہت مفید ہے۔ قصیدہ کو ہمیشہ پڑھنے والا اپنی ہر دلی مُراد کو پائے گا، مخلوق پر تسخیر حاصل ہوگی، عزت میں اضافہ ہوگا بے پناہ سکونِ قلب حاصل ہو گا۔ بارگاہِ ربّ العزت میں مقبول ہو گا۔ قوتِ حافظہ میں اضافہ ہو گا۔ ناگہانی آفات سے محفوظ رہے گا گویا کہ اس قصیدہ کی بدولت دینی و

اخروی انعامات سے مالامال ہو جائے گا۔

# قصیدہ غوثیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

| | |
|---|---|
| فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِ | سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ |

مجھے محبت نے وصل کا جام پلایا میں نے خمار سے کہا میری طرف آ جا

| | |
|---|---|
| فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِ | سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ |

شراب محبت تیزی سے آئی پس میں نے خمارِ محبت کو اپنے غلاموں سے سمجھا

| | |
|---|---|
| بِحَانِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِ | فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا |

میں نے تمام قطبوں سے کہا کہ تم میرے ساتھیوں میں شامل ہو جاؤ

| | |
|---|---|
| فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ | وَهِمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ |

ہمت کرو اور پی لو کہ تم میرا لشکر ہو قوم کا ساقی مجھے بہت دے رہا ہے

| | |
|---|---|
| وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ | شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ |

تم نے میری بچی ہوئی شراب پی لی لیکن میرے رتبے اور مقام کو نہ پہنچ سکے

| | |
|---|---|
| مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَازَالَ عَالِ | مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ |

تم سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام تم سب کے اوپر ہے

| | |
|---|---|
| یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ | اَنَا فِیْ حَضْرَتِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ |

میں قرب الٰہی میں اکیلا ہوں میں تصرف والا ہوں اور میرے لیے ذوالجلال کافی ہے

| | |
|---|---|
| اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَیْخٍ | وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِیْ |
| میں تمام مشائخ میں سفید باز ہوں | اور میرے جیسا کس کو مرتبہ ملا ہے |
| كَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ | وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْكَمَالِ |
| اللہ تعالیٰ نے مجھے پختہ عزم والی خلعت پہنائی | اور مجھے کمال کا تاج پہنایا |
| وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ | وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ |
| اللہ نے مجھے رازِ قدیم سے مطلع کیا | اور میری قدر کی جو مانگا عطا کر دیا |
| وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا | وَحُكْمِیْ نَافِذٌ فِیْ كُلِّ حَالِ |
| مجھے تمام قطبوں پر بالا کیا | پس میرا حکم ہر حال میں جاری ہے |
| فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ | لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ |
| اگر میں راز کو دریاؤں پر ڈال دوں | تو وہ سب خشک ہو جائیں |
| وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ | لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ |
| اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ظاہر کردوں | تو وہ ٹوٹ کر ذرے ہو جائیں |
| وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ | لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ |
| اگر میں اپنے راز کو آگ پر ڈال دوں | تو وہ میرے راز حال سے بجھ کر خاکستر ہو جائے |
| وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ | لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی |
| اگر میں اپنا راز مردے پر ڈالوں | تو وہ اللہ کی قدرت سے کھڑا ہو جائے |
| وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ | تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَا لِیْ |
| ہر مہینہ اور زمانہ جو گزرنے کے لیے آتا ہے | وہ پہلے میرے پاس آتا ہے |

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ ۔۔۔ وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِ

آنے والی بات کی مجھے خبر مل جاتی ہے یہ مجھے اللہ کی طرف سے ملا جھگڑے سے باز آ

مُرِیْدِیْ ہِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ ۔۔۔ وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالِ

اے میرے مرید بلند ہمت ہو خوش ہو غنی رہ جو چاہے کر میرا نام بہت بڑا ہے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ ۔۔۔ عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَعَالِ

اے مرید مت ڈر اللہ میرا رب ہے مجھے رفعت ملی اور میں مُراد کو پہنچ گیا

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ ۔۔۔ وَشَاؤُسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

میری شہرت آسمان اور زمین میں ہے اور سعادت کے نقیب مجھ پر ظاہر ہو رہے ہیں

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ ۔۔۔ وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ کا تمام مُلک میرے حکم کے تحت ہے اور میرا وقت میرے دل سے پہلے میرے لیے صاف ہوگیا

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا ۔۔۔ کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میں نے تمام ملکوں کی طرف دیکھا تو وہ سب مجھے رائی کے دانے کے برابر نظر آئے

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ ۔۔۔ عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ولی کا مقام ہے میرا مقام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے جو بدرِ کامل ہیں

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ ۔۔۔ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید دشمن سے نہ ڈر میں قتل کا ارادہ کرنے والا ہوں

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ ۔۔۔ وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

میں جیلانی ہوں محی الدین میرا نام ہے اور میرے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہیں

| | |
|---|---|
| أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِي | وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ |

میں حسنی ہوں میرا مقام مخدع ہے اور میرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے

| | |
|---|---|
| وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اسْمِي | وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ |

اور میرا نام عبدالقادر جیلانی مشہور ہے اور میرے جدّ پاک صاحب کمال تھے

# ۲۰۔ چہل کاف

چہل کاف سے مُراد چالیس کاف کا وظیفہ ہے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے عاملین میں چہل کاف کا وظیفہ بہت معروف ہے اور اسے ہر مشکل کے حل کے لیے بڑا اکسیر تصور کیا جاتا ہے اور اس کے فوائد بے پناہ ہیں بہت سے کاملین اور عاملین کا معمول اس کا وظیفہ رہا ہے۔

چہل کاف حسب ذیل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کَفَاکَ رَبُّکَ کَمْ یَکْفِیْکَ وَاکِفَۃً

تیرے پروردگار نے تیری بہت کفایت کی بہت سی مصیبتوں سے،

کِفْکَافُھَا کَکَمِیْنٍ کَانَ مِنْ لَکَکٍ

ان مصیبتوں سے ایسے حفاظت کی جیسے کہ کمین گاہ میں لشکر سے کوئی بچ جائے

تَكُرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ

یہ مصیبت مشابہ ہے ایسی جماعت سے جو ہتھیار سے لیس ہو یا نیزہ بردار ہو

تَحُكِّي مُشَكْشَكَةٍ كَلُكْلُكٍ لَكَكٍ

جیسے کہ مضبوط جوان گوشت سے بھرا ہوا اونٹ

كَفَاكَ مَا بِي كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهُ

پروردگار کفایت کرے اس چیز کی جو میرے ساتھ ہے میرے علم کے مطابق تمام رنج و مصیبتوں سے

يَا كَوْكَبًا كَانَ يَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكِ

اے ستارے تو ثبات اور بقا۔ و روشنی میں آسمانی ستارے کی طرح ہے۔

اور باموکل چہل کاف اس صورت سے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَفَاكَ رَبُّكَ يَا جِنْتَائِيْلُ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً يَا دُوْلَائِيْلُ كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنٍ يَا جِبْرَائِيْلُ كَانَ مِنْ لَكَكٍ يَا كَنْكَائِيْلُ تَكُرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ يَا نُعْمَائِيْلُ فِي كَبَدٍ تَحُكِّي مُشَكْشَكَةٍ يَا كَلْكَائِيْلُ كَلُكْلُكٍ لَكَكٍ يَا هَمْرَائِيْلُ

كَفَاكَ مَابِىْ كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهٗ
يَاعِزْرَآءِيْلُ يَاكَوْكَبًا كَانَ يَحْكِىْ يَا
دَرْدَائِيْلُ يَاكَوْكَبَ الْفَلَكِ يَامِيْكَائِيْلُ

## زکوٰۃ کا پہلا طریقہ

چہل کاف کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اوّل تین روز روزہ رکھے۔ بدھ، جمعرات، جمعہ اور ترک حیوانات جمالی کرے اور شام کو دودھ چاول سے روزہ افطار کرے اور روزانہ ایک فقیر کو دودھ چاول پیٹ بھر کر کھلائے اور روزانہ ایصالِ ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ اقدس کو کرے اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو صبح کی نماز کے بعد بکنارۂ دریا جا کر اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درُود شریف پڑھے اور چہل کاف کو گیارہ سو مرتبہ پڑھے بعد صبح و شام گیارہ گیارہ مرتبہ کا ورد رکھے ۔ زکوٰۃ ادا ہو گئی اور عمل ہو گیا۔ اگر کسی کو آسیب جن، دیو، خبیث ایذا دیتا ہو تو سات مرتبہ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر دم کرے اور آسیب زدہ کے دونوں کانوں میں ڈال کر شہادت کی انگلیوں سے کان کے سوراخ بند کرے تاکہ تیل باہر نہ نکلے، اور کچھ تیل بدن پر بھی ملے ان شاء اللہ آسیب کے جلنے کی بُو آئے گی اور بالکل جل جائے گا، اور فریاد بھی کرے گا۔ یہ طریقہ آسیب و جنات کے بارے میں سریع النفع ہے۔

## چہل کاف کی زکوٰۃ کا دُوسرا طریقہ

چہل کاف کی زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عروجِ ماہ میں بروز پنجشنبہ بعد نمازِ فجر غسل کرے اور روزہ رکھے اور کپڑا بغیر سلا ہوا پہنے ، دو

رکعت نماز نفل پڑھے، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ایصالِ ثواب ختم خواجگان قادریہ یا چشتیہ پڑھے اور ایک ہزار ایک مرتبہ چہل کاف پڑھے اور سوا سیر گندم کے آٹے کی میٹھی روٹی بنائے اور چار فقیروں کو کھلائے اور شام کو خود روزہ افطار کرے اور پنجشنبہ سے دوشنبہ تک پڑھے۔ ہر روز بعد افطار کے ایک سو سات مرتبہ پڑھے۔ یہ زکوٰۃ پانچ روز کی ہے۔ صبح کو ایک ہزار ایک مرتبہ اور شام کو ایک سو سات مرتبہ روز پڑھے۔ زکوٰۃ ادا ہوگی اور عمل مکمل ہوگا یہ عمل اضافہ رزق کے لیے لاجواب ہے۔

## چہل کاف کی زکوٰۃ کا تیسرا طریقہ

اول بدھ، جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھے اور گیارہ سو گیارہ مرتبہ ایک جلسہ میں پڑھے۔ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور حرز شریف ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ یعنی پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر ایک مرتبہ حرز شریف پڑھے پھر گیارہ سو گیارہ مرتبہ چہل کاف پڑھے پھر ایک مرتبہ حرز شریف، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اسی طرح تین روز پڑھے اور ختم خواجگان روز پڑھتا رہے اور روز ہی دودھ کی کھیر بنائے اور ایک فقیر کو کھلائے اور آدھی سے خود روزہ افطار کرے اور طلوع آفتاب کے بعد دریا کے کنارے پر پڑھے، زکوٰۃ ادا ہوگی، عمل مکمل ہوگا

حرز شریف یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا حُزُوْدَائِيْلُ بِحَقِّ الْكَافِ اَجِبْ دَعْوَتِىْ وَسَخِّرْلِىْ فِىْ قَضَاءِ حَاجَتِىْ وَحُصُوْلِىْ وَ مُرَادِىْ بِلَامُكْثٍ وَّمُهْلَتٍ اَلِّفْ قُلُوْبَنَا بَيْنَ قُلُوْبِ

الْعَافِيَةِ -

## فوائدِ چہل کاف

چہل کاف کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں :

(۱) برائے آسیب زدہ، سرسوں کے تیل پر چالیس مرتبہ پڑھ کر مالش کرادیں تو آسیب دفع ہوگا۔

(۲) اگر کسی کے دردِ سر کہنہ ہو جائے اور کسی علاج سے نہ جاتا ہو تو ماہ صفر المظفر کے آخری چہار شنبہ کو چہل کاف لکھ کر باندھیں، دردِ سر ان شاء اللہ فوراً دور ہوگا۔

(۳) اگر کسی کو دردِ چشم ہو تو گلاب کے پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے آنکھوں پر ملے، ان شاء اللہ آرام ہوگا۔

(۴) اگر کسی کے پیٹ میں شدید درد ہو تو سات مرتبہ پڑھ کر نمک پر دم کر کے دردِ شکم والے کو کھلائے۔ ان شاء اللہ درد فوراً دور ہو جائے گا۔

(۵) اگر چہل کاف کو لکھ کر دانتوں میں دباتے اور ایک سو ایک مرتبہ پڑھے اور مشتبہ آدمیوں کو سامنے رکھے جو چور ہوگا، ان شاء اللہ رونے لگے گا اور اقراری ہوگا۔

(۶) اگر کسی کے جوڑوں میں درد ہو تو چہل کاف کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر بازو پر باندھے ان شاء اللہ دفع ہوگا۔

(۷) اگر کسی شخص کو بواسیر خونی یا بادی ہو تو چہل کاف بلّی کی کھال پر لکھ کر گلے میں باندھے اور سات عدد سفید کاغذ پر لکھ کر علی الصبح پلائے، ان شاء اللہ بواسیر خونی یا بادی دُور ہو گی۔

(۸) اگر کسی شخص کو کوئی دشمن ایذا پہنچاتا ہو اور باز نہ آتا ہو تو شب دوشنبہ چالیس بار پڑھ کر دشمن کے گھر کی طرف دم کرے انشاء اللہ دشمن ایذا رسانی سے باز آئے گا۔

(۹) اگر کسی شخص کا کوئی دشمن ہو اور اس کو دشمنی سے روکنا مقصود ہو تو درمیان عصر و مغرب کے بروز سہ شنبہ ستر مرتبہ پڑھے۔ قبرستان میں بیٹھ کر اور پرانی قبر کی مٹی پر دم کر کے دشمن کے مکان میں ڈالے، انواع و اقسام کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے گا اور دشمنی ترک کر دے گا۔

(۱۰) اگر کوئی شخص کسی کی زبان بدگوئی بند کرنا چاہے تو چہل کاف کو ستر مرتبہ نمک پر پڑھ کر دشمن کے گھر میں ڈالے ان شاء اللہ زبان بدگوئی سے بند ہو گی۔

(۱۱) اگر کوئی شخص قیدی کو آزاد کرانا چاہے تو روٹی پر چہل کاف لکھ کر ایک ہفتہ کھلائے تو قیدی ان شاء اللہ آزاد ہو گا۔

(۱۲) اگر کوئی شخص اپنے مطلوب کو مائل اپنی طرف کرنا چاہے تو مشک زعفران سے لکھ کر مطلوب کے راستہ میں دفن کرے۔ ان شاء اللہ مطلوب بے چین و بے قرار ہو کر حاضر ہو دے گا۔

(۱۳) اگر کسی امیدوار اولاد عورت کو چھوہارہ پر دم کر کے ایام سے پاک ہونے کے بعد کھلائے تین ماہ تک اکیس چھوہارے ہر مرتبہ اور ہر چھوہارہ پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھلائے ان شاء اللہ بااولاد ہو وے۔ (۱۴) اگر کسی کو مرگی کے دورے پڑتے ہوں تو پیپل کے پتے پر لکھ کر مصروع کے بدن پر ملیں تو ان شاء اللہ فوراً آرام و سکون ہو گا۔

(۱۵) اگر کوئی عورت بدکار ہو تو گلاب کے پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور سونگھائے، چند بار کے عمل سے ان شاء اللہ بدکاری سے باز آجائے۔

## وظائف جلالیہ

### پہلا سبق توحید

سوتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

لَا اِلٰہَ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نماز پنجگانہ کے بعد گیارہ مرتبہ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ٥ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ٥ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ٥ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٥ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
تینوں ملا کر سینے پر دم کرلیں

### دوسرا سبق رسالت

سوتے وقت 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ 34 مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرْ پڑھیں نماز پنجگانہ کے بعد 10 مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ وَاَسْئَلُہُ التَّوْبَۃَ۔ اور درود ابراہیمی
نماز کے بعد 11 مرتبہ پڑھ کر سینے پر بائیں جانب دم کرلیں

# فقہ اور تصوف کا نقیب

ماہنامہ "جلالیہ" بھکھی شریف

زیرادارت

سید محمد نوید الحسن شاہ مشہدی

شائع ہوتا ہے

خود بھی پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھائیں

منجانب

مکتبہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف

باسمہٖ تعالیٰ
غربت
جہالت
بیماری
کے خلاف برسرِ پیکار
جلالیہ ویلفیئر آرگنائزیشن
زیرِ سرپرستی
جانشین حضرت حافظ الحدیث پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر سید
مظہر قیوم شاہ مشہدی جلالی
آستانہ عالیہ بھکھی شریف
پہلا ہدف
فری ایمبولینس سروس کا قیام
ڈرافٹ بنام
نیشنل بنک غلہ منڈی
برانچ منڈی بہاؤالدین
اکاؤنٹ نمبر 6-3186
زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور عطیات کے
ذریعہ دکھی انسانیت کی خدمت کریں
منجانب
مکتبہ حضرت حافظ الحدیث بھکھی شریف

# اعلان

## جلال الملۃ والدین

## حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا

## سالانہ

# عُرس مبارک

ہمیشہ دیسی ماہ مگھر کی ۲ ر ۳ تاریخ کو ہوا کرے گا۔
دو تاریخ کو شروع اور تین کو ختم شریف ہوگا۔ (ان شاء اللہ)

منجانب

**سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ**

بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین (پاکستان)

دیگر مطبوعات
خطبات
جانشین حضرت حافظ الحدیث
خطبات عرفانیہ
رحمۃ اللہ علیہ
مکتبہ حضرت حافظ الحدیث بھکھی شریف منڈی بہاؤالدین